سوم

عربی کا معلم

جدید

www.KitaboSunnat.com

مصنّف

مولوی عبد الستّار خان

مکتبۃ العلم



۱۸۔ اُردو بازار لاہور۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❋❋❋ تنبیہ ❋❋❋

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ

عربی کا معلم

جدید



مُصنّف

مولوی عبدالستار خان

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸ - اردو بازار ٥ لاہور ٥ پاکستان
Ph: 37231788-37211788

فہرست

الدرس السادس والعشرون - ۹
اقسام الفعل ---------- "
مشق نمبر : ۲۷ الدرس السابع
والعشرون ---------- ۱۲
افعال میں لفظی تغیرات ------
الدرس الثامن والعشرون ---- ۱۵
فعل مہموز اور گردانیں ------ ۲۳
سلسلۃ الالفاظ نمبر: ۲۶ ------ ۳۲
مشق نمبر ۲۸ (مکالمہ) ------ ۳۴
من القران ---------- ۳۷
جملوں کی تحلیل ---------- ۳۸
اردو سے عربی (مکالمہ) ---- ۳۹
الدرس التاسع والعشرون --- ۴۳
فعل مضاعف اور گردانیں ----
سلسلۃ الالفاظ نمبر: ۲۷ ------ ۴۸
مشق نمبر: ۲۹ (مکالمہ) ------ ۵۱
من القرآن ---------- ۵۵
سوالات نمبر: ۱۴ ---------- ۵۹
الدرس الثلثون ---------- ۶۰
فعل معتل (مثال واوی) -----
سلسلۃ الالفاظ نمبر: ۲۸ ------ ۶۶
مشق نمبر: ۳۰ (مکالمہ) ------ ۶۷
من القرآن ---------- ۶۹
جملوں کی تحلیل ---------- ۷۰
خالی جگہ کو پر کرو ---------- ۷۱
اردو سے عربی (مکالمہ) ---- ۷۲
الدرس الحادی والثلثون --- ۷۴
فعل اجوف اور گردانیں ------

سلسلۃ الالفاظ نمبر: ۲۹ ---------- ۸۰
مشق نمبر: ۳۱ ---------- ۸۲
من القرآن ---------- ۸۳
اردو سے عربی ---------- ۸۴
خالی جگہ کو پر کرو ---------- ۸۵
جملوں کی تحلیل ---------- ۸۶
الدرس الثانی والثلثون ---------- ۸۷
فعل ناقص اور گردانیں ---------- ۸۷
سلسلۃ الالفاظ نمبر: ۳۰ ---------- ۹۲
مشق نمبر: ۳۲ ---------- ۹۳
من القرآن ---------- ۹۴
اردو سے عربی ---------- ۹۵
جملوں کی تحلیل ---------- ۹۶
الدرس الثالث والثلثون ---------- ۹۷
فعل ناقص کی بقیہ گردانیں ----------
سلسلۃ الالفاظ نمبر: ۳۱ ---------- ۱۰۳
مشق نمبر ۳۳ (مکالمہ) ---------- ۱۰۴
من القرآن ---------- ۱۰۶
الدرس الرابع والثلثون ---------- ۱۰۷
سلسلۃ الالفاظ نمبر: ۳۲ ---------- ۱۱۲
مشق نمبر: ۳۴ ---------- ۱۱۳
من القرآن ---------- ۱۱۴
اردو سے عربی ---------- ۱۱۵
باپ کا خط بیٹے کے نام ---------- ۱۱۶
الدرس الخامس والثلثون ---------- ۱۱۷
بقیۃ ابواب الثلاثی المزید ----------
سلسلۃ الالفاظ نمبر: ۳۳ ---------- ۱۱۸
مشق نمبر: ۳۵ ---------- ۱۱۹
بیٹے کا خط باپ کے نام ---------- ۱۲۰
سوالات نمبر: ۱۵ ---------- ۱۲۱
الدرس السادس والثلثون ---------- ۱۲۲
سلسلۃ الالفاظ نمبر: ۳۴ ---------- ۱۲۹
مشق نمبر: ۳۶ ---------- ۱۳۰
الدرس السابع والثلثون ---------- ۱۳۱
الافعال الناقصۃ (کان واخواتها)
ان واخواتها ---------- ۱۳۲
سلسلۃ الالفاظ نمبر: ۳۵ ---------- ۱۳۶
مشق نمبر: ۳۷ ---------- ۱۳۷

مشق نمبر:۳۸ خالی جگہ پر کرو	۱۳۸	من القرآن	
مشق نمبر ۳۹ جملوں کی تحلیل	۱۳۹	سادہ عبارت کو اعراب لگاؤ	۱۵۹
اردو سے عربی	۱۴۰	الدرس الاربعون	۱۶۱
الدرس الثامن و الثلثون	۱۴۱	افعال المدح والذم	
اعراب محلی وتقدیری	۱۴۵	افعال التعجب	۱۶۲
جملوں کی تحلیل	۱۴۶	مشق نمبر:۴۸۔ جملوں کی تحلیل	۱۶۴
سلسلۃ الالفاظ نمبر:۳۶	۱۴۹	سلسلۃ الالفاظ نمبر:۳۸	۱۶۵
مشق نمبر:۴۲	۱۵۰	مشق نمبر:۴۹	۱۶۶
من القرآن	۱۵۱	من القرآن	۱۶۷
مشق نمبر:۴۳	۱۵۲	مشق نمبر:۵۰۔ اردو سے عربی	۱۶۷
مشق نمبر:۴۴ اردو سے عربی	۱۵۳	طالبعلم کی طرف سے باپ کو خط	۱۶۸
الدرس التاسع و الثلثون	۱۵۴	سوالات نمبر:۱۶	۱۷۱
افعال مقاربہ		جملوں کی تحلیل	۱۷۲
مشق نمبر:۴۵۔ جملوں کی تحلیل	۱۵۵	سادہ عبارت کو اعراب لگاؤ	۱۷۲
سلسلۃ الالفاظ نمبر:۳۷	۱۵۶	الدرس الحادی والاربعون	۱۷۴
مشق نمبر:۴۶	۱۵۸	الضمائر	

الضمير البارز المستتر ------ ۱۷۶	اعراب الفعال منصوبات ----
نون الوقاية ------------ ۱۷۷	المفعول بہ ------------ ۱۹۹
ضمیرالشان ------------ ۱۷۸	المفعول المطلق ------------ ۲۰۰
الضمير الفاصل ------------ ۱۷۹	المفعول فیہ والمفعول لہ ------ ۲۰۱
مشق نمبر:۵۲۔جملوں کی تحلیل ---۱۸۰	المستثنی بالا ------------ ۲۰۲
مشق نمبر:۵۳ ------------ ۱۸۱	الحال ------------ ۲۰۳
مشق نمبر:۵۴ ------------ ۱۸۲	التمييز ------------ ۲۰۴
الدرس الثاني والاربعون ----۱۸۳	المنادی ------------ ۲۰۵
الموصلات ------------	المنصوب بلا لنفی الجنس -- ۲۰۷
مشق ------------ ۱۸۷	سلسلۃ الالفاظ نمبر:۴۱ ------ ۲۰۸
سلسلۃ الالفاظ نمبر:۴۰ ------ ۱۸۹	منصوبات کی امثلہ ---------- ۲۰۹
مشق نمبر:۵۵ ------------ ۱۹۱	مشق نمبر:۵۹ ------------
مشق نمبر:۵۶ من القرآن ---- ۱۹۲	جملوں کی تحلیل مشق نمبر:۶۰ ---- ۲۱۳
مشق نمبر:۵۷ (مکالمہ) ---- ۱۹۳	عبارت مشق نمبر:۶۱ ---------- ۲۱۶
مشق نمبر:۵۸ (اردو سے عربی) -۱۹۶	من القرآن مشق نمبر:۶۲ ------ ۲۱۷
الدرس الثالث والاربعون ----	چچا کو خط۔مشق نمبر۶۳ ------ ۲۱۹

دیباچہ کتاب

الحمد للّٰہ وَحْدَہٗ والصّلٰوۃ والسّلام علٰی مَنْ لا نبیَّ بَعْدَہٗ۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق وعنایت سے کتاب تسہیل الادب فی لسان العرب اللقب "عربی کا معلم" کا تیسرا حصہ بھی شائع ہو گیا' فللّٰہ الحمد ولہ الشکر۔

دو سال ہوئے کتاب مذکور کے دو حصے ترمیم جدید کے ساتھ شائع ہو چکے تھے۔ لیکن بندے کی طویل علالت اور دیگر مواقع کی وجہ سے تیسرے حصے کی اشاعت میں خلاف توقع بہت زیادہ تاخیر ہو گئی۔

محض فضل خداوندی ہے کہ ان دونوں حصوں کو حیرت انگیز مقبولیت حاصل ہوئی۔ ہر وہ شخص جس نے ان کو دیکھا' پڑھایا پڑھایا وہ اس کا مداح ہی نہیں بلکہ گرویدہ ہو گیا۔ سینکڑوں خطوط دونوں حصوں کی تعریف اور تیسرے اور چوتھے کی طلب میں ہندوستان کے ہر گوشے سے آ گئے اور آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شائقین اور قدر شناسوں کو جزائے خیر دے اور ان کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے کیونکہ یہ انہی کے زوردار' ملامت آمیز' ناصحانہ' مضطربانہ اور مخلصانہ تقاضوں کا طفیل ہے کہ اس عاجز اور بیمار کے افسردہ دل میں کام کی قوت پیدا ہوتی رہی اور کچھ کام ہو گیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ کام بہت اچھا ہوا ہے تاہم جو کچھ ہوا غنیمت ہے۔ اس زمانے میں کسی کتاب کو مقبول بنانے اور داخل نصاب کرنے کے لئے جتنی اور جیسی کوششوں کی ضرورت پڑتی ہے ان کا عُشر عشیر بھی اس عاجز سے اپنی تالیفات کیلئے نہ ہو سکا۔ باوجود اس تقصیر کے اس کتاب کی طرف اہل علم مبصرین وطالبان عربی کا یہ میلان بالکل خلاف عادت ہے۔

صوبہ سندھ کے محکمہ تعلیم نے اسے ہائی سکولوں کے نصاب میں داخل کر لیا ہے۔ بمبئی' حیدر آباد' یو۔ پی' دہلی' پنجاب اور سرحد کے بعض مدارس میں رائج ہو رہی ہیں۔

اہل علم جانتے ہیں کہ عربی کے علم صرف میں افعال واسماء کی تعلیلات کا مرحلہ بھی ایک دشوار گزار مرحلہ ہے۔ تعلیم کے طرز قدیم میں تعلیل کے ایک ایک قاعدے کو قرآنی آیت کی

طرح رٹوایا جاتا ہے۔ یہ کام اس قدر ناگوار، مشکل اور تضیع اوقات کا موجب ہے، جس کا متحمل ہر ایک طالب علم نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے طرز جدید کی تعلیم میں اس کا بڑا حصہ نظر انداز کر دیا جاتا ہے مگر اس سے طالب عربی ضروری معلومات سے محروم رہ جاتا ہے، جس کی وجہ سے قدم قدم پر اس کے دل میں لاعلمی کی ایک کھٹک باقی رہ جاتی ہے۔ اس تیسرے حصے پر اعتدال کے ساتھ اس کٹھن منزل کو بھی بقدرِ امکان سہل اور کچھ خوشگوار بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ تفصیل وتمثیل کے باعث مضمون بڑھ گیا ہے مگر بڑھتے بڑھتے ہی تمام قواعد بے رٹے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔

اس حصے کا حجم تو بڑھ گیا ہے مگر قواعد کی تعلیم میں نہیں بلکہ ادب عربی کی تعلیم میں۔ قواعد کا حصہ دیکھا جائے تو کتاب کا چوتھائی حصہ بھی نہ ہوگا۔ تین چوتھائی سے زیادہ زبانِ عربی کی تعلیم سے بھرا ہوا ہے۔

اس تیسرے حصے کی تعلیم سے طالب علم میں اتنی استعداد آ جائے گی کہ قرآن مجید کا بیشتر حصہ سمجھ کر پڑھ سکے گا۔ احادیث کی کتابیں اور عربی ریڈرس بھی بآسانی پڑھ سکے گا۔ عربی میں معمولی خط بھی لکھ سکے گا اور بہت کچھ عربی بول لے گا۔ مگر یہ استعداد اسی وقت ہو سکتی ہے جبکہ خود معلم میں یہ لیاقت بوجہِ احسن موجود ہو۔ یا طالب علم میں بذات خود یہ لیاقت پیدا کرنے کا شوق ہو۔

کلید اس حصے کی بھی لکھی گئی ہے جو بطورِ خود عربی سیکھنے والے شائقین کو اُستاد کا کام دے سکتی ہے۔

چوتھے حصے میں اسماء عدد کا مفصل بیان، حروف کی باریکیاں، علم صرف ونحو کے اونچے درجے کے ضروری مسائل، علم بیان، بدیع اور عروض کے ابتدائی مسائل آ جائیں گے۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُسْتَعَانُ

خادم افضل اللّسان ۔ عبدالستار خان

ہدایات

۱) اسباق کے آغاز میں جو مثالیں یا گردانیں لکھی گئی ہیں' سبق شروع کرنے سے پیشتر ان سب کو یا بعض کو تختہ سیاہ (بورڈ) پر لکھ لیں۔ پھر بورڈ کے پاس کھڑے رہ کر ان باتوں کی فہمائش شروع کردیں جو سبق کے اندر لکھی گئی ہیں۔ اس طریقے سے امید ہے کہ سبق ختم ہوتے ہوتے بیشتر حصہ حفظ ہو جائے گا۔ مگر اس کے لئے نہایت ضروری ہے کہ خود حضرات معلمین ہر سبق کی پوری تیاری کر کے آیا کریں۔

یہ طریقہ حصہ سوم میں بہ آسانی استعمال کیا جاسکتا ہے حصہ اول و دوم میں مثالیں سبق کے درمیان اور آخر میں دی گئی ہیں۔ ہوشیار معلم ان میں سے آسان مثالوں کا انتخاب کر کے بورڈ پر لکھ کر سبق دینا شروع کرسکتا ہے۔

۲) سبق پڑھاتے وقت کوشش کی جائے کہ سبق کا بڑا حصہ پچھلے معلومات کے سہارے سے سوالات کے ذریعے طلبہ ہی کی زبان سے نکلوائیں۔

۳) یہ بات اسی وقت ہوسکتی ہے جبکہ جماعت بندی سے سبق دیا جائے۔ ایک جماعت کا سبق ایک ہی ہو۔ اگرچہ بعض طلبہ غیر حاضری کی وجہ سے بعض اسباق میں شامل نہ ہوسکیں۔

۴) جو شائقین بطور خود پڑھیں وہ ہر ایک سبق کو اچھی طرح ذہن نشین کرلیں پھر آگے بڑھیں۔ ترجمتین کا کلید سے مقابلہ کرلیا کریں۔ مثالوں میں بہت کم مقامات ایسے ملیں گے جن کے اعراب کا قاعدہ آئندہ بیان ہوگا۔ یہاں صرف مثالوں کے ذریعے فہمائش کی گئی ہے۔

اشارات

۱) سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لئے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲) افعال ثلاثی مجرد کی طرف ن' ض' س' ف' ک' اور ح سے اشارہ ہے۔ ثلاثی مزید کے ابواب کی طرف ہندسوں سے اور معتل واوی ویائی کی طرف واو اور ی سے۔

۳) کسی فعل کے سامنے کوئی حرف جر (لِ' مِنْ' عَنْ' بِ' اِلٰی وغیرہ) لکھا گیا ہے' اسکا مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اسکے یہ معنی ہونگے جو اسکے سامنے لکھے گئے ہیں۔

۴) مثلاً کے لئے دو نقطے: لکھے گئے ہیں اور "یعنی" یا برابر کے لئے یہ نشان (=)۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عربی کا معلم حصہ سوم

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالعِشْرُوْنَ

اَقْسَامُ الْفِعْلِ

ا۔ عزیز طالبین تم نے اِس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں افعال ثلاثی مجرد و مزید فیہ اور رباعی کی تمام گردانیں پڑھ لیں۔ وہ افعال ایسے تھے جو اپنے اوزان پر ٹھیک اُترتے تھے مثلاً تم جان چکے ہو کہ ثلاثی مجرد کے ماضی کا وزن فَعَلَ ' فَعِلَ اور فَعُلَ ہے' مضارع کا وزن یَفْعِلُ اور امر کا وزن اِفْعَلْ اور اُفْعُلْ ہے تو ضَرَبَ ' یَضْرِبُ' اِضْرِبْ ۔ سَمِعَ' یَسْمَعُ' اِسْمَعْ اور کَرُمَ ' یَکْرُمُ' اُکْرُمْ ٹھیک طور پر مذکورہ اوزان کے مطابق ہیں۔

اگر عربی کے تمام افعال اور مشتقات ٹھیک اپنے اوزان کے مطابق ہوتے تو عربی کا علم صرف بہت مختصر اور آسان ہو جاتا۔ مگر ایسا نہیں ہے۔ بہت سے افعال اور مشتقات بول چال اور لکھنے میں اپنے مقررّہ اوزان سے دور جا پڑے ہیں۔

ایسے چند الفاظ دوسرے حصے میں بھی خاص ضرورت سے لکھے جا چکے ہیں جیسے کَانَ (ماضی) یکُوْنُ (مضارع) کُنْ (امر) کی گردانیں لکھی گئی ہیں اُن

میں سے ایک لفظ بھی اپنے مقررہ وزن پر ٹھیک نہیں اُترتا ہے۔ ماننا پڑتا ہے کہ کَانَ اصل میں کَوَنَ =فَعَلَ ، یَکُوْنُ اصل میں یَکْوُنُ =یَفْعُلُ اور کُنْ اصل میں اُکْوُنْ= اُفْعُلْ ہے۔ مگر اصل کے مطابق کبھی بولے اور لکھے نہیں جاتے۔

اس تمہید سے تم سمجھ گئے ہو گئے کہ عربی افعال اور اسماء مشتقہ پوری طرح سمجھنے کے واسطے ابھی تغیرات کا ایک مرحلہ طے کرنا باقی ہے۔

۲۔ اچھا اب ذیل کے جملے پڑھو اور اُن کے فعلوں میں غور کرو:

(۱) فَتَحَ عَلِيٌّ كِتَابَهٗ شَرِبَ الطِّفْلُ اللَّبَنَ حَسُنَ الْبَيْتُ

(۲) اَكَلَ الْوَلَدُ تَمْرَةً سَأَلَ التِّلْمِيْذُ الْمُعَلِّمَ قَرَءَ حَامِدٌ كِتَابًا

(۳) عَدَّ[۱] الرَّاعِيْ☆ غَنَمَهٗ* فَرَّ[۲] الْمَسْجُوْنُ شَدَّ[۳] الْوَلَدُ الْكَلْبَ

(۴) وَجَدَ حَامِدٌ قَلَمًا قَالَ الرَّسُوْلُ حَقًّا رَمٰى[۴] اَحْمَدُ الْكُرَةَ

(۵) وَعٰى[۵] رَشِيْدٌ دَرْسَهٗ وَقٰى[۶] مُحَمَّدٌ قَوْمَهٗ طَوٰى[۷] زَيْدٌ كُرَّاسَةً

---

۱ گنا۔ ۲ بھاگا ۳ باندھا ۴ پھینکا
۵ یاد کیا ۶ بچایا ۷ لپیٹا، طے کیا
☆ چرواہا * بکریاں

تنبیہ ا:۔ بہتر ہے کہ نیچے کا بیان پڑھنے سے پیشتر پہلے حصہ میں درس ۸ فقرہ ۳ دوبارہ دیکھ لو۔

۳۔ اوپر کی مثالوں کو غور سے دیکھو۔ پہلی نظر میں تم سمجھ سکتے ہو کہ ہر ایک فعل تین حرفی ہے یعنی ثلاثی مجرد ہے اور ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اب پہلی سطر کے فعلوں میں خاص طور پر غور کرو تو معلوم ہو گا کہ ان میں کے تینوں حرف صحیح ہیں، کوئی حرف علت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ ان کے حروفِ اصلیہ میں کوئی ہمزہ ہے نہ دو حروف ایک جنس کے ہیں۔ ایسے افعال کو فعل صحیح بھی کہتے ہیں اور فعل سالم بھی۔

صحیح اس لئے کہ ان میں تینوں حرف صحیح ہیں اور سالم اس لئے کہ یہ افعال اور ان کے مشتقات تغیر و تبدل سے سلامت رہتے ہیں۔

تنبیہ ۲:۔ پہلی سطر کے فعلوں کے سوا بقیہ مثالوں کے افعال غیر سالم ہیں۔

دوسری سطر کے فعلوں کو غور سے دیکھو گے تو ہر ایک فعل میں کہیں نہ کہیں ہمزہ نظر آ جائے گا ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو مہموز کہلاتے ہیں۔

تنبیہ ۳:۔ تمہیں یاد ہوگا کہ الف جب مُتَحرِّك ہو (اَ اِ اُ) یا جزم والا ہو: فَأ
تو اس الف کو بھی ھمزہ کہتے ہیں (دیکھو اصطلاح ۲۷)۔

تیسری سطر کے ہر ایک فِعل میں دوسرا تیسرا حرف ایک جنس کا نظر آ
کیونکہ عَدا اصل میں عَدَدَ ہے۔ دونوں دال باہم ملا کر ایک کر دیے گئے ہیں
ایسے فعل جن کا ع کلمہ اور ل کلمہ ایک جنس کا ہو مُضَاعَف کہلاتے ہیں۔

چوتھی سطر میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک فعل میں کوئی حر
عِلّت ہے۔ کسی کے شروع میں کسی کے درمیان میں اور کسی کے آخر میں۔

ایسے افعال جن کے حروفِ اصلیہ میں کسی جگہ حرف علّت ہو مُعْتَل کہلا
ہیں۔

معتل کی تین قسمیں ہیں۔ حرفِ علّت ف کلمہ کی جگہ ہو تو معتلُّ الفا یا مثا
کہتے ہیں: وَجَدَ۔ ع کلمہ کی جگہ ہو تو معتلُّ العین یا اَجْوَف کہتے ہیں: قَالَ۔ ا
لام کلمہ کی جگہ ہو تو معتلّ اللّام یا ناقص کہتے ہیں: رَمٰی۔

تنبیہ ۴:۔ یاد رکھو کہ عربی کے کسی فعل اور اسم میں الف اصلی نہیں ہوتا ہے[1]
بلکہ واو یا ی سے بدلا ہوا ہوتا ہے مثلاً قَالَ اصل میں قَوَلَ ہے کیونکہ اس کا

---

[1] مگر حروف میں الف اصلی ہوتا ہے۔

مضارع یَقُوْلُ اور مصدر قَوْلٌ ہے۔ رَمٰی اصل میں رَمَیَ ہے کیونکہ اس کا مضارع یَرْمِیْ اور مصدر رَمْیٌ ہے۔ بَابٌ اصل میں بَوَبٌ ہے کیونکہ اس کی جمع اَبْوَابٌ ہے۔

پانچویں سطر کی مثالوں میں غور کرو ہر ایک فعل میں دو دو جگہ حرفِ علّت نظر ۓ گا ایسے فعل کو لَفِیْف کہتے ہیں۔ پہلا اور دوسرا فعل لَفِیْفِ صَفْرُوْق ہے ونکہ دونوں حروفِ علّت کے درمیان ایک حرفِ صحیح نے جُدائی ڈال دی ہے تیسرا ں لَفِیْفِ مَقْرُوْن ہے کیونکہ دونوں حرف علّت باہم قرین ہیں۔

تنبیہ۵:۔ ہم نے سمجھ لیا ہوگا کہ کسی فعل میں حروفِ اصلیہ کی جگہ سے ہٹ کر ہمزہ یا حرفِ علّت کا اضافہ ہو جائے تو وہ مہموز یا معتل نہیں کہلائے گا کیونکہ اس میں ہمزہ ف' ع اور ل سے خارج ہے۔ شَرِبَا اور شَرِبُوْا میں الف اور واو تثنیہ اور جمع کی علامتیں بڑھا دی گئی ہیں تو ان کی وجہ سے وہ معتل نہیں بن جائیں گے۔ اِحْمَرَّ (بروزن اِفْعَلَّ) میں ھمزہ اور ایک ر زائد ہے تو اس کا اضافے کی وجہ سے وہ مہموز اور مضاعف نہیں کہلائے گا بلکہ ایسے سب الفاظ سالم ہی کہلائیں گے۔

۴۔ مذکورہ تمام بیانات کا خلاصہ یہ ہوگا۔

فعل اپنے ترکیبی حروف اصلیہ کے لحاظ سے دو قسم کا ہوتا ہے (۱) سا
(۲) غیر سالم۔ سالم یا صحیح وہ ہے جس کے حروف اصلیہ میں نہ تو حر
علّت ہو نہ همزہ نہ دو حرف ایک جنس کے ہوں۔

غیر سالم کی چھ قسمیں ہیں:۔

(۱) مهموز = جس کے حروف اصلیہ میں کسی جگہ ہمزہ ہو: اَمَرَ۔

(۲) مُضاعَف = جس کا ع اور ل ایک جنس کا ہو: عَدَّ۔

(۳) مثال = جس کا ف کلمہ حرف علّت ہو: وَعَدَ۔

(۴) اَجْوَف = جس کا ع کلمہ حرف علّت ہو: قَالَ۔

(۵) نَاقِص = جس کا ل کلمہ حرف علّت ہو: رَمٰی۔

(۶) لفیف = جس کے حروف اصلیہ میں دو حرف علّت ہوں اگر پہلی ا
تیسری جگہ حرف علّت ہے تو لفیف مفروق ہے: وَقٰی ۔ اور دوسری اور تیسری جگ
حرف علّت ہو تو لفیف مقرون: طَوٰی۔

یہ ہفت اقسام ذیل کے ایک شعر میں جمع ہیں اگرچہ بے ترتیب ہیں
است و مثال است و مضاعف۔ لفیف و ناقص و مهموز و اجوف۔

تنبیہ ۶:۔ ہو سکتا ہے کہ بعض فعلوں میں دو دو قسم کے اوصاف پائے
جائیں: وَدَّ (اس نے چاہا) معتل بھی ہے اور مضاعف بھی۔

اَتٰی (وہ آیا) مہموز بھی ہے اور معتل بھی۔

تنبیہ ۷۔ یاد رکھو فعل کی مانند اسم، خصوصاً اسم مشتق بھی سات قسم کا ہوتا ہے۔

مشق نمبر ۲۷

ذیل کے فعلوں اور اسموں کی قسمیں پہچانو:۔

اَمَرَ	یَذْهَبُ	یَاْکُلُ	یَدْعُوْ ۱	ذَهَبُوْا	وَهَبَ ۲
عَزَّ ۳	تَقَبَّلَ	تَوَضَّأَ *	تَقَوَّلَ ۴	سُئِلَتْ ۵	تَوَلّٰی ۶
یَقُصُّ ۷	مَلَأَ ۸	قَالَ	قَاتَلَ	دَنَا ۹	یَکُوْنُ
لَیَسْمَعُنَّ	اَدَبٌ	رَأْسٌ	عَزِیْزٌ	مَمْلُوْءٌ ۱۰	غَیُوْرٌ ۱۱
اَلْقَاضِیْ	مَوْعُوْدٌ ۱۲	مَدْعُوٌّ ۱۳	مَنْصُوْرٌ	وَلِیٌّ ۱۴	یَسِیْرٌ ۱۵

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْعِشْرُوْنَ

تغیرات کی قسمیں اور چند فائدے

غیر سالم الفاظ میں اہل زبان کو جہاں کہیں تلفظ میں ثقل اور تکلف محسوس ہوا

---

۱ وہ بلاتا ہے۔ ۲ اس نے عطا کیا۔ ۳ عزت والا ہوا۔ ۴ اس نے بات گھڑ لی۔ ۵ وہ پوچھی گئی۔ ۶ دوست رکھا۔ ۷ وہ قصہ بیان کرتا ہے۔ ۸ اس نے بھرا۔ ۹ وہ قریب ہوا۔ ۱۰ بھرا ہوا۔ ۱۱ غیرتمند۔ ۱۲ وعدہ کیا ہوا ۱۳ بلایا ہوا۔ ۱۴ والی۔ وارث۔ دوست۔ ۱۵ آسان۔ تھوڑا سا۔

* اس نے وضو کیا۔

توانہوں نے اس ثقل کو کم کرنے کے لئے لفظ میں کسی قدر تغیر کر دیا:

۲۔ تغیر تین قسم سے ہوتا ہے:۔

(۱) تخفیف = ھمزہ کو کسی حرف علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: أَءْمَنَ سے اٰمَنَ ' اُءْ خُذْ سے خُذْ [لے] (اس قسم کا تغیر مھموز میں ہوا کرتا ہے)

(۲) اِدْغام = دو ہم جنس یا ہم مَخْرَج حرفوں کو باہم ملا کر پڑھنا مَدَدَ سے مَدَّ (ادغام کا تغیر زیادہ تر مضاعف میں ہوا کرتا ہے)

(۳) تعلیل = کسی حرف علت کو دوسرے حرف علت سے بدل دینا یا حذف کر دینا: قَوَلَ سے قَالَ ' یَوْعِدُ سے یَعِدُ (یہ تغیر معتل کی تینوں قسموں یعنی مثال' اجوف اور ناقص میں ہوا کرتا ہے)۔

۳۔ اب تخفیف' ادغام اور تعلیل کے چند کثیر الاستعمال قاعدے لکھ دیئے جاتے ہیں تاکہ آئندہ کے اسباق سمجھنے میں آسانی ہو۔ ابھی سرسری طور پر انہیں ذہن نشین کر لو۔ آئندہ موقع موقع سے اِن کا اعادہ ہوتا رہے گا۔

ا۔ تخفیف کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱) کسی لفظ میں دو ہمزے ایک جگہ جمع ہو جائیں جن میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو ھمزہ ساکن کو ایسے حرف علت سے بدل دیا

جاتا ہے جو ماقبل کی حرکت کے مناسب ہو۔ یعنی ماقبل میں فتحہ ہو تو ھمزہ ساکن کو الف سے بدلا جائے ضمہ ہو تو واو سے اور کسرہ سے تو ی سے بدلنا چاہیے:۔

أَءْمَنَ	سے	آمَنَ[1]	کیونکہ فتحہ کو الف سے مناسبت ہے					
أُءْمِنُ	سے	أُوْمِنُ[2]	=	ضمہ کو واو	=	=	=	
إِءْمَانٌ	سے	إِيْمَانٌ[3]	=	کسرہ کو ی	=	=	=	

قاعدہ نمبر (۲) ھمزہ ساکن کے ماقبل ھمزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرک ہو تو ھمزہ ساکن کو ماقبل کی حرکت کی مناسبت سے کسی حرف علت سے بدل دینا جائز ہے، لازم نہیں ہے، يَأْمُرُ، يُؤْمِنُ کو يُوْمِنُ اور مِئْذَنَةٌ[4] کو مِيْذَنَةٌ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۱:۔ یہ دونوں قاعدے مھموز سے متعلق ہیں، پہلا لازمی ہے دوسرا اختیاری۔

تنبیہ ۲:۔ اس مقام پر یہ بھی سمجھ لو کہ ضمہ ـُ کے بعد ھمزہ آئے تو اس ھمزہ کے نیچے واو زائد اور کسرہ کے بعد آئے تو ی یا اس کا دندانہ لکھنے کا دستور ہے: يُؤْمِنُ اور مِئْذَنَةٌ ۔ یہ واو اور ی بالکل پڑھے نہیں جاتے۔ فتحہ کے بعد ھمزہ ساکن آئے تو اسے الف کے اوپر لکھتے ہیں یا الف

---

[1] اس نے ایمان لایا۔ [2] میں ایمان لاتا ہوں

[3] ایمان لانا۔ مان لینا۔ [4] اذان دینے کی جگہ۔

ی کو جزم دے دیتے ہیں: يَأْمُرُ یا يَامُرُ۔

یہ بھی خیال رہے کہ همزهٔ مفتوحه کے بعد الف لکھنا ہو تو اکثر الف کے اوپر لمبا زیر لکھ دیتے ہیں: آ اگر چہ کبھی ءَا اور ءا بھی لکھا کرتے ہیں۔

تنبیہ ۳:۔ تخفیف کے مزید دو قاعدے درس ۲۸ میں لکھے جائیں گے۔

۲۔ادغام کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱)۔ایک جنس کے دو حرف اکٹھے ہو جائیں جن میں پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو لکھنے میں دونوں کو ملا کر ایک حرف بنا دیا جاتا ہے: مَدْدٌ (بروزن فَعْلٌ) سے مَدٌّ۔

قاعدہ نمبر ۲)۔دونوں ہم جنس حروف متحرک ہوں تو پہلے کو ساکن کر کے دوسرے میں ملا دیتے ہیں: مَدَدَ سے مَدْدَ پھر مَدَّ۔

تنبیہ ۴:۔ مگر بعض الفاظ اس قاعدے سے مُسْتَثْنٰی ہیں: سَبَبٌ (سبب) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ سَبٌّ (گالی) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مَدَدٌ (مدد۔ اعانت) میں ادغام نہیں ہوتا کیونکہ مَدٌّ (کھینچنا) سے مشابہت ہو جاتی ہے۔

قاعدہ نمبر (۳) اگر مُتَجَانِسَیْنِ (دو ہم جنس) متحرک ہوں اور ان کا ماقبل ساکن تو پہلے حرف کی حرکت ماقبل کی طرف منتقل کر کے متجانسین میں باہم ادغام کر دیتے ہیں: یَمْدُدُ سے یَمُدْدُ پھر یَمُدُّ۔

تنبیہ۵:۔ رباعی افعال اس قاعدے سے مستثنیٰ ہیں۔ جَلْبَبَ یُجَلْبِبُ۔

تنبیہ۶:۔ مذکورہ قاعدے مضاعف میں جاری ہوتے ہیں۔

تنبیہ۷:۔ ادغام کے چند اور قاعدے درس ۲۹ میں لکھے جائیں گے۔

۳۔ تعلیل کے قاعدے

قاعدہ نمبر (۱)۔ فتحہ کے بعد واو اور ی متحرک ہوں تو انہیں الف سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اَوَ ' اَوِ ' اَوُ اور اَیَ ' اَیِ اور اَیُ سے ا ہو جاتا ہے۔

قَوَ۔لَ سے قَا۔لَ ' خَوِ۔فَ سے خَا۔فَ[1] = خَافَ

بَیَعَ۔ سے بَا[2]۔عَ ' نَیِ۔لَ سے نَا[3]۔لَ: نَالَ

دَعَوَ سے دَ[4]۔عَا ' رَ۔مَیَ سے رَ[5]۔مٰی = رَمٰی

یَخْشَیُ سے یَخْشٰی[6] ' قَوُ۔لَ سے طَا۔لَ

---

[1] خاف ڈرنا [2] باع بیچنا [3] نال پانا۔ [4] دعا بلانا

[5] رمٰی پھینکنا [6] وہ ڈرتا ہے یا ڈرے گا' اس کا ماضی خشی ہے۔

تنبیہ۸:۔ یہ قاعدہ زیادہ تر اجوف اور ناقص کے ماضی معروف میں استعمال کیا جاتا ہے مگر ای صرف مضارع ناقص میں آتا ہے۔

قاعدہ نمبر (۲)۔ اُوِ اور اُیِ سے اِیْ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اِیُ سے بھی اِیْ بن جاتا ہے۔

قُوِ۔ لَ سے قِیْ۔ لَ ' بُیِ ۔ عَ سے بِیْ ۔ عَ

یَرْ۔ مِیُ سے یَرْ ، مِیْ' (مضارع از رَمٰی)۔

تنبیہ۹:۔ یہ قاعدہ اجوف کے ماضی مجہول میں استعمال ہوتا ہے مگر یُ کی شکل صرف مضارع ناقص سے مخصوص ہے۔

قاعدہ نمبر (۳) کسرہ کے بعد واو مفتوح کو ی سے بدل دیتے ہیں یعنی اِوَ سے اِیَ بنا لیتے ہیں: رَضِوَ سے رَضِیَ ' دُعِوَ سے دُعِیَ (دَعا کا مجہول)۔

قاعدہ نمبر (۴)۔ کسرہ کے بعد واو ساکن کو ی سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اِوْ سے اِیْ ہو جاتا ہے: اِوْ۔ جَلْ سے اِیْ۔ جَلْ = اِیْجَلْ (امر از وَجَلَ = ڈرنا) مِوْ ۔ ذَانٌ سے مِیْ ۔ زَانٌ = مِیزَانٌ (ترازو)۔

قاعدہ نمبر (۵)۔ ضمہ کے بعد ی ساکن کو واو سے بدل دیا جاتا ہے۔ یعنی اُیْ سے اُوْ ہو جاتا ہے: مُیْ ۔ سِرٌ سے مُوْ[1] ۔ سِرٌ' یُیْ ۔ قِظُ سے یُوْ ۔ قِظُ

---

[1] تونگر

(مضارع از اَیْقَظَ = بیدار کرنا۔ جگانا)

تنبیہ: قاعدہ (۴) اور (۵) مثال واوی اور یائی میں مستعمل ہیں۔

قاعدہ نمبر (۶)۔ اَوُوْ اور اَیُوْ سے اَوْ ہو جاتا ہے۔

دَ۔عَوُوْا سے دَ۔عَوْا' رَ۔مَیُوْا سے رَ۔مَوْا' یَرْ۔ضَیُوْ۔نَ سے یَرْ۔ضَوْ۔نَ۔

قاعدہ نمبر (۷) اُوُوْ اور اِیُوْ سے اُوْ ہو جاتا ہے۔

سَ۔رُوُوْا سے سَ۔رُوْا' رَ۔ضِیُوْا سے رَ۔ضُوْا' یَدْ۔عُوُوْ۔نَ سے یَدْ۔عُوْ۔نَ' یَر۔مِیُوْ۔نَ سے یَرْ۔مُوْ۔نَ۔

قاعدہ نمبر (۸)۔ سکون کے بعد واو مضموم ہو تو اس کا ضمّہ ماقبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں: یَقْوُ۔لُ سے یَقُوْ۔لُ (مضارع از قَالَ)

قاعدہ نمبر (۹) سکون کے بعد ی مکسور ہو تو اس کا کسرہ ماقبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں: یَبْیِ عُ سے یَبِیْ عُ (مضارع از بَاعَ)۔

قاعدہ نمبر (۱۰)۔ سکون کے بعد واو یا ی مفتوح ہو تو اُن کا فتحہ ماقبل کی طرف منتقل کر کے واو اور ی کو الف سے بدل دیتے ہیں: یَخْوَ۔فُ سے یَخَا۔فُ (مضارع از خَافَ) یَنْیَ۔لُ سے یَنَا۔لُ (مضارع از قَالَ)۔

مُسْتَثْنَیَات: (۱) اجوف واوی سے باب فَعِلَ کے بعض افعال قاعدہ

تعلیل نمبر(۱)اور نمبر(۱۰) سے مستثنیٰ ہیں: عَوِرَ، یَعْوَرُ (یک چشم ہونا)

(۲)اجوف و اوی ی کے لام کلمہ کی جگہ ی ہوتو وہ بھی مذکورہ قاعدوں سے مستثنیٰ ہے:سَوِیَ، یَسْوٰی (برابر ہونا)۔

(۳) باب اِفْعَلَّ میں واوی اور ی ہمیشہ برقرار رہتے ہیں اِسْوَدَّ یَسْوَدُّ، اِبْیَضَّ، یَبْیَضُّ۔

(۴)باب اِسْتَفْعَلَ کے بعض مادّوں میں واو قائم رہتا ہے:اِسْتَصْوَبَ یَسْتَصْوِبُ (رائے طلب کرنا)۔

(۵)اِسْمُ الْاٰلَه اور اِسْمُ التَّفْضِیل بھی تغیر سے مستثنیٰ ہیں: مِقْوَلٌ مِبْیَعٌ، اَقْوَلُ (بڑا بولنے والا)

قاعدہ نمبر(۱۱)۔فَاعِلٌ کے وزن میں ع کی جگہ واو یا ی آ جائے تو ان کو ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے:قَاوِلٌ سے قَائِلٌ بَایِعٌ سے بَائِعٌ۔

قاعدہ نمبر (۱۲)۔باب اِفْتَعَلَ میں ف کی جگہ واو آ جائے تو اس کو ت سے بدل کر ت میں ادغام کر دیتے ہیں: اِوْ تَصَلَ سے اِتْتَصَلَ پھر اِتَّصَلَ (ملنا)۔

قاعدہ نمبر (۱۳)۔مصدر یا اور کسی اسم کے آخر میں الف کے بعد واو ہو یا ی تو انہیں ہمزہ سے بدل دیا جاتا ہے: اِرْضَاوٌ سے اِرْضَاءٌ (راضی کرنا)

اِلْقَایٌ سے اِلْقَائٌ سے اِلْقَاءٌ (ڈالنا)، سَمَاوٌ سے سَمَاءٌ (آسمان)، بِنَایٌ سے بِنَاءٌ (عمارت)

تنبیہ ۱۱:۔ تعلیل کے مزید دو قاعدے درس ۳۰ میں اور دو قاعدے درس ۳۱ میں لکھے جائیں گے۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْعِشْرُوْنَ

اَلْمَهْمُوْزُ

اَلصَّرْفُ الصَّغِيْرُ لِمَهْمُوْزِ الْفَاءِ (ا) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

تنبیہ ۱:۔ جن لفظوں میں تغیر لازمی طور پر ہوا ہے انکے سامنے (ل) لکھا ہے اور جہاں جوازاً تغیر ہوسکتا ہے وہاں (ج) لکھا ہے۔

اَلْمَاضِيْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْأَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ	اَلْمَصْدَرُ
اَمَلَ (ن)	يَأْمُلُ (ج)	اُوْمُلْ (ل)	اٰمِلٌ	مَأْمُوْلٌ (ج)	اَمْلٌ ۱
اَثَرَ (ض)	يَأْثِرُ (ج)	اِيْثِرْ (ل)	اٰثِرٌ	مَأْثُوْرٌ (ج)	اَثْرٌ ۲
اَلِفَ (س)	يَأْلَفُ (ج)	اِيْلَفْ (ل)	اٰلِفٌ	مَأْلُوْفٌ (ج)	اَلْفَةٌ ۳
اَدُبَ (ك)	يَأْدُبُ (ج)	اُوْدُبْ (ل)	اَدِيْبٌ		اَدَبٌ ۴

۱ اُمید کرنا۔ ۲ نقل کرنا ۳ خوگر ہونا، مانوس ہونا ۴ ادیب بنانا

(۲) مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُزِيْدِ

(۱) اَلَفَ (ل)	یُؤْلِفُ (ج)	اِلِفْ (ل)	مُؤْلِفٌ (ج)	مُؤْلَفٌ (ج)	اِیْلَافٌ (ل) [۱]
(۲) اَلَّفَ	یُؤَلِّفُ	اَلِّفْ	مُؤَلِّفٌ	مُؤَلَّفٌ	تَاْلِیْفٌ (ج) [۲]
(۳) اٰلَفَ	یُؤَالِفُ	اٰلِفْ	مُؤَالِفٌ	مُؤَالَفٌ	مُؤَالَفَةٌ [۳]
(۴) تَاَلَّفَ	یَتَاَلَّفُ	تَاَلَّفْ	مُتَاَلِّفٌ	مُتَاَلَّفٌ	تَاَلُّفٌ [۴]
(۵) تَاٰلَفَ	یَتَاٰلَفُ	تَاٰلَفْ	مُتَاٰلِفٌ	مُتَاٰلَفٌ	تَاٰلُفٌ [۵]
(۷) اِیْتَلَفَ	یَاْتَلِفُ	اِیْتَلِفْ	مُؤْتَلِفٌ	مُؤْتَلَفٌ	اِیْتِلَافٌ [۶]
(ل)	(ج)	(ج)	(ج)	(ج)	(ل)
(۱۰) اِسْتَاْلَفَ	یَسْتَاْلِفُ	اِسْتَاْلِفْ	مُسْتَاْلِفٌ	مُسْتَاْلَفٌ	اِسْتِیْلَافٌ
(ج)	(ج)	(ج)	(ج)	(ج)	(ج) [۷]

۱۔ اب مذکورہ گردانوں کے تمام الفاظ میں غور کریں۔ سب سے پہلے یہ دیکھ
ہے کہ ان گردانوں کو مہموز الفاء کی گردان کیوں کہا گیا ہے؟ ذرا غور کرو گے تو

---

[۱] نقل کرنا [۲] خوگر بنانا، مانوس ہونا، ادیب ہونا، خوگر بنانا [۳] جمع کرنا، دلجوئی کرنا [۴] با
الفت کرنا [۵] اکٹھا ہونا [۶] متحد ہونا [۷] الفت چاہنا۔

خود ہی کہہ دو گے کہ اس گردان کے افعال و اسماء میں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ آیا ہے اس لئے انہیں مھموز الفاء کہنا چاہیے۔ اس کے ساتھ ہی تمہارا ذہن اس طرف بھی منتقل ہوگا کہ اگر ھمزہ ع کلمہ کی جگہ ہو جیسے سَأَلَ میں تو اسے مھموز العین اور ل کلمہ کی جگہ ہو جیسے قَرَءَ میں تو اسے مھموز اللام کہنا چاہیے۔

۲۔ اچھا اب پھر شروع سے دیکھیں کون کون سے لفظ میں کیسا کیسا تغیر ہوا ہے یا بالکل نہیں ہوا ہے؟ یہ تو معلوم ہو چکا کہ گردان ان کے تمام الفاظ مھموز الفاء ہیں۔ اس لئے ہر لفظ میں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ ہونا چاہیے۔ اب جہاں کہیں ف کلمہ کی جگہ ھمزہ نظر نہ آئے بلکہ کوئی حرف علّت (الف یا ی یا واو) آ گیا ہو تو سمجھ لو کہ وہاں ضرور تغیر ہوا ہے۔

دیکھو ثلاثی مجرد کی گردان میں صرف امر حاضر کے صیغوں میں تغیر نظر آ رہا ہے: اُوْمُلْ، اِیْثِرْ، اِیْلَفْ اور اُوْدُبْ میں ھمزہ کی جگہ واو یا ی موجود ہے۔ تم کہہ سکتے ہو چونکہ یہ الفاظ مھموز الفاء ہیں اس لئے ف کلمہ کی جگہ ھمزہ ہونا چاہیے اور یہ الفاظ اصل میں اُءْمُلْ، اِءْثِرْ، اِءْلَفْ اور اُءْدُبْ ہوں گے۔ پھر جب دیکھو گے ان میں اکٹھا دو ہمزے آ گئے ہیں جن میں پہلا متحرک اور دوسرا ساکن، تو فوراً کہہ دو گے کہ ہاں قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ان میں ھمزہ کو واو اور ی سے بدلنا پڑا ہے۔

---

① اس کی تفصیل سبق ۱۰ میں آئے گی۔

تنبیہ ا:۔ مگر مذکورہ الفاظ کے ماقبل کوئی لفظ آجائے تو امر کا ھمزۃ الوصل تلفظ سے ساقط ہو جائے گا (دیکھو درس ۲۱ حاشیہ ۲) اور ھمزۃ اصلیہ اپنی جگہ برقرار رہے گا: فَأْمُلْ، وَأْبِرْ، وَأْلَفْ، ثُمَّ أْدُبْ۔

۳۔ اب ثلاثی مزید کی گردانوں پر نظر ڈالیں۔ پہلی ہی سطر میں باب اَفْعَلَ کی گردان کے اندر تین لفظوں آلَفَ (ماضی)، اِیْلِفْ (امر) اور اِیْلَافٌ (مصدر میں تغیر پایا جاتا ہے۔ آخر یہ بھی مھموز الفاء ہیں اس لئے آلَفَ اصل میں اَءْ لَفَ بروزن اَفْعَلَ، اِلِفْ اصل میں اَءْ لِفْ بروزن اَفْعِلْ اور اِیْلَافٌ اصل میں اِءْ لَافٌ بروزن اِفْعَالٌ ہونا چاہیے۔ ان کی اصلیت دیکھتے ہی تم کہو گے کہ بیشک ان میں بھی قاعدۂ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق ھمزہ کو الف سے اور ی سے بدلنا لاز ہے۔

۴۔ ہاں اور آگے بڑھو۔ دیکھو دوسرے، تیسرے، چوتھے اور پانچویں باب میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ شاید تیسرے باب میں آلَفَ کو دیکھ کر تم سوچ میں پڑ جا کہ پہلے باب میں آلَفَ گزرا ہے اور اس میں تغیر ہوا ہے تو کیا اس میں تغیر نہیں ہو ہے؟ مگر یہ شبہ صرف کتابت کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اگر اس کو ءَ الَفَ لکھ د جائے تو سمجھ جاؤ گے کہ یہ اپنے وزن فَاعَلَ پر ٹھیک اُترتا ہے۔ اس میں کوئی تغیر نہیں

معلوم ہوتا۔ اس میں الف زائد ہے اور باب اوّل کے ا لَفَ میں الف همزة اصلیه سے بدلا ہوا ہے (دیکھو اوپر کا فقرہ)۔

اچھا اور آگے بڑھیں۔ چھٹا باب تو لکھا ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ باب اِنْفَعَلَ سے مهموز الفاء نہیں آتا۔

ساتواں باب کو دیکھ کر سمجھ جاؤ گے اِیْتَلَفَ (ماضی) اِیْتَلِفْ (امر) اور اِیْتِلَافٌ (مصدر) میں همزه کی جگہ ی نظر آتی ہے۔ کیونکہ اصل میں اِءْ تَلَفَ، اِءْ تَلِفْ اور اِءْ تِلَا ف ہونا چاہیے۔ ان میں بھی دو ہمزے اکٹھا ہو جانے کی وجہ سے قاعدہ تخفیف نمبر (۱) کے مطابق همزة اصلیه کو ی سے بدل دیا گیا ہے۔

تنبیہ ۲:۔ یاد رکھو کہ ثلاثی مزید کے پانچ ابواب (۶، ۷، ۸، ۹ اور ۱۰) کے ماضی، امر اور مصدر کے شروع میں جو همزه آتا ہے وہ بھی همزة الوصل ہوتا ہے: اِجْتَنَبَ ثُمَّ اجْتَنَبَ۔ اس بیان سے تم سمجھ سکتے ہو کہ اِئْتَلَفَ میں تغیر اسی وقت ہوگا جب اس کے ماقبل کوئی لفظ نہ آئے۔ مگر جب کوئی لفظ ماقبل میں آ جائے تو همزة الوصل ساقط ہو جانے سے ایک ہی ہمزہ باقی رہے گا جو ماقبل سے ملا کر پڑھا جائے گا: وَائْتَلَفَ اس کو وَأْتَلَفَ بھی لکھ سکتے ہیں۔

۵۔ گردان میں تمہیں بہتیرے الفاظ ایسے دکھائی دیں گے جن میں قاعدہ

تخفیف نمبر (۲) کے مطابق اختیاری طور پر تغیر ہو سکتا ہے اگرچہ گردان میں تغیر کے ساتھ نہیں لکھے گئے۔ تم چاہو تو تغیر کے ساتھ تلفظ کر سکتے ہو: یَأْمُلُ کو یَامُلُ یُؤْلِفُ کو یُوْلِفُ اور اِسْتِئْلَافٌ کو اِسْتِیْلَافٌ پڑھ سکتے ہو۔

گردان میں ایسے لفظوں کے سامنے ج لکھا گیا ہے جس سے تغیر جائز کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس طرح ل لکھ کر تغیر لازم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

مگر یہ اشارے صرف اسی جگہ کئے گئے ہیں آئندہ ان کی ضرورت نہیں۔

۲۔ مهموز الفاء میں تغیر کے یہی دو قاعدے (قاعدہ تخفیف نمبر (۱) اور نمبر (۲) عام ہیں۔ ان کے علاوہ دو قاعدے مخصوص الفاظ کے متعلق ہیں۔ نیچے کے جملے غور سے پڑھو گے تو یہ دو قاعدے بھی سمجھ لو گے۔

(الف) اَمَلَ رَشِيْدٌ يَأْمُلُ حَامِدٌ نَجَاحَهٗ اُوْمُلْ يَا زَيْدُ نَجَاحَكَ نَجَاحَهٗ

(ب) اَخَذَ رَشِيْدٌ يَاخُذُ رَشِيْدٌ كِتَابَهٗ خُذْ يَا زَيْدُ كِتَابَكَ كِتَابَهٗ

(ج) اَكَلَ رَشِيْدٌ تَمْرَةً يَأْكُلُ حَامِدٌ رُمَّانَةً كُلْ يَا زَيْدُ سَفَرْجَلَةً

(د) اَمَرَ رَشِيْدٌ بِالْحَقِّ يَأْمُرُ حَامِدٌ بِالْحَقِّ مُرْ يَازَيْدُ بِالْحَقِّ

(ہ) اِيْتَلَفَ الْمُسْلِمُوْنَ يَأْتَلِفُ الْمُسْلِمُوْنَ اِيْتَلِفْ يَا زَيْدُ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ

(و) اِتَّخَذَ[1] خَلِيْلٌ يَتَّخِذُ زَيْدٌ حَامِدًا اِتَّخِذْ يَا حَامِدُ كِتَابَكَ مُحَمَّدًا صَدِيْقًا صَدِيْقًا اَنِيْسًا[2]

اوپر کی چار سطروں میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ان چاروں میں ماضی اور مضارع ٹھیک اپنی اصلی حالت پر ہیں۔ صرف فعل امر میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

پہلی سطر میں اُوْمُلْ جو اصل میں اُءْمُلْ ہے اس میں حسب دستور قاعدہ نمبر ا کے مطابق ھمزہ واو سے بدلا گیا ہے۔ مگر دوسری سطر میں اَخَذَ کا امر اُوْخُذْ نہیں لکھا ہے بلکہ خُذْ لکھا ہے یوں تو خُذْ بھی اصل میں اُءْخُذْ ہے مگر چونکہ بول چال میں اس لفظ کا استعمال کثرت سے ہوتا ہے اسلئے اس میں مزید تخفیف کی

---

[1] بنالینا۔ اختیار کرنا [2] جس سے اُنس ہو جائے۔ دوست۔ ساتھی۔

ضرورت محسوس ہوئی اس وجہ سے اس کے همزۃ اصلیہ کو واو سے بدلنے کے
عوض سرے سے حذف ہی کر دیا گیا ہے۔ جب اصلی همزہ جو ساکن تھا حذف ہو
گیا اور اس کا مابعد متحرک ہے تو همزۃ الوصل کی ضرورت ہی نہ رہی' وہ بھی
حذف ہو گیا (دیکھو درس ۲۱ تنبیہ)۔ یہی حال کُلْ اور مُرْ کا ہے۔

خُذْ کی گردان اس طرح ہوگی: خُذْ' خُذَا' خُذُوْا' خُذِیْ' خُذَا' خُذْنَ۔

اسی قیاس پر کُلْ اور مُرْ کی گردان کر لو۔

تنبیہ ۳:۔ یاد رکھو کہ حالت وصل میں صرف مُرْ کا همزہ عام قاعدے کے
مطابق لوٹایا جاتا ہے: وَأْمُرْ' فَأْمُرْ مگر کُلْ اور خُذْ کا همزہ کبھی
نہیں لوٹایا جاتا۔

اب پانچویں اور چھٹی سطر پر غور کرو۔ پچھلی گردانوں میں تم نے دیکھا ہے کہ
اِیْتَلَفَ باب اِفْتَعَلَ سے ہے جو کہ اصل میں اِءْتَلَفَ ہے۔ قاعدہ نمبر ا کے
مطابق همزہ کو ی سے بدلا گیا ہے۔ مگر تم سوچتے ہو گے کہ اِتَّخَذَ کس باب سے
ہے؟ اس کے وزن سے شاید تم پہچان لو گے کہ یہ بھی تو باب اِفْتَعَلَ سے معلوم ہوتا
ہے۔ بیشک اِیْتَلَفَ کی مانند اِتَّخَذَ بھی باب اِفْتَعَلَ سے ہے اور مهموز الفاء
ہے۔ وہ اَلِفَ سے بنا ہے اور یہ اَخَذَ سے۔ اتنا سُنتے ہی تم کہہ دو گے کہ اس کی
اصلیت اِءْتَخَذَ ہونا چاہیے۔ ہاں ٹھیک ہے۔ مگر اس میں عام قاعدے کا استعمال

نہیں کیا گیا بلکہ همزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کر دیا گیا ہے۔ اسی لئے اِیْتَخَذَ نہیں بلکہ اِتَّخَذَ بن گیا۔ اس کی گردان اس طرح ہو گی۔ اِتَّخَذَ، یَتَّخِذُ، اِتَّخِذْ، مُتَّخِذٌ، مُتَّخَذٌ، اِتِّخَاذٌ۔

مذکورہ بیان سے دو نئے قاعدہ بن گئے۔

قاعدہ تخفیف نمبر (۳) اَخَذَ، اَکَلَ اور اَمَرَ کا امر حاضر خُذْ، کُلْ اور مُرْ ہوگا۔

قاعدہ تخفیف نمبر (۴) اَخَذَ جب باب اِفْتَعَلَ سے گردانا جائے تو همزہ کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ کی ت میں ادغام کر کے اِتَّخَذَ، یَتَّخِذُ بنا لیا جاتا ہے۔

تنبیہ۴:۔ یہ قاعدہ صرف اَخَذَ کے مادّے کے لئے مخصوص ہے اور مادّوں میں وہی اِیْتَلَفَ کا عام قاعدہ استعمال ہوتا ہے۔

تنبیہ۵:۔ مہموز العین اور مہموز اللام میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ صرف سَأَلَ کے مضارع میں کبھی کبھی اور اس کے امر میں جبکہ وہ جملے کے شروع میں واقع ہوا کثر اوقات همزۃ گرا دیا جاتا ہے۔ یَسْئَلُ سے یَسَلُ اور اِسْئَلْ سے سَلْ۔

تنبیہ۶:۔ پچھلی گردانوں سے تم یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ مہموز الفاء ثلاثی

مجرد کے صرف چار ابواب (نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ اور کَرُمَ) سے آتا ہے اور ثلاثی مزید کے ابواب اِنْفَعَلَ (٦)، اِفْعَلَّ (٨) اور اِفْعَالَّ (٩) کے سوا باقی سات ابواب سے آتا ہے۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ٢٦

تنبیہ ۷:۔ سلسلۂ الفاظ میں افعال کے سامنے ض، ن، س، ف، ك اور ح ان چھ حرفوں میں سے کوئی لکھا ہو تو اس سے ثلاثی مجرد کے ابواب کی طرف اشارہ سمجھو۔ اور جو ہندسے لکھے گئے ہیں ان سے ابواب ثلاثی مزید کی طرف اشارہ سمجھو۔ دیکھو ذیل میں پہلا لفظ اَثَرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا۔ ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا لکھا ہے۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اَثَرَ باب ضَرَبَ سے ہو تو اس کے معنی ہیں "نقل کرنا" اور جب اسی کو ثلاثی مزید کے پہلے باب پر لیجا کر آثَرَ (دراصل أَءْ ثَرَ) بنا دیں تو معنی ہوں گے "ایثار کرنا۔ ترجیح دینا" اور جب دوسرے باب پر لے جا کر اَثَّرَ بنا دیں تو اسی کے معنی ہوں گے "اثر کرنا" اور جب اس اَثَرَ کو ثلاثی مزید کے چوتھے باب پر لے جا کر تَاَثَّرَ بنا لیں تو اس کے معنی ہوں گے "اثر قبول کرنا"۔

آثَرَ (ض) نقل کرنا (۱) ایثار کرنا۔ ترجیح دینا (۲) اثر کرنا (۴) اثر قبول کرنا
اَجَرَ (ج) بدلہ دینا (۱۰) کرایہ سے لینا۔ نوکر رکھنا۔
اَخَذَ (ن) پکڑنا۔ لینا (مَعَ کے ساتھ) لے جانا (۳) گرفت کرنا
اَذِنَ (س) اجازت دینا (۱۰) اجازت مانگنا
اَتیٰ (یَاْتِیْ) آنا
اِسْتَهْزَأَ (۱۰) مسخری کرنا
اَعْرَضَ (۱) مُنہ پھیر لینا۔ الگ ہو جانا
اَجِیْر مزدور
اَلْحُلُم بلوغت
خَصَاصَةٌ حاجتمندی۔ مفلسی

اَسْرَفَ (۱) بیجا خرچ کرنا حد سے بڑھنا
اِلْتَمَسَ (۵) تلاش کرنا۔ التماس کرنا
اَمَلَ (ن) اُمید رکھنا (۴) غور کرنا
اِمْتَثَلَ (۷) کسی کے کہنے کے مطابق کام کرنا۔ فرمانبرداری کرنا
اَنْبَأَ (۱) و نَبَّأَ (۲) خبر دینا
خَسِئَ (س) دور ہونا۔ دُھتکارا جانا
شَاءَ (یَشَاءُ) چاہنا۔ شِئْتَ تو نے چاہا
عَفَا (یَعْفُوْ) معاف کرنا
هَنَأَ (ف) خوشگوار ہونا (۲) مبارکباد کہنا
اَنْشَأَ (۱) پیدا کرنا
رِئَةٌ (رِئَاتٌ) پھیپھڑا
رَغَدًا با فراغت

سِيْجَارَةٌ (ج سِيْجَارَاتٌ) سگریٹ	اَلْعَفْوَ یا عَفْوًا معاف فرمائیں
سَلَّةٌ (اَسْلَالٌ) ٹوکری	مُؤْتَمَرٌ کانفرنس
صَبِیٌّ (صِبْيَانٌ) بچہ	هُزْءَةٌ وہ شخص جس سے سب مذاق کریں
عَاطِفَةٌ (ج عَوَاطِفُ) عنایت۔ جذبہ	هُزُوًا ٹھٹھا۔ مذاق
عُرْفٌ پسندیدہ بات۔ مشہور بات	هَنِيْئًا مَرِيْئًا مزے سے۔ تمہیں
عَفْوٌ معافی۔ جو چیز حاجت سے زیادہ	وَ پس۔ کیونکہ
خوشگوار ہو	

مشق نمبر ۲۸

تنبیہ۔ مقصود بالمثال الفاظ کے نیچے خط لگا دیا ہے۔ ان پر خاص توجہ دی جائے۔

تنبیہ۔ جو حضرات فن تعلیم سے تعلق نہیں رکھتے انہیں ذیل کے مکالمے اور آئندہ مکالمات میں کچھ تکلفات محسوس ہوں گے۔ اس کی وجہ سمجھنے کے لئے دیباچے کا مطالعہ ضرور کر لیں۔ اس مشق میں مهموز کی مثالیں اصل مقصود ہیں۔

(۱) حُسَيْنُ! هَلْ تَأْلَفُ السِّيْجَارَةَ؟

كُنْتُ آلَفُهَا لٰكِنْ تَرَكْتُهَا مُنْذُ شَهْرٍ

(۲) اَحْسَنْتَ ! اِيْلَفِ الشَّایَ وَاْلَفِ الْقَهْوَةَ لٰكِنْ لَا تَأْلَفِ السِّيْجَارَةَ۔

نَعَمْ قَالَ لِیَ الدُّكْتُوْرُ السِّيْجَارَةُ مُضِرَّةٌ تَتَأَثَّرُ بِهَا الرِّئَةُ وَالْعَيْنُ

(۳) وَاللّٰهِ اِنَّكَ رَجُلٌ عَاقِلٌ، فَاِنَّكَ تُؤْثِرُ قَوْلَ الدُّكْتُوْرِ عَلٰی مَا لَوْ فَاتِكَ

يَا اَخِیْ ! اَلْاَ حْسَنُ عِنْدِیْ اَنْ لَا نَأْلَفَ الشَّایَ وَالْقَهْوَةَ اَيْضًا بِلَا ضَرُوْرَةٍ

(۴) مَتٰی يَأْتِیْ اَبُوْكَ مِنْ دِهْلِیْ؟

يُؤَمَّلُ قُدُوْمُهٗ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی

(۵) هَلْ سَمِعْتُمْ خُطْبَةَ مَوْلٰنَا اَبِی الْكَلَامِ فِي الْمُؤْتَمَرِ الْاِسْلَامِیِّ فِیْ دِهْلِیْ؟

نَعَمْ سَمِعْنَاهَا، اِنَّهَا كَانَتْ مُؤَثِّرَةً جِدًّا، قَدْ تَأَثَّرَ مِنْهَا جَمِيْعُ الْحُضَّارِ

(۶) هَلِ اسْتَأْجَرْتَ هٰذِهِ الدَّارَ؟

لَا ! اَنَا مُتَأَمِّلٌ فِیْ اسْتِئْجَارِهَا

(۷) اَتَسْتَأْجِرُ هٰذَا الْاَجِيْرَ الْاَمِيْنَ فَاِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِيْنُ

نَعَمْ اَسْتَأْجِرُهٗ بِسُرُوْرٍ فَنَحْنُ فِیْ حَاجَةٍ اِلٰی اَجِیْرٍ قَوِیٍّ اَمِیْنٍ

(٨) یَا عَلِیُّ! اِمْرِ وَلَدَكَ اَنْ یَأْخُذَ الْكِتَابَ وَیَقْرَءَ بَیْنَ یَدَیَّ

خُذْ یَا بُنَیَّ كِتَابَكَ وَاقْرَءْ اَمَامَ الْاُسْتَاذِ

(٩) یَا اُخْتِیْ! مُرِیْ بَنَاتِكِ بِالصَّلٰوةِ فَقَدْ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا

نَعَمْ یَا اَخِیْ! سَاٰمُرُهُنَّ بِالصَّلٰوةِ امْتِثَالًا[1] لِاَمْرِ النَّبِیِّ ﷺ

(١٠) هَلِ اتَّخَذْتُمْ هٰذَا الْبَیْتَ مَسْجِدًا؟

نَعَمْ سَنَتَّخِذُهٗ مَسْجِدًا وَ مَدْرَسَةً

(١١) سَلْ هٰذَا الشَّیْخَ هَلْ تَأْذَنُ لَنَا اَنْ نَسْئَلَكَ بَعْضَ الْمَسَائِلِ؟

سَلُوْنِیْ یَا اَوْلَادُ مَا شِئْتُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰیَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَ لَعِبًا

نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ یَا شَیْخُ لَا تَغْضَبْ جِئْنَاكَ لِاَنَّ اللّٰهَ اٰثَرَكَ عَلَیْنَا فِی الْعِلْمِ

(١٢) فَاسْئَلُوْا وَ اعْمَلُوْا بِمَا عَلِمْتُمْ وَاتَّخِذُوا الْقُرْاٰنَ اِمَامًا فِیْ جَمِیْعِ اُمُوْرِكُمْ

(١٣) یَا اَبَانَا! هَلْ عِنْدَكَ شَیْءٌ لِنَأْكُلَ فَنَحْنُ جِئْنَا مِنْ مَسَافَةٍ بَعِیْدَةٍ

خُذُوْا یَا اَوْلَادُ تِلْكَ السَّلَّةَ وَكُلُوْا مِنَ الْفَوَاكِهِ مَا شِئْتُمْ وَاشْكُرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا رَزَقَكُمْ

---

[1] فرمانبرداری کے طور پر

(۱۴) نَحْمَدُ اللّٰهَ وَنَشْكُرُكَ عَلٰى عَوَاطِفِكَ لٰكِنْ يَا شَيْخُ لَيْسَ فِيْهَا خُبْزٌ وَّلَا لَحْمٌ

اِحْسَئُوْا يَا اَشْرَارُ! مَا اَنْتُمْ بِجَائِعِيْنَ هَلِ اتَّخَذْتُمُوْنِيْ هُزْءَةً بَيْنَكُمْ؟

(۱۵) اَلْعَفْوَ، لَا تُؤَاخِذْنَا يَا عَمَّنَا هَا: نَحْنُ نَاْكُلُ التِّيْنَ وَالرُّطَبَ فَكُلُوْا مَا تُحِبُّوْنَ مِنْهَا هَنِيْئًا مَرِيْئًا

(۱۶) هَنَّاكَ اللّٰهُ وَبَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ، فَهَلْ تَسْمَحُ لَنَا يَا شَيْخُ اَنْ نَاْخُذَ مَعَنَا هٰذِهِ السَّلَّةَ لِنَاْكُلَ فِي الطَّرِيْقِ

وَاللّٰهِ اَنْتُمْ شَيَاطِيْنُ، مَا جِئْتُمْ لِتَسْئَلُوْا عَنِ الْمَسَائِلِ اِنَّمَا جِئْتُمْ لِلْاَكْلِ وَالْاِسْتِهْزَاءِ

(۱۷) اَيُّهَا الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ! نَطْلُبُ مِنْكَ الْعَفْوَ لِمَا فَعَلْنَا فِيْ حَضْرَتِكَ خِلَافَ الْاَدَبِ وَالْاِحْتِرَامِ وَ نَسْتَاْذِنُكَ الْيَوْمَ لِلذَّهَابِ فَاِنَّا نَرَاكَ[1] الْيَوْمَ غَضْبَانَ

عَفَرَاللّٰهُ لَكُمْ! اِرْجِعُوْا مَتٰى شِئْتُمْ اِنْ كَانَتْ لَكُمْ حَاجَةٌ فِيْ فَهْمِ الْمَسَائِلِ، وَالسَّلَام

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ (۲) يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ

[1] ہم دیکھ رہے ہیں آپ کو۔

(۳) خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ (۴) كُلُوْ
وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (۵) فَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا (۶) وَاتَّخِذُوْ
مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى (۷) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَ
عَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ (۸) فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (۹) ثُ
لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ (۱۰) وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِ
خَصَاصَةٌ (۱۱) اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ (۱۲) ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْ تُ
شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ (۱۳) وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُ
فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ (۱۴) قَالَتْ مَنْ اَنْبَاَكَ هٰذَ
قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ۔

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

يَتَّخِذُ اَحْمَدُ زَيْدًا صَدِيْقًا (احمد زید کو دوست بناتا ہے) اس کی تحلیل صرفی اس طرح کرو۔

(يَتَّخِذُ) فعل، مضارع، معروف، متعدی بہ دو مفعول۔ یعنی اس کے دو مفعول آیا کرتے ہیں۔ مذکر غائب، ثلاثی مزید از باب اِفْتِعَال، از قسم مهموز الفاء، دراصل يَأْتَخِذُ قاعدۂ تخفیف نمبر (۴) کے مطابق همزه کو ت سے بدل کر ت میں مُدْغَم کر دیا گیا۔

[1] جہاں کہیں۔

(اَحْمَدُ) اسم، علم، واحد، مذکر، غیر منصرف [دیکھو درس ۱۰-۷] اسی لئے اس پر تنوین نہیں آئی، مشتق، اسم تفضیل از حَمِدَ، ثلاثی مجرد

(زَیْدًا) اسمِ علَم، واحد، مذکر، مُنْصَرِف، جامد، ثلاثی مجرد

(صَدِیْقًا) اسم، نکرہ، واحد، مذکر، مُنْصَرِف، مشتق، اسم صفت از صَدُقَ، ثلاثی مجرد۔

تحلیل نحوی اس طرح کرو۔

(یَتَّخِذُ) فعل مضارع متعدّی، معرب، مرفوع، (اَحْمَدُ) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے،

(زَیْدًا) مفعول اوّل اس لئے منصوب ہے،

(صَدِیْقًا) مفعول ثانی ہے اسی لئے یہ بھی منصوب ہے فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) حامد! کیا تو سگریٹ کا عادی ہے؟

☆ میں اس کا عادی تھا لیکن جب سے (مُنْذُ) مجھے ڈاکٹر نے منع کیا میں نے اسے چھوڑ دیا

(۲) تم نے بہت اچھا کیا! سگریٹ پھیپھڑے اور آنکھ کے لئے مُضر ہے

☆ ہاں جناب! اسی لئے میں اب سگریٹ نہیں پیتا ہوں۔

(۳) کیا آپ نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا؟

☆ ہاں! میں نے یہ مکان کرایہ سے لے لیا ہے۔

(۴) کیا تم نے اس شخص کو مزدوری سے لگایا ہے؟

☆ نہیں! ہم نے اسے مزدوری سے نہیں لگایا۔

(۵) اے میری بہن! تو اپنی لڑکی کو حکم کر کہ وہ اپنی کتاب میرے سامنے پڑھے۔

☆ فاطمہ! تو کتاب لے اور اپنے ماموں کے سامنے پڑھ۔

(۶) اے لڑکو! اپنی کتابیں لو اور پڑھو

☆ ہاں جناب! ابھی ہم اپنی کتابیں لیتے ہیں۔

(۷) اے شریف عورت! تو اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو نماز کا حکم کر۔

☆ ہاں بھائی! میں انہیں ضرور نماز کے لئے حکم کرونگی۔

(۸) اس لڑکے سے پوچھو تیرا نام کیا ہے اور تو کہاں کا[۱] [باشندہ] ہے؟

☆ میرے بھائیو! میرا نام سلیم ہے اور میں لاہور کا[۲] [رہنے والا] ہوں۔

---

۱ مِنْ اَیْنَ اَنْتَ ؟

۲ اَنَا مِنْ لَاهُوْرَ۔

(۹) اے لڑکی! وہ میوہ جات کی ٹوکری لے اور اس میں جو پسند ہو کھا لے

☆ چچا[اے میرے چچا] میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

(۱۰) کیا ان لوگوں نے اس گھر کو مسجد بنا لیا؟

☆ جی ہاں! اُنہوں نے اس گھر کو مسجد بنا لیا۔

(۱۱) تو تم اپنے مکان کو مدرسہ بنا لو۔

☆ اچھا[۱]! ہم اپنے مکان کو مدرسہ بنا لیں گے۔

---

[۱] "اچھا" کی جگہ عربی میں طَیِّب یا حَسَن کہہ سکتے ہیں۔

سوالات نمبر ۱۳

(۱) فِعل اور اسم اپنے ترکیبی حروف کے لحاظ سے کتنی قسم کے ہوتے ہیں؟

(۲) فعل غیر سالم کسے کہتے ہیں؟ اس کے اقسام بیان کرو۔

(۳) وہ شعر پڑھو جس میں فعل کی ساتوں قسمیں مذکور ہیں۔

(۴) مہموز کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۵) لفظی ثِقل دور کرنے کے لئے مہموز میں جو تصرف کیا جاتا ہے اسے کیا کہتے ہیں؟

(۶) مضاعف اور معتل کے تصرفات کو کیا کہتے ہیں؟

(۷) مہموز میں لازمی تغیر کب ہوتا ہے اور اختیاری کب؟

(۸) اَخَذَ، اَمَرَ اور اَکَلَ کا امر حاضر کیا ہوگا؟

(۹) ان تینوں فعلوں کا امر حالتِ وصل میں کیسا پڑھا جائے گا؟

(۱۰) ذیل کے الفاظ کے صیغے اور اُن کی اصلیت بتاؤ۔ ان میں کیا تغیر کس قاعدے سے ہوا ہے کہاں وجوباً اور کہاں جوازاً؟

اِیْمَانٌ، اٰلِفٌ (از بابِ اَفْعَلَ) اُوْمِنَ، اِتَّخَذَ، مُرْ، اِیْتَمَرَ، سَلْ، اٰلِفٌ (از باب فَاعَلَ) رَاسٌ، مِیْذَنَةٌ۔

(۱۱) مشق نمبر ۲۸ میں جتنے افعال و اسماء مہموز کی قسم سے ہوں انہیں الگ چن لو اور ہر ایک کا صیغہ پہچانو۔

اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالعِشْرُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْمُضَاعَفُ

ماضی	مضارع مرفوع	مضارع مجزوم	امر حاضر
مَدَّ[1]	يَمُدُّ	لَمْ يَمُدَّ یا لَمْ يَمْدُدْ	
مَدَّا	يَمُدَّانِ	لَمْ يَمُدَّا	
مَدُّوْا	يَمُدُّوْنَ	لَمْ يَمُدُّوْا	
مَدَّتْ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّ یا لَمْ تَمْدُدْ	
مَدَّتَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	
مَدَدْنَ	يَمْدُدْنَ	لَمْ يَمْدُدْنَ	
مَدَدْتَ	تَمُدُّ	لَمْ تَمُدَّ یا لَمْ تَمْدُدْ	مُدَّ یا اُمْدُدْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُمْ	تَمُدُّوْنَ	لَمْ تَمُدُّوْا	مُدُّوْا
مَدَدْتِ	تَمُدِّيْنَ	لَمْ تَمُدِّىْ	مُدِّىْ
مَدَدْتُمَا	تَمُدَّانِ	لَمْ تَمُدَّا	مُدَّا
مَدَدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	لَمْ تَمْدُدْنَ	اُمْدُدْنَ
مَدَدْتُ	اَمُدُّ	لَمْ اَمُدِّ یا لَمْ اَمْدُدْ	
مَدَدْنَا	نَمُدُّ	لَمْ نَمُدِّ یا لَمْ نَمْدُدْ	

[1] کھینچا

۱۔ مضاعف کی ماضی و مضارع کی گردانوں کو دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ جن صیغوں میں لام کلمہ متحرک ہوا کرتا ہے وہاں مضاعف میں قاعدہ ادغام نمبر (۲) و نمبر (۳) کے مطابق ادغام ہو جاتا ہے اور جن صیغوں میں لام کلمہ ساکن ہوا کرتا ہے وہ صیغے بالکل فعل سالم کی طرح بغیر کسی تغیر کے بولے جاتے ہیں۔ ان میں ادغام ممنوع ہے۔

۲۔ جن صیغوں میں حرف جازم کی وجہ سے مضارع کا لام کلمہ ساکن کر دیا جاتا ہے یا امر کے صیغے میں قاعدے کے مطابق جزم کر دیا جاتا ہے وہاں ادغام بھی جائز ہے اور فکِ ادغام (ادغام کھول دینا) بھی جائز ہے۔ لیکن ادغام کی حالت میں آخر کے حرف ساکن کو کوئی سی حرکت دینے کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ آخر میں حرکت نہ ہو تو تلفظ ہی نہ ہو سکے گا۔ یہ حرکت اکثر زیر کی دی جاتی ہے۔ کبھی زبر بھی دیتے ہیں اور ماقبل مضموم ہو تو پیش بھی دے سکتے ہیں: لَمْ يَمُدُّ یا لَمْ يَمْدُدْ۔ مُدَّ یا اُمْدُدْ۔

تنبیہ ا:۔ اُمْدُدْ میں ادغام کے بعد ھمزۃ الوصل کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ پہلا حرف متحرک ہو جاتا ہے۔

۳۔ سبق ۲۷ میں تم نے ادغام کے تین قاعدے دیکھ لئے ہیں اب مذکورہ بیان سے ایک نیا قاعدہ تم سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہے۔

قاعدہ ادغام نمبر (۴) حرف جازم کی وجہ سے مضارع کے جو صیغے مجزوم ہو جاتے ہیں، نیز امر کے وہ صیغے جن کے آخر میں جزم پڑھا جاتا ہے ان میں ادغام اور فَكِّ ادغام دونوں جائز ہیں۔

۴۔ ادغام کے مذکورہ قاعدے مضاعف سے متعلق تھے جو دو ہم جنس حرفوں میں ہوا کرتا ہے۔ اب چند ایسے قاعدے بتلائے جاتے ہیں جن کا تعلق دوسرے افعال سے ہے۔ یہ ادغام ہم جنس حرفوں میں نہیں بلکہ ہم مخرج یا قریبُ الْمَخْرَجِ حروف میں ہوتا ہے (مخرج کا بیان آگے آتا ہے)۔

قاعدۂ ادغام نمبر (۵) باب اِفْتَعَلَ (۷) کا ف کلمہ جب د، ذ یا ز ہو تو اِفْتَعَلَ کی ت کو انہی حرفوں سے بدل کر باہم ادغام کرنا لازم ہے: اِدْتَخَلَ سے اِدْدَخَلَ پھر اِدَّخَلَ[1]، یَدْ تَخِلُ سے یَدْ دَخِلُ پھر یَدَّ خِلُ۔ اِذْ تَكَرَ، یَذْتَكِرُ سے اِذَّكَرَ[2]، یَذَّ كِرُ اور اِزْتَانَ، یَزْتَانُ سے اِزَّانَ[3]، یَزَّانُ بن جاتا ہے۔

تنبیہ ۲: ۔اِذَّكَرَ کو اِدَّكَرَ بھی بولتے ہیں: فَهَلْ[4] مِنْ مُّدَّكِرٍ۔

قاعدہ ادغام نمبر (۶) باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کا ف کلمہ ان دس حرفوں (ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ) میں سے کوئی ایک ہو تو ابواب مذکورہ کی ت کو ان حرفوں

---

[1] داخل ہونا۔ [2] نصیحت لینا

[3] زینت دار ہونا [4] تو کیا ہے کوئی نصیحت لینے والا۔

سے بدل کر باہم ادغام کر دینا جائز ہے (ضروری نہیں)۔ اس وقت ماضی اور امر کے شروع میں همزة الوصل بڑھانے کی ضرورت پڑتی ہے: تَذَكَّرَ سے اِذَّكَّرَ يَذَّكَّرُ، اِذَّكَّرْ اور تَثَاقَلَ سے اِثَّاقَلَ[1]، يَثَّاقَلُ، اِثَّاقَلْ۔

قاعدہ ادغام نمبر (۷)۔ لام تعریف (اَلْ) کو حروف شمسیہ (دیکھو درس ۲-۵) میں ادغام کرنا واجب ہے: اَلتَّاءُ، اَلثَّاءُ، اَلذَّالُ وغیرہ۔

تنبیہ ۳: ۔ مخرج سے مراد منہ کے اندر کی وہ جگہ ہے جہاں سے حروف کی آواز نکلتی ہے۔ مخرج کے لحاظ سے حروف کے کئی گروہ ہیں۔

(۱) حروف حَلْقِيَّة جن کا مخرج حلق ہے۔ ح، خ، ع، غ، ء اور ہ۔

(۲) حروف لَهَوِيَّة جن کا مخرج لَهَاة یعنی حلق کا کوا ہے: ق اور ك۔

(۳) حروف شَجْرِيَّة[3] جن کا مخرج وسطِ زبان ہے: ج، ش اور ی۔

(۴) حروف نِطْعِيَّة[4] جن کا مخرج تالو ہے۔ ط، ت اور د۔

(۵) حروف اَسَلِيَّة[5] جن کا مخرج زبان کا سرا ہے: ص، ز اور س۔

(۶) حروف شَفَوِيَّة[6] جن کا مخرج لب ہے: ب، و، م اور ف۔

اسی طرح کل سولہ یا سترہ مخارج ہیں جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں ملے گی۔

فعل مضاعف ثلاثی مجرد کے تین بابوں (نَصَرَ، ضَرَبَ اور سَمِعَ) سے اکثر آ

---

۱ یاد رکھنا نصیحت لینا۔ ۲ بوجھل ہونا ۳ شَجْرٌ دونوں کلوں کے بیچ کی جگہ

۴ نِطْعٌ یا نِطَعٌ تالو میں وہ جگہ جہاں زبان کا سرا لگتا ہے۔ ۵ اَسَلَةٌ نوک زبان

۶ شَفَةٌ لب۔

ہے اور باب کَرُمَ سے کمتر۔ اور ابواب ثلاثی مزید کے آٹھویں اور نویں باب کے سوا باقی تمام ابواب سے آتا ہے۔ ذیل میں صرف صغیر دیکھ کر اچھی طرح سمجھ جاؤ گے۔

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

مَدَّ(ن)	يَمُدُّ	مُدَّ يا اُمْدُدْ	مَادٌّ	مَمْدُوْدٌ	مَدٌّ ۱
فَرَّ(ض)	يَفِرُّ	فِرَّ يا اِفْرِرْ	فَارٌّ	مَفْرُوْرٌ	فَرٌّ يا فِرَارٌ ۲
مَسَّ(س)	يَمَسُّ	مَسَّ يا اِمْسَسْ	مَاسٌّ	مَمْسُوْسٌ	مَسٌّ ۳
لَبُبَ(ك)	يَلُبُّ	لُبَّ يا اُلْبُبْ	لَبِيْبٌ		لَبَابَةٌ ۴

مِنَ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

أَمَدَّ	يُمِدُّ	أَمِدَّ يا أَمْدِدْ	مُمِدٌّ	مُمَدٌّ	اِمْدَادٌ ۵
مَدَّدَ	يُمَدِّدُ	مَدِّدْ	مُمَدِّدٌ	مُمَدَّدٌ	تَمْدِيْدٌ ۶
مَادَّ	يُمَادُّ	مَادَّ يا مَادِدْ	مُمَادٌّ	مُمَادٌّ	مُمَادَّةٌ ۷
تَمَدَّدَ	يَتَمَدَّدُ	تَمَدَّدْ	مُتَمَدِّدٌ	مُتَمَدَّدٌ	تَمَدُّدٌ ۸
تَمَادَّ	يَتَمَادُّ	تَمَادَّ يا تَمَادَدْ	مُتَمَادٌّ	مُتَمَادٌّ	تَمَادٌّ ۹
اِنْشَقَّ	يَنْشَقُّ	اِنْشَقَّ يا اِنْشَقِقْ	مُنْشَقٌّ	مُنْشَقٌّ	اِنْشِقَاقٌ ۱۰
اِمْتَدَّ	يَمْتَدُّ	اِمْتَدَّ يا اِمْتَدِدْ	مُمْتَدٌّ	مُمْتَدٌّ	اِمْتِدَادٌ ۱۱
اِسْتَمَدَّ	يَسْتَمِدُّ	اِسْتَمِدَّ يا اِسْتَمْدِدْ	مُسْتَمِدٌّ	مُسْتَمَدٌّ	اِسْتِمْدَادٌ ۱۲

۱ کھینچنا ۲ بھاگنا۔ ۳ چھونا ۴ عقل مند ہونا ۵ مدد کرنا ۶ پھیلانا ۷ کھینچنا۔ ۸ کھینچنا ۹ باہم کھینچا تانا۔ ۱۰ پھٹنا ۱۱ پھیلنا ۱۲ مدد طلب کرنا۔

تنبیہ۴:۔ باب اِنْفَعَلَ سے مَدَّ نہیں گردانا جاتا اس لئے مادّہ بدلنا پڑا۔ اور باب اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ سے مضاعف نہیں آتا۔

تنبیہ۵:۔ گردان دیکھ کر سمجھ سکتے ہو کہ باب (۲) اور (۴) میں کوئی تغیر نہیں ہوا ہے۔ انہیں بالکل صحیح کی مانند گردانا جاتا ہے۔

تنبیہ۶:۔ باب ۳، ۵، ۶ اور ۷ میں اسم فاعل اور اسم مفعول اِدْغام کی وجہ سے یکساں ہو گئے ہیں۔ مگر تم سمجھ سکتے ہو کہ اصل میں الگ الگ ہونے چاہئیں۔ اسم فاعل میں ماقبل آخر مکسور اور اسم مفعول میں مفتوح ہونا چاہیئے پس مُمَادٌّ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُمَادِدٌ اور اسم مفعول ہے تو مُمَادَدٌ ہے۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۷

اَرْضٰی (یُرْضِی) راضی کرلینا۔ خوش کرنا	اِسْتَخَفَّ (۱۰) ہلکا یا ذلیل سمجھنا
اِتَّبَعَ (۷) پیروی کرنا	اِعْتَرَفَ (۷) اقرار کرنا
اِغْتَرَّ (۷) دھوکا کھانا۔ مغرور ہونا	ذَلَّ (ض) ذلیل ہونا (۱) ذلیل کرنا
اِغْتَنَمَ (۷) غنیمت جاننا	رَدَّ (ن) لوٹا دینا (۴) تردّد یا پس و پیش کرنا
اَحَسَّ (ا۔ بِہٖ) محسوس کرنا	سَخَّرَ (۲) تابع کرنا (۱) چھپانا

اَعْلَنَ (۱) ظاہر کرنا — سَرَّ (ن) خوش کرنا (۱) چھپانا

اِنْفَتَحَ (۶) کھل جانا — سُرَّ (مجہول آتا ہے) خوش ہونا۔ خوش کیا جانا

تَأَخَّرَ (۴) دیر کرنا۔ پیچھے ہٹنا — اِثَّاقَلَ (۵) اصل میں تَثَاقَلَ ہے) بوجھل ہونا

تَحَرَّكَ (۴) ہلنا — سَقَطَ (ن) گرنا (۱) و (۳) گرانا

تَنَبَّهَ (۴) بیدار ہونا — سَعٰی (یَسْعٰی) کوشش کرنا

جَدَّ (ض) کوشش کرنا — شَقَّ (ن) پھاڑنا (عَلَیْهِ) شاق

جَهَرَ (ف) ظاہر کرنا۔ آواز بلند کرنا — گزرنا (۶) پھٹ جانا

حَاجَّ (۳) باہم حجت کرنا۔ مباحثہ کرنا — صَدَّ (ن) روکنا

حَقَّ (ض) ثابت ہونا (۱) ثابت کرنا (۲) تحقیق کرنا (۱۰) حقدار ہونا — طَمِعَ (س) طمع کرنا

دَقَّ (ن۔ اَلْجَرَسَ) گھنٹی بجانا — ظَنَّ (ن) گمان کرنا۔ خیال کرنا

دَقَّ اَلْبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا

دَقَّ اَلدَّوَاءَ دوا پیسنا۔ باریک کرنا — عَدَّ (ن) گننا (۱) تیار کرنا (۱۰) تیار ہونا

دَلَّ (ن) عَلَیْهِ یا اِلَیْهِ بتلانا

غَضَّ (ن) آواز یا نگاہ کو پست کرنا — عَزَّ (ض) عزت دار ہونا۔ غالب ہونا (۱) عزت دینا

قَصَّ (ن۔ عَلَیْهِ) قصہ سنانا۔ بیان کرنا

قَلَّ (ض) کم ہونا (۱۰) کم جاننا ۔ مَرَّ (ن ۔ بِہٖ یا عَلَیْہِ) گزرنا کسی پر

خودمختار ہونا	مَسَّ (س) چھونا
قَنِعَ (س) قناعت کرنا	مَنَّ (ن ۔ عَلَیْہِ) احسان کرنا ۔
لَبِسَ (س) پہننا	احسان جتلانا
اٰخَرُ دوسرا	نَفَرَ (ض) بھاگنا ۔ لڑائی کے لئے
اِلَّا لیکن ۔ مگر	نکلنا
بَرٌّ احسان کرنے والا	هَزَّ (ن) ہلانا
بَرْدٌ سردی ۔ ٹھنڈک	حِیْنٌ (اَحْیَانٌ) وقت
بَطِیْئَةٌ سست رفتار	حِیْناً مَّا کسی وقت
ثَمِیْنٌ قیمتی	خَیْلٌ (اسم جمع) گھوڑے
جَارِیَةٌ خادمہ ۔ لونڈی	

جَرَسٌ گھنٹی	دَقِیْقٌ باریک پسی ہوئی چیز۔ آٹا
جِذْعٌ تنہ درخت کا	دُوْنَ سوا
جَنِیٌّ تازہ چنا ہوا پھل	رُؤْیَا خواب
حُمّٰی تپ (حُمَّیَاتٌ مؤنث ہے)	رِبَاطٌ باندھنا
کَاشِفٌ کھولنے والا	شَرِیْرٌ (اَشْرَارٌ) شرارت کرنے والا
لِقَاءٌ ملاقات	صُوْفٌ اُون
لَوْلَا اگر نہ ہوتا	سَاعَةُ الْعُسْرَةِ مشکل کی گھڑی
لَا بَأْسَ کوئی مضائقہ نہیں	قَائِمَةٌ چوپائے کا یا میز کرسی کا پاؤں
	مَجِیْیٌٔ آنا
	مِسْمَارٌ کیل لوہے کی
	مُلَاقِیٌّ ملنے والا

مشق نمبر ۲۹

تنبیہ:۔ چونکہ سبق مضاعف کا ہے اس لئے ہر جملے میں مضاعف الفاظ کے استعمال کا خاص طور پر خیال رکھنا پڑا ہے۔ اگر چہ تحسین عبارت کے لحاظ سے بعض مواقع میں دوسری قسم کے الفاظ زیادہ موزوں ہو سکتے تھے۔

(۱) دُقِّ الْجَرَسَ یَا حَامِدُ فَقَدْ قَرُبَ وَقْتُ الْمَدْرَسَةِ

☆ قَدْ دُقَّ الْجَرَسُ قَبْلَ مَجِيْئِكُمْ يَا اُسْتَاذِیْ

(۲) مَنْ دَقَّ الْجَرَسَ؟

☆ دَقَقْتُهٗ اَنَا يَا سَيِّدِیْ

(۳) كَيْفَ دَقَقْتَ قَبْلَ الْوَقْتِ؟

☆ اَلسَّاعَةُ مُتَاَخِّرَةٌ (يا بَطِيْئَةٌ) يَا سَيِّدِیْ

(۴) قَائِمَةُ الْكُرْسِيِّ تَتَحَرَّكُ، قُلْ لِلنَّجَّارِ اَنْ يَدُقَّ مِسْمَارًا فِيْهَا

☆ هُوَ يَظُنُّ اِنَّهَا تَنْشَقُّ بِالْمِسْمَارِ

(۵) مَنْ يَدُقُّ الْبَابَ؟

☆ لَعَلَّ الْجَارِيَةَ تَدُقُّ الْبَابَ

(۶) يَا جَارِيَةُ دُقِّي الدَّوَاءَ جَيِّدًا

☆ اُنْظُرْ يَا سَيِّدِیْ! اَلدَّوَاءُ مَدْ قُوْقٌ جَيِّدًا كَالدَّقِيْقِ

(۷) اِلٰى اَيْنَ تَفِرُّوْنَ يَا اَوْلَادُ؟

☆ نَحْنُ نَفِرُّ اِلَى الْمَدْرَسَةِ

(۸) فَفِرُّوْا وَلَا تَتَاَخَّرُوْا

☆ هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبُنَا

(۹) يَا خَلِيْلُ! عُدَّ اَوْرَاقَ هٰذَا الْكِتَابِ، كَمْ هِيَ

☆ قَدْ عَدَدْتُهَا فَهِيَ خَمْسُوْنَ وَرَقَةً

(۱۰) يَا خَلِيْلُ ! هَلْ يَسُرُّكَ الذَّهَابُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ اَمْ اِلَى مَيْدَانِ اللَّعِبِ؟

☆ وَاللّٰهِ يَسُرُّنِي اَنْ اَتَعَلَّمَ وَقْتَ الدَّرْسِ وَاَلْعَبَ وَقْتَ اللَّعِبِ

(۱۱) هَلْ يَسُرُّ اَخَاكَ الدَّرْسُ اَمِ اللَّعِبُ؟

☆ يَا سَيِّدِيْ يَسُرُّهُ اللَّعِبُ اَكْثَرَ مِنْ مَا يَسُرُّهُ الدَّرْسُ

(۱۲) اَظُنُّ اَنَّكَ نَاجِحٌ فِي الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِي

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَدْ نَجَحْتُ وَقَدْ كُنْتُ اَعْدَدْتُ لِلنَّجَاحِ مِنْ قَبْلُ

(۱۳) صَدَقَ مَنْ قَالَ مَنْ جَدَّ وَجَدَ

☆ وَقَالَ تَعَالٰى لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى

(۱۴) لٰكِنِّي اَسْئَلُكَ هَلْ اَعْدَدْتَ لِلْاِمْتِحَانِ الْاَكْبَرِ اِمْتِحَانِ الْاٰخِرَةِ؟

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اُعِدُّ لَهُ وَاَرْجُوْ مِنْ رَبِّي الْفَلَاحَ وَالنَّجَاحَ فِي ذٰلِكَ الْاِمْتِحَانِ اَيْضًا

(۱۵) وَاللّٰهِ لَقَدْ سَرَّنِي كَلَامُكَ يَا خَلِيْلُ

☆ وَاَنَا سُرِرْتُ بِلِقَاءِكَ يَا سَيِّدِيْ

(۱۶) يَا سَلِيْمُ ! هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى عَمَلٍ يُعِزُّكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ؟

☆ دُلَّنِيْ عَلَيْهِ مِنْ فَضْلِكَ ۔ لِتَكُوْنَ مَاْجُوْرًا ۔ فَالدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ

(۱۷) كُنْ مُطِيْعًا لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ بَرًّا بِوَ الِدَيْكَ وَ مُتَوَدِّدًا إِلٰى خَـ
اللّٰهِ ' تَكُنْ عَزِيْزًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ النَّاسِ

☆ وَاللّٰهِ يَا عَمِّيْ دَلَلْتَنِيْ عَلٰى عَمَلٍ جَامِعِ الْخَيْرِ كُلِّهٖ۔ فَجَزَ
اللّٰهُ خَيْرَ الْجَزَاءِ

(۱۸) أَلَا تُحِسِّيْنَ بِالْبَرْدِ يَا لَيْلٰى فِيْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ أَيَّامِ الْبَرْدِ وَالشِّتَا

☆ كَيْفَ ظَنَنْتَ يَا سَيِّدِيْ! أَنِّيْ لَمْ أُحِسَّ بِالْبَرْدِ؟

(۱۹) إِنِّيْ أَرَاكِ[1] مَلْبُوْسَةً فِيْ لِبَاسِ الصَّيْفِ

☆ يَشُقُّ عَلَيَّ يَا سَيِّدِيْ لِبَاسُ الصُّوْفِ

(۲۰) لَا بَأْسَ بِهٖ' اِلْبَسِيْ لِبَاسَ الصُّوْفِ فِي الشِّتَاءِ كَيْ لَا يَمَسَّـ
الْحُمّٰى وَالزُّكَامُ

☆ أَحْسَنْتَ يَا سَيِّدِيْ ! أَنَا مَسْرُوْرَةٌ وَمَمْنُوْنَةٌ بِطَيِّبِ عَوَاطِفِـ

(۲۱) هَلْ تَمُرِّيْنَ حِيْنًا مَا عَلٰى حَدِيْقَةٍ وَ تَنْظُرِيْنَ أَشْجَارَهَـ
تَشُمِّيْنَ أَزْهَارَهَا

☆ نَعَمْ ! كُنْتُ مَرَرْتُ بِالْبُسْتَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَأَيْتُ شَجَـ
حَسْنَاءَ فَهَزَزْتُ أَغْصَانَهَا وَ شَمَمْتُ أَزْهَارَهَا

(۲۲) لَا تَهُزِّي الْأَغْصَانَ وَلَا تَطْمَعِيْ فِي الْأَثْمَارِ ' فَإِنَّ الطَّـ

[1] میں تجھے دیکھ رہا ہوں۔

يُذِلُّكَ ۔

☆ صَدَقْتَ يَا أُسْتَاذِي ! كَانَتْ تَقُوْلُ أُمِّي " عَزَّ مَنْ قَنِعَ وَذَلَّ مَنْ طَمِعَ

(۲۳) أَلَمْ تَعْلَمُوا يَا إِخْوَانِي أَنَّ أَهْلَ مِصْرَ قَدِ اسْتَقَلُّوا مُنْذُ زَمَانٍ ' فَلِمَ لَا يَسْتَقِلُّ أَهْلُ الْهِنْدِ؟

☆ أَهْلُ الْهِنْدِ كَانُوْ يَسْتَخِفُّوْنَ وَ يَسْتَقِلُّوْنَ أَنْفُسَهُمْ لٰكِنِ الْيَوْمَ تَنَبَّهُوْا قَلِيْلًا ' فَالْيَوْمَ يُؤَمَّلُ مِنْهُمْ مَا كَانَ لَا يُؤَمَّلُ بِالْأَمْسِ

(۲۴) قَدِ اعْتَرَفَ الْآنَ كَثِيْرٌ مِنْ زُعَمَاءِ إِنْجِلْتَرَا أَنَّ الْهِنْدَ قَدِ اسْتَحَقَّتِ الْإِسْتِقْلَالَ بِإِمْدَادِهَا الثَّمِيْنَةِ فِي حُصُوْلِ الْفَتْحِ

☆ نَعَمْ لَوْلَا رِجَالُ الْهِنْدِ وَ أَسْبَابُهَا لَمَا انْفَتَحَ أَبَدًا لِإِنْجِلْتَرَ ابَابُ الْفَتْحِ فِي أَفْرِيْقِيَّةِ وَ إِيْطَالِيَةَ وَ فِي شَرْقِ الْهِنْدِ وَلَا فِي أُوْرُبَّا

(۲۵) وَهٰكَذَا كُلُّ مَمْلِكَةٍ مِنْ مَمَالِكِ الْإِسْلَامِ مُدَّتْ يَدَ هَا إِلَى إِمْدَادِ الْبُرْطَانِيَةِ فِي حُصُوْلِ الْفَتْحِ

☆ صَدَقْتَ ! فَيَجِبُ عَلَى الْبُرْطَانِيَةِ أَنْ تُرْضِيَ الَّذِيْنَ أَمَدُّوْهَا فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ فَمَنْ لَمْ يُسَخِّرْ بِالْإِحْسَانِ قُلُوْبَ الْأَصْدِقَاءِ لَا يَغْتَرَّ بِالْفَتْحِ عَلَى الْأَعْدَاءِ

(۲۶) نَرْجُوْ مِنْ عُقَلَاءِ الْبُرْطَانِيَةِ أَنَّهُمْ لَا يَغْتَرُّوْنَ بِهٰذَا الْفَتْحِ وَلَا يَتَرَدَّدُوْنَ فِي إِعْطَاءِ الْهِنْدِ حَقَّهَا

☆ هٰكَذَا أَظُنُّ يَا سَيِّدِيْ ' مَعَ ذٰلِكَ لَا نَغْتَرَّ بِوَعْدِهِمْ ' فَإِنَّ

الْحُرِّيَّةُ لَا تُوْهَبُ[1] بَلْ تُؤخَذُ بِالْقُوَّةِ وَالاِسْتِعْدَادِ

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ (۲) يَا بُنَيَّ [اے میرے پیارے بیٹے] لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى إِخْوَتِكَ (۳) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ؟ (۴) وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُوْدَةً (۵) وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۶) قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ أَبْصَارِهِمْ (۷) قُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ (۸) قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (۹) أَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوْا بِهِ إِنَّهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ (۱۰) وَحَاجَّهُ قَوْمُهُ قَالَ أَتُحَاجُّوْنِّيْ [أَتُحَاجُوْنَنِيْ] فِي اللّٰهِ (۱۱) قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ إِلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۱۲) وَهُزِّيْ إِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا (۱۳) تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ (۱۴) يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوْا قُلْ لَا تَمُنُّوْا عَلَيَّ إِسْلَامَكُمْ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدٰكُمْ لِلْإِيْمَانِ (۱۵) وَأَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ[2] مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهِ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ج اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ (۱۶) يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ مَا لَكُمْ إِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ أَرَضِيْتُمْ[3] بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا[4] مِنَ الْآخِرَةِ؟

---

[1] بخشی نہیں جاتی۔ [2] جہاں تک تم سے ہو سکے۔ [3] کیا تم راضی ہو گئے۔
[4] آخرت کے مقابلے میں۔

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مدرسہ کی گھنٹی کب بجائی گئی؟

☆ ابھی آدھ گھنٹہ پیشتر بجائی گئی

(۲) کس نے [اُسے] بجایا؟

☆ شاید حامد نے بجائی

(۳) میز کے پائے میں ایک کیل ٹھوک دو

☆ جناب! میں خیال کرتا ہوں کہ وہ کیل سے پھٹ جائے گا

(۴) دیکھو! دروازہ کون کھٹکھٹا رہا ہے؟

☆ شاید حامد دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے

(۵) اے لڑکے! یہ اچھی طرح کوٹ لے

☆ ہاں جناب! ابھی وہ کوٹ دیتا ہوں

(۶) لڑکیو! تم کہاں بھاگی جا رہی ہو؟

☆ چھوڑیئے جناب! ہم مدرسہ کی طرف دوڑ رہے ہیں

(۷) ابھی مدرسہ کی گھنٹی نہیں بجی؟

☆ جناب! گھنٹی بج گئی

(۸) تو بھاگو دیر مت کرو

☆ یہی تو ہمارا مطلب ہے

(۹) کیا تجھے تیرے باپ کے خط نے مسرور نہیں کیا؟

☆ واللہ! میں اپنے والد کے خط سے بہت ہی خوش ہوا

(۱۰) آپ مجھے براہ مہربانی ایسی کتاب کا پتہ دیں گے جس سے [بہ] میرے لیے

عربی سمجھنا آسان ہو جائے

ہاں! میں تمہیں ضرور ایسی کتاب کا پتہ دونگا جو عربی سمجھنے میں تمہیں مدد دے گی

(۱۱) رشید! کیا تمہیں سردی محسوس نہیں ہوتی؟

جناب مجھے سردی محسوس ہوتی ہے

(۱۲) حمید! تم نے اپنا قمیص کیسے پھاڑا؟

جناب میں نے نہیں پھاڑا بلکہ اس شریر لڑکے نے پھاڑ ڈالا

(۱۳) کیا تمہارے اُستاد تمہیں تاریخی قصے سُناتے ہیں؟

جی ہاں! وہ ہمیں ہر روز ایک تاریخی قصہ سُناتے ہیں۔

سوالات نمبر ۱۴

(۱) فعل مضاعف کی تعریف کرو

(۲) ادغام کسے کہتے ہیں؟

(۳) کون سی صورت میں ادغام اور فكِّ اِدغام دونوں جائز ہیں؟

(۴) سَبَبٌ میں ادغام کا قاعدہ پایا جاتا ہے یا نہیں؟ اگر پایا جاتا ہے تو ادغام کیوں نہیں ہوا؟

(۵) مضاعف سے امر کے صیغۂ واحد مذکر میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟

(۶) ماضی ومضارع وامر کے کون کون سے صیغوں میں ادغام ممنوع ہے؟

(۷) ذیل کے صیغے پہچانو اور بتاؤ کہ وہ اصل میں کیا ہیں اور کس قاعدے سے ان میں تغیر ہوا ہے: دَلَّ، دُلَّ، دُلِّ، دُلُّ، دُلُّوْا، يَدُ لَّانِ، لَمْ يَدُ لُّ، دَالٌّ، اَدُلُّ، اَدُلُّ، مُمَادٌّ، اِدَّكَرَ، مُطَّهِرٌ، اِدَّخَلَ۔

(۸) ثلاثی مجرد کے اور ثلاثی مزید کے کون کون سے ابواب سے مضاعف نہیں آتا۔

(۹) مَدَّ سے مضارع مؤکد کی گردان کرو۔

(۱۰) مشق نمبر ۲۹ میں مضاعف کی قسم کے افعال چُن کر لکھو۔

(۱۱) ذیل کے جملے کی تحلیلِ صرفی ونحوی کرو۔تَقُصُّ عَلَيَّ اُمِّيْ قَصَصًا عَجِيْبَةً۔

(۱۲) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو۔

یا اولاد! قد دقّ جرس المدرسة ففرّ و الیھا ولا تتأخّر و اعن الوقت۔ واجتهد و افی تحصیل الفلا ح و استعدّ واللنجاح ۔ ولا تکسلوا ' اما سمعتم ؟ " عزّ من جدّ و ذلّ من کسل"

الدَّرسُ الثَّلٰثُوْن

اَلْمُعْتَلُّ

۱۔ معتل کی تعریف اور اُس کی تین قسمیں درس ۲۶ میں تم سمجھ چکے ہو۔ یہاں معتل کی پہلی قسم یعنی معتلّ الفاء یا مثال کی قسم کے افعال کے تغیرات بتلائے جاتے ہیں۔

۲۔ فاء کلمہ کی جگہ واو ہو تو مثال واوی اور ی ہو تو مثال یائی کہتے ہیں۔

۳۔ ذیل کے جملوں میں مثال واوی کے تغیرات میں غور کرو۔

ماضی	مضارع	امر
(۱) وَزَنَ زَيْدٌ خَاتَمَهٗ	هُوَ يَزِنُ خَاتَمَهٗ	زِنْ خَاتَمَكَ
(۲) وَجِلَ الطِّفْلُ مِنَ الْهِرَّةِ	هُوَ يَوْجَلُ مِنَ الْهِرَّةِ	اِيْجَلْ مِنَ الذِّئْبِ
(۳) وَضَعَ زَيْدٌ كِتَابَهٗ	هُوَ يَضَعُ كِتَابَهٗ	ضَعْ كِتَابَكَ
(۴) اِتَّصَلَ الْحَدِيْقَةُ بِالْبَيْتِ	يَتَّصِلُ الْبَيْتُ بِالْمَسْجِدِ	اِتَّصِلْ بِاِخْوَانِكَ

پہلے ہر ایک فعل پر نظر ڈال کر معلوم کرو کہ یہ افعال کس قسم کے ہیں۔ اوپر کی تین سطروں میں ہر ایک ماضی کو دیکھ کر فوراً سمجھ جاؤ گے کہ یہ مثال واوی کی قسم کے ہیں۔ جب ماضی مثال واوی ہے تو اس کا مضارع اور امر بھی اسی قسم میں شامل ہونا چاہیئے اگرچہ بعض میں واو نظر نہیں آتا۔

چوتھی سطر میں اِتَّصَلَ تو تمہارا جانا بوجھا لفظ ہے۔ تم نے سبق ۲۷ قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۱) میں سمجھ لیا ہے کہ اِوْ تَصَلَ (بروزن اِفْتَعَلَ) سے اِتَّصَلَ بن جاتا ہے۔ اس لئے یہ بھی مثال واوی ہے۔

اچھا اب مذکورہ مثالوں پر ایک بار اور نظر ڈالیں اور دیکھیں کس فعل میں کیا تغیر ہوا ہے۔ دیکھو اوپر کی تین سطروں میں ماضی میں کوئی تغیر نہیں معلوم ہوتا۔ ہاں پہلی سطر میں مضارع یَزِنُ اور امر زِنْ سے واو غائب ہے۔ ہونا چاہئے تھا یَوْزِنُ اور اِوْزِنْ۔

پھر دوسری سطر میں مضارع کا واو موجود ہے۔ آخر دونوں میں فرق کیا ہے؟ ذرا غور کرو تو سمجھ جاؤ گے کہ یَوْزِنُ میں عین کلمہ مکسور ہے اور یَوْجَلُ میں مفتوح ہے۔ اس سے تم نتیجہ نکال سکتے ہو کہ مثال واوی کے مضارع میں جب عین کلمہ مکسور ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے اس لئے یَوْزِنُ سے یَزِنُ بن گیا۔ چونکہ امر مضارع سے بنایا جاتا ہے۔ اس لئے یَزِنُ کا امر زِنْ ہی ہو سکتا

ہے (دیکھو درس ۲۱۔ تنبیہ ۱)

اب دوسری سطر کے امر اِیْجَلْ میں واو کی جگہ ی دیکھ کر سمجھ جاؤ گے کہ قاعدہ تعلیل نمبر (۲) کے مطابق واو کو ی سے بدل دیا گیا ہے۔

ہاں تیسری سطر میں مضارع کا واو غائب دیکھ کر تمہیں ضرور تعجب ہوگا۔ کیونکہ تم سمجھ گئے ہوگے۔ یَضَعُ اصل میں یَوْضَعُ ہونا چاہیئے پھر جبکہ یَوْجَلُ سے واو حذف نہیں ہوا تو یَوْضَعُ سے کیونکر حذف ہوا؟ اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یَوْجَل میں کوئی حرف حلقی نہیں ہے اور یَوْضَعُ میں ع حرف حلقی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ واو ساکن کا ماقبل مفتوح ہو تو اس کے حرف حلقی کی آواز ٹھیک نہیں لگتی اس لئے واو حذف کر دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مثال واوی کے مضارع مفتوح العین میں جب حرف حلقی ہو تو واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر واو کا ماقبل مضموم ہو تو واو نہیں حذف ہوتا: یُوْضَعُ میں جو یَضَعُ کا مجہول ہے واو نہیں حذف ہوگا۔

اب چوتھی سطر پر نظر ڈالو۔ یہ تو معلوم ہو چکا کہ اِتَّصَلَ اصل میں اِوْتَصَلَ ہے۔ قیاس چاہتا ہے کہ اِیْجَلْ کی طرح اس میں بھی واو کو ی سے بدل کر اِیْتَصَلَ بنا دیا جاتا۔ مگر باب اِفْتَعَلَ کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے کہ اس میں واو کو ت سے بدل کر اِفْتَعَلَ میں مدغم کر دیا جاتا ہے دیکھو قاعدہ تعلیل (نمبر ۱۱)

۴۔ ان تمام بیانات سے تعلیل کے دو نئے قاعدے مستنبط ہوتے ہیں (تعلیل کے تیرہ قاعدے درس ۲۷ میں لکھے گئے)

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۴) مثال واوی میں مضارع مکسور العین ہو تو مضارع اور امر سے واو حذف کر دیا جاتا ہے: يَوْزِنُ سے يَزِنُ، زِنْ۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۵) مضارع مفتوح العین میں حرف حلقی ہو تو اس کی واو حذف کر دیا جاتا ہے: يَوْضَعُ سے يَضَعُ، ضَعْ۔

تنبیہ ۱:۔ مگر وَذَرَ، يَذَرُ، ذَرْ میں واو خلاف قیاس حذف کر دیا جاتا ہے۔ کیونکہ نہ تو اس کا مضارع مکسور العین ہے نہ اس میں کوئی حرف حلقی ہے۔

تنبیہ ۲:۔ حذف کیا ہوا واو مضارع مجہول میں لوٹ آتا ہے: يَزِنُ اور يَضَعُ کا مجہول ہوگا يُوْزَنُ اور يُوْضَعُ۔

تنبیہ ۳:۔ جن فعلوں کے مضارع سے واو حذف ہوتا ہے کبھی کبھی ان کے مصادر سے بھی جوازاً واو حذف کر دیا جاتا ہے مگر آخر میں ۃ بڑھا دینا پڑتا ہے: وَزْنٌ سے زِنَةٌ، وَهْبٌ سے هِبَةٌ (عطا کرنا)۔

۵۔ ذیل میں مثال واوی کی صرف صغیر لکھ دی جاتی ہے۔ ہر ایک کی صرف کبیر تم خود بنا سکتے ہو۔

تصریفُ المثَال الواویّ مِنَ الثّلاثی المجرد

وَزَنَ (ض)	یَزِنُ	زِنْ	وَازِنٌ	مَوْزُوْنٌ	وَزْنٌ یا زِنَةٌ[1]
وَضَعَ (ف)	یَضَعُ	ضَعْ	وَاضِعٌ	مَوْضُوْعٌ	وَضْعٌ[2]
وَجِلَ (س)	یَوْجَلُ	اِیْجَلْ	وَاجِلٌ	مَوْجُوْلٌ	وَجَلٌ[3]
وَسُمَ (ك)	یَوْسُمُ	اُوْسُمْ	وَسِیْمٌ		وَسَامَةٌ[4]
وَرِثَ (ح)	یَرِثُ	رِثْ	وَارِثٌ	مَوْرُوْثٌ	وِرْثٌ[5]

مِنَ الثّلاثی المزیْد

۱۔ اَوْصَلَ	یُوْصِلُ	اَوْصِلْ	مُوْصِلٌ	مُوْصَلٌ	اِیْصَالٌ[6]
۲۔ وَصَّلَ	یُوَصِّلُ	وَصِّلْ	مُوَصِّلٌ	مُوَصَّلٌ	تَوْصِیْلٌ[7]
۳۔ وَاصَلَ	یُوَاصِلُ	وَاصِلْ	مُوَاصِلٌ	مُوَاصَلٌ	مُوَاصَلَةٌ[8]
۴۔ تَوَصَّلَ	یَتَوَصَّلُ	تَوَصَّلْ	مُتَوَصِّلٌ	مُتَوَصَّلٌ	تَوَصُّلٌ[9]
۵۔ تَوَاصَلَ	یَتَوَاصَلُ	تَوَاصَلْ	مُتَوَاصِلٌ	مُتَوَاصَلٌ	تَوَاصُلٌ[10]
۷۔ اِتَّصَلَ	یَتَّصِلُ	اِتَّصِلْ	مُتَّصِلٌ	مُتَّصَلٌ	اِتِّصَالٌ[11]
۸۔ اِسْتَوْصَلَ	یَسْتَوْصِلُ	اِسْتَوْصِلْ	مُسْتَوْصِلٌ	مُسْتَوْصَلٌ	اِسْتِیْصَالٌ[12]

---

[1] تولنا۔ [2] رکھنا [3] ڈرنا [4] خوبصورت ہونا۔ [5] وارث ہونا [6] پہنچانا۔ ملادینا [7] جوڑنا [8] باہم ملنا [9] ملنا [10] باہم ملنا [11] باہم ملنا [12] ملنا [12] دراصل اِسْتِوْ......

تنبیہ۴:۔ دیکھو ثلاثی مزید کے باب (۱) اور (۸) کے مصدروں میں حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۳) واوی کوی سے بدلا گیا ہے۔ اور باب اِفْتَعَلَ کے تمام مشتقات میں واو کوت سے بدلا گیا ہے۔ باقی کسی میں تغیر نہیں ہوا ہے۔

تنبیہ۵:۔ یَزِنُ میں لام تاکید و نون ثقیلہ لگائیں تو لَیَزِنَنَّ ، لَیَزِنَانِّ، لَیَزِنُنَّ الخ اور زِنْ میں نون تاکید لگائیں تو زِنَنَّ، زِنَانِّ، زِنُنَّ، زِنَنَّ، زِنَانِّ ، زِنَّنَانِّ پڑھیں گے۔

ضَالٌ وصال چاہنا۔ اس کا مادہ وَصْلٌ ہے۔ ایک اِسْتِیْصَالٌ (دراصل اِسْتِئْصَالٌ) مہموز الفاء سے آتا ہے اس کے معنی ہیں "جڑ سے اُکھیڑ دینا" اس کا مادہ اَصْلٌ (جڑ) ہے میں تغیر ضروری نہیں ہے بلکہ ھمزہ قائم رکھ سکتے ہیں۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۲۸

اَفْهَمَ (ا) فَهَّمَ (۲) سمجھانا

تَوَكَّلَ (۴۔ عَلَيْهِ) سونپ دینا ۔ بھروسہ کرنا

خَسِرَ (س) ٹوٹا پانا (ا) کم کرنا

ضَلَّ (يَضِلُّ) گمراہ ہونا (ا) گمراہ کرنا

عَاوَنَ (۳) باہم ایک دوسرے کی مدد کرنا

كَثَّرَ (۲) زیادہ کرنا

مَاطَلَ (۳) ٹالنا ۔ دیر لگانا

وَثَقَ (يَثِقُ بِهِ) بھروسہ کرنا ۔ اعتماد کرنا

وَجَدَ (يَجِدُ) پانا (اس کا امر مستعمل نہیں ہے)

وَدَعَ (يَدَعُ) چھوڑنا ۔ کرنے دینا (اس کا امر دَعْ بہت مستعمل ہے)

وَزَرَ (يَزِرُ) بوجھ اٹھانا

وَصَفَ (يَصِفُ لَهُ) بیان کرنا

وَصَلَ (يَصِلُ اِلَيْهِ) پہنچنا (بِهِ) ملنا

وَقَفَ (يَقِفُ) ٹھیرنا ۔ واقف ہونا

وَلَدَ (يَلِدُ) جننا

وَهَنَ (يَهِنُ) بودا اور کمزور ہونا

يَئِسَ (يَيْئَسُ) نا اُمید ہونا

يَقِظَ ، تَيَقَّظَ اور اِسْتَيْقَظَ جاگنا

اَيْقَظَ (يُوْقِظُ) جگانا ۔ بیدار کرنا

يُسِّرَ (۲) آسان کرنا (۴) آسان ہونا میسر ہونا

اَهْلًا وَ سَهْلًا خوش آمدید (اس کی تشریح چوتھے حصے میں آئے گی)

دَيَّارٌ مکان میں رہنے والا

أُخْرٰی دوسری (اُخَرُ)

أَذًى تکلیف

أَعْلٰى (اَعْلَوْنَ) سب سے بلند و برتر

اُوْرُبَّا یورپ

سِوَارٌ (اَسَاوِرُ) کنگن

صَمَدٌ بے نیاز۔ جس کے سب محتاج ہوں

فَاجِرٌ (فُجَّارٌ) بدکار

قِسْطَاسٌ ترازو

كَفَّارٌ بڑا ناشکرا۔ بڑا کافر

رَوْحٌ رحمت، مدد

مَائِدَةٌ (مَوَائِدُ) میز۔ دسترخوان

مَرَّةٌ (مِرَارًا) ایک بار

مِثْقَالٌ (مَثَاقِيْلُ) وزن ۴ ۲/۱ ماشہ

مُسْتَقِيْمٌ سیدھا

وِزْرٌ (اَوْزَارٌ) بوجھ۔ گناہ

مشق نمبر ۳۰

(۱) هَلْ وَزَنْتَ خَاتَمَكَ يَا اَحْمَدُ؟

☆ لَا يَا سَيِّدِيْ! بَلْ اَزِنُهُ الْيَوْمَ

(۲) زِنْهُ الْاٰنَ بِذٰلِكَ الْمِيْزَانِ

☆ لَا اَعْلَمُ كَيْفَ يُوْزَنُ۔ دَعْنِيْ اَزِنْهُ فِي الْبَيْتِ

(۳) ضَعِ الْخَاتَمَ فِيْ كَفَّةٍ وَالْوَزْنَ فِيْ كَفَّةٍ اُخْرٰى

☆ طَيِّبٌ ؟ فَاَفْعَلُ هٰكَذَا

(۴) مَا هُوَ وَزْنُ الْخَاتَمِ

☆ اِنَّمَا مِثْقَالَانِ

(۵) اِسْمَعْ يَا اَحْمَدُ! اِذَا وَزَنْتُمْ شَيْئًا لِاَحَدٍ فَلَا تُخْسِرُوْا فِي الْمِيْزَانِ

☆ اَحْسَنْتُمْ يَا سَيِّدِيْ! قَدْ قَرَأْتُ فِي الْقُرْاٰنِ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ

(۶) هَلْ تَهَبُ لِيْ كِتَابَكَ هٰذَا يَا عَمِّيْ؟ فَاِنِّيْ اَجِدُهٗ كِتَابًا نَافِعًا

☆سَاَهَبُ لَكَ كِتَابِيْ هٰذَا اِنْ تَقِفْ عِنْدَنَا شَهْرًا لَا لِفَهْمِكَ مَطَالِبَهٗ

(۷) نَعَمْ سَاَقِفُ عِنْدَكُمْ يَا عَمِّيْ

☆ فَخُذْيَا وَلَدِيْ هٰذَا الْكِتَابَ وَاقْرَأْ

(۸) هَلْ يَتَيَسَّرُلِيْ فَهْمُ هٰذَا الْكِتَابِ؟

☆ اِجْتَهِدْ وَثِقْ بِاللّٰهِ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ

(۹) مَالِيْ مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ زَمَانٍ يَا صَدِيْقِيْ؟ فَتَّشْتُ عَنْكَ مِرَارًا وَلَمْ اَجِدْكَ

☆ يَا خَلِيْلُ! كُنْتُ سَافَرْتُ اِلٰى بِلَادِ مِصْرَ وَاُوْرُبَّا

(۱۰) اَهْلًا وَسَهْلًا يَا صَدِيْقِيْ مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا؟

☆ وَصَلْتُ اِلٰى بَمْبَائِيْ بِالْاَمْسِ فَقَطْ [1]

(۱۱) هَلْ تَصِفُ لِيْ مَا رَأَيْتَ مِنَ الْعَجَائِبِ؟

☆ كَيْفَ اَصِفُ لَكَ وَاَنْتَ ذَاهِبٌ اِلَى الدُّكَّانِ

(۱۲) هَلْ تَعِدُنِيْ اَنْ تَصِفَ لِيْ اَحْوَالَ السَّفَرِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

---

[1] فَقَطْ کے معنی ہیں "صرف" یا "بس" یہاں بالامس فقط کے معنی ہوں گے "کل ہی"

فَاَحْضُرَ عِنْدَكَ؟

☆ لَا اَعِدُكَ الْيَوْمَ۔ لِاَنِّی الْيَوْمَ مَشْغُولٌ

(١٣) اَفَلَا اَظُنُّ اَنَّكَ تُمَاطِلُنِی؟

☆ لَا تَيْأَسْ يَا اَخِی ! لَاَصِفَنَّ لَكَ تِلْكَ الْاَحْوَالَ الْعَجِيْبَةَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

(١٤) اَلَمْ يَصِلْ اِلَيْكَ مَكْتُوْبٌ مِنْ مِصْرَوَمِنْ لَنْدَنْ

☆ مَا وَصَلَ اِلَیَّ كِتَابٌ مِنْكَ لَا مِنْ مِصْرَ وَلَا مِنْ لَنْدَنْ

(١٥) هَلْ تَيَقَّظُ صَبَاحًا كُلَّ يَوْمٍ يَا خَالِدُ؟

☆ لَا يَتَيَسَّرُ لِیْ اَنْ اَتَيَقَّظَ فِی الصَّبَاحِ

(١٦) فَمَنْ اَيْقَظَكَ الْيَوْمَ؟

☆ اَلْيَوْمَ اَيْقَظَتْنِیْ اُمِّیْ فَاسْتَيْقَظْتُ

(١٧) دَعْنِیْ اَنَا اُوْقِظُكَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ

☆هٰذَا مِنْ فَضْلِكَ، لَئِنْ اَيْقَظْتَنِی[1] لَتَكُوْنَنَّ مَشْكُوْرًا وَلَا كُوْنَنَّ مَمْنُوْنًا

(١٨) لَا اَمُنُّ عَلَيْكَ ۔ بَلْ يَجِبُ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يُعَاوِنَ اَخَاهُ عَلَی الْخَيْرِ

☆ كَثَّرَ اللّٰهُ خَيْرَكَ ۔ وَاللّٰهِ عَرَفْتُكَ الْيَوْمَ اَنَّكَ مُسْلِمٌ صَادِقٌ

(١٩) صَدَّقَ اللّٰهُ ظَنَّكَ وَجَعَلَنِیْ وَاِيَّاكَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الصَّادِقِيْنَ

☆ اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ

---

[1] اِنْ پر لام تاکید بڑھا کر لَئِنْ لکھا کرتے ہیں (دیکھو درس ٢٠ تنبیہ ٣)

مِنَ القرآن

(۱) اَللّٰہُ الصَّمَدُ ، لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ (۲) لَا تَزِرُوَا زِرَۃٌ وِزْرَاُخْرٰی
(۳) دَعْ اَذٰھُمْ وَ تَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ (۴) رَبِّ ھَبْ لِیْ وَلِیًّا یَرِثُنِیْ وَ یَرِثُ
اٰلَ یَعْقُوْبَ (۵) وَقَالَ نُوْحٌ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ
دَیَّارًا ۔ اِنَّکَ اِنْ تَذَرْھُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَکَ وَلَا یَلِدُوْا اِلَّا فَاجِرًا کَفَّارًا(۶)
وَذَرُوْا ظَاھِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَہٗ (۷) لَا تَیْئَسُوْا [اس کو لَاتَاْ یَسُوْا بھی کہتے
ہیں]مِنْ رَوْحِ اللّٰہِ ۔ اِنَّہٗ لَا یَیْئَسُ [اس کو لَا یَائَسُ بھی لکھتے ہیں]مِنْ رَوْحِ
اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ (۸)لَا تَھِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ
کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۔

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ

تحلیل صرف اس طرح:۔

(زِنُوْا) فعل امر حاضر معتدّی ' صیغہ جمع مذکر مخاطب اس میں واو جمع مخاطب کی ضمیر مرفوع متصل ہے۔ یہ فعل از قسم مثال واوی ہے۔ اصل میں اِوْزِنُوْا ہے۔ چونکہ اس کے مضارع یَزِنُ سے حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۳) واو حذف کر دیا گیا ہے اس لئے امر سے بھی حذف ہو گیا کیونکہ یَزِنُ اگر مضارع ہے تو اس سے علامت مضارع حذف کرنے کے بعد زِنْ کے سوا اور کیا بن سکتا ہے؟ (دیکھو سبق ۲۱ تنبیہ ا)

(بِ) حرف جارّ (القِسْطَاسِ) اسم' معرّف باللّام' واحد' مذکر' جامد' معرب'
(الْمُسْتَقِيْم) اسم' معرف باللّام' واحد' مذکر' مشتق اسم فاعل ہے اِسْتِقَام
یدھا ہونا] سے' معرب'

تحلیلِ نحوی اس طرح:۔

(زِنُوْا) فعلِ امر' متعدّی اس میں (واو) ضمیر مرفوع متصل ہے جو فاعل
ہے۔اس کا مفعول (شَيْئًا مَوْزُوْنًا) مقدّر ہے یعنی فرض کر لیا گیا ہے کیونکہ فعل
متعدی کا مفعول تو ہونا ہی چاہیئے اس لئے جب ملفوظ نہ ہو تو موقع کے لحاظ سے کسی
مناسب لفظ کو مفعول ماننا پڑتا ہے۔

(بِ) حرف جارّ (الْقِسْطَاسِ) مجرور' پھر موصوف ہے' (الْمُسْتَقِيْمِ)
صفت' وہ بھی موصوف کی وجہ سے مجرور ہے جارّ مجرور مل کر متعلّقِ فعل' فعل' فاعل'
مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں استفهام '
یا نھی ہو اُسے جملہ انشائیہ کہتے ہیں۔اس کی تفصیل آگے آئے گی۔

ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو نیچے لکھے ہوئے (مهموز ' مضاعف' اور
مثال واوی کے قسم کے) الفاظ میں سے کسی ایک لفظ سے پُر کرو۔

مُرْ' مُرِیْ' سَامُرُ' كُلَا' شِئْتُمَا' سَلْ' ثِقْ' لَا تَتَّخِذْ' زِنْ' زِنِیْ'
هَبْ' عُدِّیْ' دُلَّ' اَدُلُّ' لَا تَهُزُّوْا' يَسُرُّ' اُحِبُّ' تُحِبُّ' تَوَكَّلْ'

......لِیْ یَا اَبَتِ سَاعَةً...... هٰذَا الشَّيْخَ مِنْ اَيْنَ هُوَ؟......
خَاتَمَكَ...... سِوَارَكِ يَا لَطِيْفَةُ ...... عَدُوَّكَ وَلِّنَا۔......بِنْتَكِ بِالصَّلٰوةِ
......هُنَّ بِالصَّلٰوةِ۔ هَلْ ......كَ عَلٰى بَيْتِ الْوَزِيْرِ۔ نَعَمْ ...... نِيْ عَلَيْهِ
فَضْلِكَ...... كُتُبُكُمْ عَلَى الطَّاوِلَةِ۔ اِلٰى اَيْنَ ...... يَا اَوْلَادُ؟...... اَغْصَا
الْاَشْجَارِ يَا اَوْلَادُ ......اَوْرَاقَ الْكِتَابِ يَا مَرْيَمُ۔ ...... هَلْ......كَ اللَّعِبَ
اَمِ التَّعَلُّمَ؟ ...... نِيْ اللَّعِبُ وَالتَّعَلُّمُ كِلَاهُمَا۔ هَلْ...... اللَّعِبَ
التَّعَلُّمَ؟...... اللَّعِبَ وَالتَّعَلُّمَ كِلَيْهِمَا۔ ...... بِاللّٰهِ وَ ...... عَلَيْهِ۔ اِجْلِسَ
اَنْتُمَا عَلَى الْمَائِدَةِ وَ ...... مِنَ الطَّعَامِ مَا ......

اُردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ابا جان [یَا اَبَتِ] کیا آپ مجھے عید کے روز ایک گھڑی عطا فرمائیں گے؟

☆ ہاں میرے پیارے بیٹے [یَا بُنَیَّ] میں تجھے ضرور ایک چاندی کی گھڑی دوں گا۔

(۲) جناب آپ اس کتاب کو کیسی پاتے ہیں؟

☆ ہم اسے ایک فائدہ مند کتاب پاتے ہیں

(۳) کیا یہ کتاب کتب خانوں میں ملتی ہے؟

☆ نہیں آج کل یہ کتاب کتب خانوں میں نہیں پائی جاتی

(۴) اے میری بہن تو نے اپنا کنگن تول لیا ہے؟

☆ ہاں: میں نے اپنا کنگن تولا تو اسے بیس مثقال پایا

(۵) ابھی میرے سامنے دوبارہ تول لے

☆ اچھا میں آپ کے سامنے تولتی ہوں

(۶) میرا خط تمہیں ملا؟

☆ نہیں! مجھے تمہارا خط نہیں ملا ہے

(۷) کیا تم ہمارے ہاں بمبئی میں ٹھیرو گے؟

☆ ہاں! ہم ایک مہینہ تمہارے پاس ٹھیریں گے

(۸) میں پارسال آپ کے ہاں دہلی میں ٹھیرا تھا

☆ یہ آپ کی مہربانی ہے

(۹) جناب! کیا آپ اپنے سفر کا حال ہمارے سامنے بیان فرمائیں گے؟

☆ ہاں میں خوشی کے ساتھ تمہارے سامنے اپنے سفر کے حالات بیان کروں گا

(۱۰) میں اپنی کتاب کہاں رکھوں؟

☆ تم اپنی کتاب میز پر رکھ دو

(۱۱) مجھے اپنی کتاب صندوق میں رکھنے دیجئے (مجھے چھوڑ دیں کہ میں اپنی کتاب صندوق میں رکھ دوں)

☆ کوئی مضائقہ نہیں۔ تم اپنی کتاب صندوق میں رکھ دو۔

(۱۲) تم صبح کب بیدار ہوتے ہو؟

☆ ہم صبح نماز فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں

(۱۳) آج تمہیں کس نے جگایا؟

☆ آج صبح میں بیدار نہ ہوا تو میرے والد نے مجھے جگا دیا۔

اَلدَّرْسُ الحادِیْ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْفِعْلُ الْاَجْوَفُ

اَلْاَجْوَفُ الْوَاوِیُّ			اَلْاَجْوَفُ الْیَائِیُّ		
اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اَلْمَاضِیْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ
قَالَ	يَقُوْلُ		بَاعَ	يَبِيْعُ	
قَالَا	يَقُوْلَانِ		بَاعَا	يَبِيْعَانِ	
قَالُوْا	يَقُوْلُوْنَ		بَاعُوْا	يَبِيْعُوْنَ	
قَالَتْ	تَقُوْلُ		بَاعَتْ	تَبِيْعُ	
قَالَتَا	تَقُوْلَانِ		بَاعَتَا	تَبِيْعَانِ	
قُلْنَ	يَقُلْنَ		بِعْنَ	يَبِعْنَ	
قُلْتَ	تَقُوْلُ	قُلْ[1]	بِعْتَ	تَبِيْعُ	بِعْ
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	بِيْعَا
قُلْتُمْ	تَقُوْلُوْنَ	قُوْلُوْا	بِعْتُمْ	تَبِيْعُوْنَ	بِيْعُوْا
قُلْتِ	تَقُوْلِيْنَ	قُوْلِيْ	بِعْتِ	تَبِيْعِيْنَ	بِيْعِيْ
قُلْتُمَا	تَقُوْلَانِ	قُوْلَا	بِعْتُمَا	تَبِيْعَانِ	بِيْعَا

[1] تمہیں معلوم ہے کہ امر حاضر معروف کے صرف چھ صیغے آتے ہیں۔

تَقُلْنَ قُلْنَ بِعْتُنَّ تَبِعْنَ بِعْنَ
اَقُوْلُ بِعْتُ اَبِيْعُ
نَقُوْلُ بِعْنَا نَبِيْعُ

ا۔ اجوف واوی اور یائی کے ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں غور کرو کہ
...ں تغیر ہوا ہے اور کیسا تغیر ہوا ہے؟
اوّل سے آخر تک دیکھ جاؤ گے تو معلوم ہوگا کہ ایسا کوئی لفظ نہیں جو تغیر سے
...و۔
پہلا تغیر تو تمہیں ہر ماضی کے ابتدائی پانچ صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱)
...طابق نظر آئے گا کہ واوی اور ی کو الف سے بدل دیا گیا ہے۔
مضارع کے اکثر صیغوں میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۴) اور نمبر (۵) کے مطابق
...ظر آئے گا (دیکھو سبق ۲۷)
امر کے بارے میں تم جانتے ہو کہ وہ اپنے مضارع کا ماتحت ہوتا ہے کیونکہ
...سے بنایا جاتا ہے۔
۲۔ اب پوری گردان پر دوبارہ نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ماضی مضارع
...مر کی گردانوں میں جن صیغوں کا لام کلمہ عام طور پر ساکن ہوا کرتا ہے ان
...وں میں اجوف کا حرف علت گرا دیا گیا ہے جیسے ماضی میں قُلْنَ اور بِعْنَ سے

آخر تک الف گرادیا گیا ہے۔اور مضارع میں صرف جمع مؤنث غائب اور مخا
یعنی یَقُلْنَ اور تَقُلْنَ میں واو حذف کردیا گیا ہے اسی طرح یَبِعْنَ اور تَبِعْنَ میں
گرادی گئی ہے۔امر کے پہلے اور آخری صیغے میں بھی یہی تغیر نظر آرہا ہے: قُلْ
قُلْنَ۔

اس سے تعلیل کا ایک نیا قاعدہ بنا سکتے ہو۔تعلیل کے ۱۳ قاعدے درس
میں اور دو قاعدے درس ۳۰ میں لکھے گئے ہیں۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۶) اجوف کے ماضی' مضارع اور امر میں جہاں گ
گردان کی وجہ سے یا حالت جزمی کی وجہ سے لام کلمہ ساکن ہو جائے وہاں
درمیانی حرف علت حذف کردیا جاتا ہے: قُلْنَ یَقُلْنَ' بِعْنَ ' یَبِعْنَ ' قُلْ
یَقُلْ۔

۳۔ہاں تم خیال کرو گے کہ قَالَ سے قُلْنَ اور بَاعَ سے بِعْنَ کیسے بن گ
بظاہر قَلْنَ اور بَعْنَ ہونا چاہیے تھا۔

بیشک ہے تو خلاف قیاس۔مگر اس کے لئے بھی صرفیوں نے ایک قا
مستنبط کرلیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

قاعدہ تعلیل نمبر (۱۷) اجوف واوی کا ماضی مفتوح العین یا مضموم العین
جن صیغوں میں واو حذف کیا جائے ان کے ف کلمہ کو ضمہ پڑھا جائے اور ما

ور العین ہو تو کسرہ پڑھا جائے: قَالَ (= قَوَلَ) سے قُلْنَ ' طَالَ (=طَوُلَ)
طُلْنَ ' خَافَ (=خَوِفَ) سے خِفْنَ ۔مگر اجوف یائی میں ہمیشہ کسرہ ہی
نا چاہیئے۔ بَاعَ (= بَيَعَ) سے بِعْنَ۔

تنبیہ۱:۔ یہ صیغے ماضی مجہول میں بھی معروف کی طرح قُلْنَ' بِعْنَ' خِفْنَ
پڑھے جاتے ہیں۔

تنبیہ۲:۔ اب یہ مذکورہ صیغے تین گردانوں میں تمہیں یکساں نظر آئیں
گے۔ ماضی معروف میں ماضی مجہول میں اور امر حاضر میں۔مگر اصلیت
میں الگ الگ ہوں گے یعنی ماضی معروف ہوں تو اصل میں قَوَلْنَ' خَوِ
فْنَ اور بَيَعْنَ ہوں گے۔ ماضی مجہول میں تو اصل میں قُوِلْنَ' خُوِ فْنَ اور
بُيِعْنَ ہوں گے اور امر ہیں تو اصل میں اُقْوُلْنَ' اِخْوَفْنَ اور اِبْيِعْنَ سمجھنا
چاہیئے۔عبارت میں موقع دیکھ کر معنی کر لئے جاتے ہیں۔

۴۔قَالَ سے ماضی مجہول کی گردان: قِيْلَ' قِيْلَا ' قِيْلُوْا' قِيْلَتْ' قِيْلَتَا '
قُلْتَ الخ ہوگی اور خَافَ سے خِيْفَ ' خِيْفَا' خِيْفُوْا الخ اور بَاعَ سے
...ا الخ

يَقُوْلُ سے مضارع مجہول: يُقَالُ ' يُقَالَانِ ' يُقَالُوْنَ ' تُقَالُ '
يُقَلْنَ الخ ۔ يَخَافُ سے يُخَافُ ' يُخَافَانِ يُخَافُوْنَ' تُخَافُ '

تُخَافَانِ، یُخَفْنَ الخ۔ یَبِیْعُ سے یُبَاعُ، یُبَاعَانِ، یُبَاعُوْنَ، تُبَاعُ، تُبَا...
یُبَعْنَ الخ

۶۔ مضارع منفی بلم: لَمْ یَقُلْ، لَمْ یَقُوْلَا، لَمْ یَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُلْ
تَقُوْلَا، لَمْ یَقُلْنَ، لَمْ تَقُلْ، لَمْ تَقُوْلَا، لَمْ تَقُوْلُوْا، لَمْ تَقُوْلِیْ، لَمْ تَقُوْ...
تَقُلْنَ، لَمْ اَقُلْ، لَمْ نَقُلْ۔

۷۔ اسم فاعل: قَالَ سے قَائِلٌ (دراصل قَاوِلٌ) بَاعَ سے بَائِعٌ (درا...
بَایِعٌ)۔

۸۔ اسم مفعول: مَقُوْلٌ (دراصل مَقْوُوْلٌ) مَبِیْعٌ (دراصل مَبْیُوْ...
مَخُوْفٌ (دراصل مَخْوُوْفٌ)۔

تنبیہ ۳: باقی تمام گردانیں فعل صحیح کی صرف کبیر کو دیکھ کر تم خود کر سکتے ہو،
حصہ دوم میں سب گردانیں تم نے پڑھ لی ہیں۔

ذیل میں اجوف سے ثلاثی مزید کی صرف صغیر لکھی جاتی ہے صرف ک...
بنالو۔

اَلْمَاضِيْ	اَلْمُضَارِعُ	اَلْاَمْرُ	اِسْمُ الْفَاعِلِ	اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ	اَلْمَصْدَرُ
١۔ اَدَارَ	يُدِيْرُ	اَدِرْ	مُدِيْرٌ	مُدَارٌ	اِدَارَةٌ[1]
٢۔ دَوَّرَ	يُدَوِّرُ	دَوِّرْ	مُدَوِّرٌ	مُدَوَّرٌ	تَدْوِيْرٌ[2]
٣۔ دَاوَرَ	يُدَاوِرُ	دَاوِرْ	مُدَاوِرٌ	مُدَاوَرٌ	مُدَاوَرَةٌ[3]
٤۔ تَدَوَّرَ	يَتَدَوَّرُ	تَدَوَّرْ	مُتَدَوِّرٌ	مُتَدَوَّرٌ	تَدَوُّرٌ[4]
٥۔ تَدَاوَرَ	يَتَدَاوَرُ	تَدَاوَرْ	مُتَدَاوِرٌ	مُتَدَاوَرٌ	تَدَاوُرٌ[5]
٦۔ اِنْقَادَ	يَنْقَادُ	اِنْقَدْ	مُنْقَادٌ	مُنْقَادٌ	اِنْقِيَادٌ[6]
٧۔ اِقْتَادَ	يَقْتَادُ	اِقْتَدْ	مُقْتَادٌ	مُقْتَادٌ	اِقْتِيَادٌ[7]
٨۔ اِسْوَدَّ	يَسْوَدُّ	اِسْوَدَّ يا اِسْوَدِدْ	مُسْوَدٌّ	مُسْوَدٌّ	اِسْوِدَادٌ[8]
٩۔ اِسْوَادَّ	يَسْوَادُّ	اِسْوَادَّ يا اِسْوَادِدْ	مُسْوَادٌّ	مُسْوَادٌّ	اِسْوِيْدَادٌ[9]
١٠۔ اِسْتَدَارَ	يَسْتَدِيْرُ	اِسْتَدِرْ	مُسْتَدِيْرٌ	مُسْتَدَارٌ	اِسْتِدَارَةٌ[10]

تنبیہ ۴:۔ باب ۶، ۷، ۸ اور ۹ میں اسم فاعل اور اسم مفعول بظاہر یکساں ہیں، لیکن اصل میں الگ ہیں: مُنْقَادٌ اگر اسم فاعل ہے تو اصل میں مُنْقَوِدٌ ہے اور اسم مفعول ہے تو مُنْقَوَدٌ ہوگا۔

---

۱ پھرانا۔ انتظام کرنا ۲ گول بنانا ۳ کسی کے ساتھ چکر کھانا ۴ گول ہونا ۵ کسی کے ساتھ گول گول پھرنا ۶ مطیع ہونا ۷ مطیع ہونا ۸ سیاہ ہونا ۹ سیاہ ہونا ۱۰ گول ہونا۔

تنبیہ۵:۔ دیکھو اَدَارَ کا مصدر اِدَارَۃٌ اور اِسْتِدَارَ کا اِسْتِدَارَۃٌ آیا ہے جو اصل میں اِدْوَارٌ بروزن اِفْعَالٌ اور اِسْتِدْوَارٌ بروزن اِسْتِفْعَالٌ ہے۔ اجوف سے باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اسی طرح آیا کرتا ہے۔ اَفَادَ سے اِفَادَۃٌ ' اِسْتَفَادَ سے اِسْتِفَادَۃٌ۔

تنبیہ۶:۔ اجوف یائی کی گردانیں بظاہر واوی کی طرح ہوں گی۔ اصل میں فرق ہوگا: اَغَارَ[1] (= اَغْيَرَ) ' اِسْتَخَارَ[2] (= اِسْتَخْيَرَ)۔

سلسلۃ الفاظ نمبر ۲۹

تنبیہ۷:۔ بعض افعال کے سامنے قوس میں وا و یا ی لکھی ہے اس سے اجوف واوی اور یائی کی طرف اشارہ ہے (دیکھو ہدایات نمبر ۵)

---

[1] غیرت دلانا [2] بہتری چاہنا

أَرَادَ (ا۔و) ارادہ کرنا۔ چاہنا

أَضَاعَ (ا۔ی) ضائع کرنا

أَطَاعَ (ا۔و) اطاعت کرنا (۱۰) کرسکنا طاقت رکھنا

أَطَالَ (ا۔و) دراز کرنا

أَصَابَ (ا۔و) مصیبت آنا۔ لگ جانا درست کہنا یا کرنا

خَانَ (ن۔و) خیانت کرنا

شَاءَ (ف۔ی) چاہنا

شَاعَ (ض۔ی) شائع ہونا (ا) شائع کرنا

شَافَ (ن۔و) دیکھنا (عوام میں یہ لفظ اور اس کے مشتقات بہت مستعمل ہیں نظر کی جگہ شُف عام طور پر بولا جاتا ہے)

شَعَرَ (ن) معلوم یا محسوس کرنا

صَلُحَ (ک) سُدھرنا (ا) سُدھارنا

صَانَ (ن۔و) بچانا

أَفَادَ (ا۔ی) فائدہ دینا۔ اطلاع دینا (۱۰) فائدہ لینا

أَعَانَ (ا) مدد کرنا (۱۰۔و) مدد چاہنا

بَاتَ (ج۔ی) رات گزارنا

جَالَ (ن۔و) تگ و دو کرنا

مَالَ (ض۔ی) [إِلَيْهِ] کسی کی طرف مائل ہونا [عَنْهُ] کسی کی طرف سے منہ پھیر لینا

فَازَ (ن۔و) [بِهِ] حاصل کر لینا۔ کامیاب ہونا

فَسَدَ (ن) بگڑ جانا۔ خراب ہو جانا (ا) بگاڑنا۔ فساد پھیلانا

قَامَ (ن۔و) کھڑا ہونا۔ تیار ہونا (ا) قیام کرنا۔ ٹھیرنا (۱۰) ثابت قدم رہنا۔ ٹھیک سیدھا ہو جانا۔

نَدِمَ (س) شرمندہ ہونا

عَادَ (ن۔و) لَوٹنا (۱) لَوٹانا۔ دُہرانا

اَلَةٌ آلہ۔ ہتھیار

اُولُوالْاَمْرِ (اُولُوْ جمع ہے ذُوْ کی) حکومت والے (اُولِی الْاَمْرِ حالت نصبی وجری ہیں)

بَقَاءٌ زندگی

سَلْطَةٌ غلبہ۔ حکومت

عِرْضٌ آبرو۔ عُسْرٌ سختی۔ تنگی

كَأْسٌ گلاس۔ پیالہ

فَالَ (س۔ی) پانا۔ حاصل کرنا

نَاوَلَ (۳۔و) دینا۔ ہاتھ بڑھا کر دینا

نَامَ (س۔و) سونا

حَاشَ لِلّٰهِ ایک طرح کی قسم ہے

حَرٌّ یا حَرَارَةٌ گرمی

حَسَنَةٌ نیکی

حِصَانٌ گھوڑا (خاص مذکر کے لئے)

اَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ دوسری دُنیا

ذُوْبَالٍ اہمیت والا

كَذِبٌ جھوٹ۔ جھوٹی بات

مُنْيَةٌ (مُنًى) آرزو

مِقْيَاسٌ اندازہ کرنے کا آلہ

يُسْرٌ آسانی۔ فراغتی

مشق نمبر ۳۱

(۱) مَتٰى جِئْتَ هٰهُنَا؟ (۲) جِئْتُ مُنْذُ سَاعَتَيْنِ (۳) جِئْنِي بِاَخِيْكَ فَاِنِّيْ مُشْتَاقٌ اِلٰى رُؤْيَتِهٖ (۴) جِئْنَاكَ اَمْسِ بِهٖ وَلَمْ نَجِدْكَ (۵) يَا اَحْمَدُ هَلْ شُفْتَ هٰذَا الْكِتَابَ (۶) لَا ! مَا شُفْتُهٗ سَاَشُوْفُهُ الْيَوْمَ (۷) شُفْهُ وَاقْرَءْهُ وَرُدَّهٗ عَلَيَّ غَدًا (۸) هَلْ بِعْتَ حِصَانَكَ الْاَبْيَضَ؟ (۹) لَمْ اَبِعْهُ وَلَنْ اَبِيْعَهٗ (۱۰) هَلْ تُرِيْدُ اَنْ اَقُوْلَ لَكَ الْحَقَّ؟ (۱۱) اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اَنَّكَ سَتُفْلِحُ فِيْ مُرَادِكَ؟ (۱۲) اَعِدْ سُؤَالَكَ لَا فْهَمَ مَا تَقُوْلُ (۱۳) ...

الْإِعَادَةِ اِسْتِفَادَةٌ (۱۴) اَفَدْتَنَا اِفَادَةً عَظِيْمَةً (۱۵) مَنْ[1] جَالَ نَالَ (۱۶) مَا نَدِمَ مَنِ اسْتَخَارَ (۱۷) هٰذِهِ اٰلَةٌ يُقَاسُ بِهَا دَرَجَاتُ الْحَرَارَةِ وَ يُقَالُ لَهَا مِقْيَاسُ الْحَرَارَةِ (۱۸) نَمْ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَ تَيَقَّظْ اَوَّلَ الصَّبَاحِ (۱۹) لَا تَنَمْ بَعْدَ الْعَصْرِ (۲۰) اُرِيْدُ اَنْ اُقِيْمَ فِيْ بَلَدٍ كُمْ هٰذَا نَحْوَسَنَةٍ (۲۱) هٰذَا الرَّجُلُ مُدِيْرُ[2] الْجَرِيْدَةِ (۲۲) اِخْوَانِيْ ! اِنْ اَرَدْتُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَكُمْ سَلْطَةٌ فِي الْوَطَنِ فَاتَّحِدُوْا وَاَطِيْعُو اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فِيْ جَمِيْعِ الْاُمُوْرِ لِيَسْتَخْلِفَنَّكُمُ اللّٰهُ فِي الْاَرْضِ۔

نَصِيْحَةٌ مِنَ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ

(۲۳) اَيُّهَا الْوَلَدُ النَّجِيْبُ[3] ! اٰمِنْ بِاللّٰهِ وَاسْتَقِمْ وَاَطِعْهُ فِيْ جَمِيْعِ الْاَحْوَالِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَاسْتَعِنْهُ عَلَى الْخَيْرِ وَاسْتَعِذْبِهٖ مِنَ الشَّرِّوَكُنْ صَادِقًا فِي الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَاحْفَظْ لِسَانَكَ اِنْ صُنْتَهٗ صَانَكَ وَاِنْ خُنْتَهٗ خَانَكَ وَدُمْ مَائِلًا اِلَى الْعُلُوْمِ النَّافِعَةِ وَكُنْ مَائِلًا عَنِ الْجَهْلِ وَالْكَسَلِ لِتَفُوْزَ الْمُنٰى وَتَنَالَ الْعُلٰى[4] اَطَالَ[5] اللّٰهُ بَقَاءَ كَ لِطَاعَتِهٖ وَخِدْمَةِ عِبَادِهٖ وَلَقَدْ نَصَحْتُكَ اِنْ قَبِلْتَ نَصِيْحَتِيْ ۔ وَالنُّصْحُ اَوْلٰى مَا يُبَاعُ وَيُوْهَبُ ۔

---

[1] یہ مَنْ موصولہ ہے یعنی "جو"۔ [2] منیجر [3] شریف [4] بلندی

[5] اللہ دراز کرے

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ ! لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (۲) قُلْنَا یَا
نَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا[1] وَّ سَلَامًا[2] عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ (۳) قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا
بَشَرًا (۴) قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا (۵) وَاِذَا قِیْلَ
لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ (۶) قَالُوْا
سَمِعْنَا فَتًی[3] یَّذْكُرُهُمْ یُقَالُ لَهٗ اِبْرَاهِیْمُ (۷) وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (۸) یُرِیْدُ اللّٰهُ
بِكُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (۹) اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ
(۱۰) لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (۱۱) اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا
تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ (۱۲) اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ
مِنْكُمْ (۱۳) یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (۱۴) اِیَّاكَ
نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ (۱۵) لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰی (۱۶) اِنَّ الَّذِیْنَ
قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اگر تو تگ و دو کرے گا تو کامیاب ہوگا (۲) وہ اپنی کتاب بیچتا ہے
(۳) وہ لڑکی گیند پھرا رہی ہے (۴) میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے حق [بچی

[1] سرد [2] سلامتی [3] نوجوان۔ رہا کر

بات] کہیں (۵) کیا ہم نے تمہیں نہیں کہا کہ وہ آج ہر گز نہیں آئے گا (۶) اس نے اپنے سوال کو دُہرایا کہ وہ جو کچھ کہتا ہے میں سمجھ لو (۷) ہم اللہ سے ڈرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے (۸) مسلمان موت سے نہیں ڈرتا (۹) جب اس سے کہا گیا فساد نہ کر اس نے کہا میں تو صرف اصلاح کرنے والا ہوں (۱۰) ہم ان کے ساتھ آسانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور وہ ہمارے ساتھ سختی کا ارادہ رکھتے ہیں (۱۱) کیا آپ کے پاس میرا بھائی آیا تھا؟ (۱۲) نہیں! میرے پاس تمہارا بھائی نہیں آیا (۱۳) اپنی آبرو کو بچاؤ اگر چہ تمہارا مال ضائع ہو جائے (۱۴) تو اپنی اس گائے کو مت بیچ کیونکہ اس کا دودھ تیرے لئے فائدہ مند ہے (۱۵) اے میری بہنو! اگر تم ارادہ رکھتی ہو کہ وطن پر تمہاری اولاد کی حکومت ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کرو (۱۶) اے ایمان والیو! مصیبت کے وقت صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کیا کرو (۱۷) اے مسلمان لڑکی! تو وہ کیوں کہتی ہے جو کرتی نہیں (۱۸) جاہلوں کی اطاعت مت کرو (۱۹) ہم نے اس مسئلہ میں علماء سے رائے طلب کی۔

ذیل کے الفاظ سے نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو پر کرو

بَاعَ، دُرْتُ، جَاءَ نِیْ، تَشِیْعُ، قُمْتُ، بِتْنَا، فَاسْتَخِرْ، دَوَّرَتْ، لَا اَقُوْلُ، اَعَادَتْ

...... الْبَارِحَةَ عِنْدَ عَمِّنَا فِیْ حَیْدَر اٰباد۔ ...... اِلَّا الْحَقَّ۔ مِنْ اَیْنَ ...... هٰذِهِ الْجَرِیْدَةُ؟ اِذَا اَرَدْتَ اَمْرًا ذَا بَالٍ ...... بِاللّٰهِ۔ ...... مَكْتُوْبٌ مِنْ اُمِّیْ فَكَتَبْتُ جَوَابَهٗ۔ جَاءَ نِیْ الْاُسْتَاذُ وَ ...... اِحْتِرَامًا لَهٗ ۔ ...... سُؤَالَهَا لِاَ فْهَمَ مَا تَقُوْلُ ـ ...... اَخِیْ حِصَانًا اَحْمَرَ اللَّوْنِ ـ ...... اُخْتِیَ الدُّوَّامَةَ (لٹو بھنورا) فَدَارَتْ سَرِیْعًا۔ ...... حَوْلَ الْكَعْبَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ۔

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

لَا تَبِعْ حِصَانَكَ الْأَبْيَضَ

تحلیل صرفی:

(لَا تَبِعْ) فعل نہی حاضر، صیغہ واحد مذکر مخاطب از قسم اجوف یائی، آخر میں جزم آنے کی وجہ سے ی حذف کردی گئی، مبنی ہے جزم پر، متعدّی

(حِصَان) اسم نکرہ، واحد مذکر، معرب، جامد

(كَ) اسم ضمیر مجرور متصل واحد مخاطب، معرفہ، مبنی ہے فتحہ پر،

(الْأَبْيَض) اسم صفت معرّف باللّام، واحد مذکر، معرب، مشتق۔

تحلیل نحوی:

(لَا تَبِعْ) فعل، اس میں اَنْتَ کی ضمیر مُسْتَتِر یعنی پوشیدہ ہے، وہ ضمیر اس کی فاعل ہے، فعل نہی حالت جزمی میں ہے اور اس کا فاعل حالت رفعی میں سمجھا جائے گا، (حِصَانَ) مفعول ہے اِس لئے منصوب ہے، (كَ) مضاف الیہ ہے اس لئے حالتِ جری میں سمجھا جاتا ہے۔ (الْأَبْيَضَ) مفعول کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ امر اور نہی کا جملہ انشائیہ کہلاتا ہے۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِي وَالثَّلٰثُوْنَ

الفعل النّاقص

ا۔ تم پڑھ چکے ہو فعل ناقص وہ ہوتا ہے جس کے لام کلمہ کی جگہ حرف علت
...۔ گردانیں دیکھو۔

تَصْرِيفُ الْفِعْلِ الماضِيْ مِنَ النّاقِصِ

...اویٌّ	اليائیٌّ	الواویّ	اليائیّ	الواویّ	اليائیّ
١ ...عا (ن)	٢ رَمٰى (ض)	٣ سَرُوَ (ك)	٤ لَقِيَ (س)	٥ اِرْتَضٰى (٨)	٦ اِلْتَقٰى (٧)
...عَوَا	رَمَيَا	سَرُوَا	لَقِيَا	اِرْتَضَيَا	اِلْتَقَيَا
...عَوْا	رَمَوْا	سَرُوْا	لَقُوْا	اِرْتَضَوْا	اِلْتَقَوْا
...عَتْ	رَمَتْ	سَرُوَتْ	لَقِيَتْ	اِرْتَضَتْ	اِلْتَقَتْ
...عَتَا	رَمَتَا	سَرُوَتَا	لَقِيَتَا	اِرْتَضَتَا	اِلْتَقَتَا
...عَوْنَ	رَمَيْنَ	سَرُوْنَ	لَقِيْنَ	اِرْتَضَيْنَ	اِلْتَقَيْنَ
...عَوْتَ	رَمَيْتَ	سَرُوْتَ	لَقِيْتَ	اِرْتَضَيْتَ	اِلْتَقَيْتَ
...عَوْتُمَا	رَمَيْتُمَا	سَرُوْتُمَا	لَقِيْتُمَا	اِرْتَضَيْتُمَا	اِلْتَقَيْتُمَا
...عَوْتُمْ	رَمَيْتُمْ	سَرُوْتُمْ	لَقِيْتُمْ	اِرْتَضَيْتُمْ	اِلْتَقَيْتُمْ

...اس نے بلایا ٢ اس نے پھینکا ٣ وہ شریف ہوا۔
...اس نے ملاقات کی۔ ٥ اس نے پسند کیا۔ ٦ آمنے سامنے ہوا۔

آخر تک صحیح کے جیسی گردان کرلو: دَعَوْتِ، دَعَوْتُمَا، دَعَوْتُنَّ، دَعَوْتُ
دَعَوْنَا۔ اسی طرح دوسری گردانیں کرلو۔

تنبیہ ۱:۔ اوپر تین گردانیں ناقص واوی کی ہیں اور تین یائی کی ہیں۔ ہر ایک کی اصلیت پہچان کر تغیرات میں غور کرو۔ اِرْتَضٰی اصل میں اِرْتَضَوَ ہے مگر ثلاثی مزید میں ناقص واوی اور یائی کی گردان یکساں ہو جاتی ہے۔

ماضی ناقص کے تغیرات

۲۔ مذکورہ گردانیں دیکھ کر سمجھ جاؤں گے کہ ناقص کی ماضی میں صرف غائب کے چار صیغوں یعنی واحد، جمع مذکر اور واحد مؤنث و تثنیہ مؤنث میں تغیر ہوا ہے۔ مگر سَرُوَ اور لَقِيَ کی گردانوں میں تو صرف ایک جمع مذکر غائب میں تغیر ہوا ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) واحد مذکر غائب کے صیغے میں حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) واوی اور یائی کو الف سے بدل دیا گیا ہے: دَعَوَ سے دَعَا، رَمَيَ سے رَمٰی وغیرہ۔

تنبیہ ۲:۔ ماضی ناقص میں واو کو الف سے بدلیں تو ثلاثی مجرد میں اسے الف ہی کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔ دَعَا۔ عَفَا۔ اور مزید میں ی کی شکل میں: اِرْتَضٰی اور ی کو الف سے بدلیں تو ہر جگہ ی کی شکل میں لکھتے ہیں:

رَمٰی ، اِلْتَقٰی مگر ضمیر منصوب متصل لاحق ہو تو الف ہی کی شکل میں لکھتے ہیں: رَمَاهُ (اس نے اس کو پھینکا) اِرْتَضَاكَ (اس نے تجھے پسند کیا)۔

۲۔ جمع مذکر غائب میں واو اور ی کو حسب قاعدہ تعلیل نمبر (۶) و (۷) حذف کر دیا گیا ہے: دَعَوُوْا سے دَعَوْا، رَمَيُوْا سے رَمَوْا، سَرُوُوْا سے سَرُوْا، لَقِيُوْا سے لَقُوْا، اِرْتَضَيُوْا سے اِرْتَضَوْا اِلْتَقَيُوْا سے اِلْتَقَوْا۔

۳۔ واحد اور تثنیہ مؤنث میں الف گرا دیا جاتا ہے دَعَتْ ، دَعَتَا۔

۴۔ ماضی مجہول میں واوی کے ماقبل کسرہ آجاتا ہے اس لئے واو کو ی سے بدل دیا جاتا ہے: دُعِوَ سے دُعِیَ ، دُعِیَا، دُعُوْا، دُعِیَتْ ، دُعِیَتَا ، دُعِیْنَ، دُعِیْتَ الخ اسی طرح رُمِیَ سے رُمِیَا، رُمُوْا، رُمِیْتَ الخ۔ دیکھو مجہول میں ناقص واوی اور یائی ہمشکل ہو جاتے ہیں۔

تِصْرِيف المَضَارِع المعْرُوف مِنَ النَّاقِص

اليائی	الواوی	اليائی	الواوی	اليائی	الواوی
يَلْتَقِيْ	يَرْتَضِيْ	يَلْقٰی	يَسْرُوْ	يَرْمِيْ	يَدْعُوْ
يَلْتَقِيَانِ	يَرْتَضِيَانِ	يَلْقَيَانِ	يَسْرُوَانِ	يَرْمِيَانِ	يَدْعُوَانِ
يَلْتَقُوْنَ	يَرْتَضُوْنَ	يَلْقَوْنَ	يَسْرُوْنَ م	يَرْمُوْنَ	يَدْعُوْنَ م
تَلْتَقِيْ	تَرْتَضِيْ	تَلْقٰی	تَسْرُوْ	تَرْمِيْ	تَدْعُوْ

تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
يَدْعُوْنَ م	يَرْمِيْنَ	يَسْرُوْنَ م	يَلْقَيْنَ	يَرْتَضِيْنَ	يَلْتَقِيْنَ
تَدْعُوْ	تَرْمِيْ	تَسْرُوْ	تَلْقٰى	تَرْتَضِيْ	تَلْتَقِيْ
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمُوْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقَوْنَ	تَرْتَضُوْنَ	تَلْتَقُوْنَ
تَدْعِيْنَ	تَرْمِيْنَ م	تَسْرِيْنَ	تَلْقَيْنَ م	تَرْتَضِيْنَ م	تَلْتَقِيْنَ م
تَدْعُوَانِ	تَرْمِيَانِ	تَسْرُوَانِ	تَلْقَيَانِ	تَرْتَضِيَانِ	تَلْتَقِيَانِ
تَدْعُوْنَ م	تَرْمِيْنَ	تَسْرُوْنَ م	تَلْقَيْنَ م	تَرْتَضِيْنَ م	تَلْتَقِيْنَ م
اَدْعُوْ	اَرْمِيْ	اَسْرُوْ	اَلْقٰى	اَرْتَضِيْ	اَلْتَقِيْ
نَدْعُوْ	نَرْمِيْ	نَسْرُوْ	نَلْقٰى	نَرْتَضِيْ	نَلْتَقِيْ

تنبیہ ۳:۔ اوپر کی گردانوں میں بعض الفاظ باہم تشابہ ہیں ان کے سامنے م لکھ دیا ہے۔ بعض میں تغیر ہوا ہے بعض اپنی اصلیت پر قائم ہیں۔ تغیر کی اصلیت ٹھیک پہچانو۔

مضارع ناقص کے تغیرات

۲۔ مضارع ناقص کی گردانوں میں غور کرو۔ معلوم ہوگا کہ چاروں تثنیہ اور دونوں جمع مؤنث کے سوا باقی تمام صیغوں میں تغیر ہوا ہے۔

(۱) دیکھو مضارع مفتوح العین کے پہلے صیغے میں واو اور ی کو حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) الف سے بدل دیا گیا ہے اور مکسور العین و مضموم العین میں ساکن کر دیا گیا ہے: یَلْقَیُ سے یَلْقٰی ' یَرْضَوُ سے یَرْضٰی ' یَدْعُوُ سے یَدْعُوْ اور یَرْمِیُ سے یَرْمِیْ۔

یہی تغیر اُن تین صیغوں میں ہوا ہے جو ضمیر بارز سے خالی ہیں ۔ تَدْعُوْ' اَدْعُوْ' نَدْعُوْ۔ تَرْمِیْ' اَرْمِیْ' نَرْمِیْ' تَلْقٰی ' اَلْقٰی ' نَلْقٰی۔

تنبیہ ۴:۔ یَرْضٰی کی گردان یَلْقٰی کے جیسی ہوتی ہے۔

(۲) جمع مذکر غائب و حاضر میں آخر کا حرف علّت حذف کر دیا گیا ہے۔ حسب قاعدۂ تعلیل نمبر (۷) و نمبر (۶): یَدْعُوُوْنَ سے یَدْعُوْنَ' تَدْعُوُوْنَ سے تَدْعُوْنَ' یَرْمِیُوْنَ سے یَرْمُوْنَ' یَلْقَیُوْنَ سے یَلْقَوْنَ۔

(۳) واحد مؤنث حاضر میں اُوِیْ اور اِیِیْ سے اِیْ بن گیا ہے اور اَیِیْ سے

فعل کے آخر میں جو حروف صیغوں کا اختلاف بتلانے کے لئے لگے ہیں وہ حسب ضمیر بارز (ظاہر) کہلاتے ہیں اور جن صیغوں کے آخر میں علامت نہیں لگی ہے ان میں ضمیر مستتر (پوشیدہ) فرض کر لی جاتی ہے۔

ای ہو گیا: تَدْعُوِیْنَ سے تَدْعِیْنَ، تَرْمِیِیْنَ سے تَرْمِیْنَ، تَلْقِیِیْنَ سے تَلْقَیْنَ تَرْتَضِیِیْنَ اور تَلْتَقِیِیْنَ سے تَرْتَضِیْنَ، تَلْتَقِیْنَ۔

(۴) مجہول میں ناقص واوی اور یائی ہمشکل ہو جاتے ہیں یُدْعٰی یُدْعَیَانِ، یُدْعَوْنَ، تُدْعٰی، تُدْعَیَانِ، یُدْعَیْنَ الخ اسی طرح یُرْمٰی وغیرہ ہے

سلسلۃ الفاظ نمبر ۳۰

اَتٰی (ض۔ی) آنا (ا=اٰتٰی) دنیا	خَفَّفَ (۲) ہلکا کرنا۔ خالی ہونا
اَجَابَ (ا۔و) جواب دینا۔ قبول کرنا	خَلَا (ن۔و) گزر جانا [اِلَیْهِ، بِهٖ مَعَهٗ] کسی سے تنہائی میں ملنا
اَصَابَ (ا۔و) پہنچنا۔ لگ جانا۔ آپڑنا	
اِشْتَرٰی (ے۔ی) خریدنا	دَرٰی (ص۔ی) جاننا (ا) بتلانا
اَعْطٰی (ا۔ی) دینا۔ عطا کرنا	دَعَا (ن۔و) بلانا [۔ لَهٗ] کسی کے لئے دعائے خیر کرنا [۔ عَلَیْهِ] بددعا کرنا
بَقِیَ (س۔ی) باقی رہنا (ا) باقی رکھنا	
بَکٰی (ض۔ی) رونا (ا) رُلانا	رَضِیَ (س۔ی) راضی ہونا (ا) راضی کرنا
بَلَا (ن۔و) مبتلا کرنا۔ آزمانا	سَقٰی (ض۔ی) پلانا
بَنٰی (ض۔ی) بنا کرنا۔ تعمیر کرنا	سَمّٰی (۲۔و) نام رکھنا
خَشِیَ (س۔ی) ڈرنا	عَفَا (ن۔و) مِٹ جانا [عَنْهُ] معاف کرنا
بُنْدُقَةٌ گولی (بندوق کی)	

...عْبٌ دھاک۔دبدبہ	طَهُوْرٌ بہت پاک
...هْمٌ تیر۔حصہ	فَصٌّ (فُصُوصٌ) نگینہ
...تّٰی متفرق۔مختلف	قُنْبُلَةٌ (قَنَابِلُ) بم گولے
...فٰی (ض۔ی) کافی ہونا۔بچالینا	مَزْرَعَةٌ (مَزَارِعُ) کھیتی

مشق نمبر ۳۲

(۱) دَعَا الرَّشِيْدُ اَبَا الْفَضْلِ فَاَتَاهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَاٰتَاهُ خَاتَمًا فِيْ
...يهِ اَلْمَاسٌ (ہیرا) (۲) كُنْتُ دَعَوْتُ الْاُسْتَاذَ اِلَى الطَّعَامِ فَمَا اَجَابَ
(۳) اَرْضٰى حَامِدٌ اَبَاهُ بِخِدْمَتِهٖ فَدَعَالَهٗ (۴) مَا كَانَتْ اُمُّ جَعْفَرَ رَاضِيَةً
...نْدُهٗ فَدَعَتْ عَلَيْهِ (۵) رَمٰى هَاشِمٌ السَّهْمَ اِلَى الْاَسَدِ فَاَصَابَهٗ وَ مَاتَ
...الًا (۶) لِمَا ذَا تَبْكِيْنَ يَا بِنْتُ مَا اَبْكَاكِ؟ (۷) كَانَ الْوَلَدُ يَرْمِيْ
...حِجَارَةَ فِيْ جِهَاتٍ شَتّٰى وَاِذَا [ناگہاں] اَصَابَتْ حَجَرَةٌ اَخَاهُ الصَّغِيْرَ
...عَدَ يَبْكِيْ (۸) مَا بَقِيَ لَهٗ عُذْرٌ (۹) مَا [استفہامیہ] اَبْقَيْتِ لِنَفْسِكَ؟
(...) كَفَانِيْ مَا [موصولہ=جو] اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْمَالِ (۱۱) بَقِيَتِ الْاُمُوْرُ
...ى حَالِهَا (۱۲) عَفَتِ الدِّيَارُ فِيْ اُوْرُبَّا بِالْقَنَابِلِ النَّارِيَّةِ (۱۳) عَفَوْنَا
...هُ (۱۴) عَفَا اللّٰهُ عَنْكَ (۱۵) عُفِيَ عَنْهُ (۱۶) اَتَانَا اَخُوْكَ فَاٰتَيْنَا كِتَابًا وَ
...حْبَرَةً (۱۷) تِلْكَ الْبَسَاتِيْنُ تُسْقٰى مِنْ مَاءِ النَّهْرِ (۱۸) هَلْ تَدْرِيْ كَمْ

يَوْمًا مَضٰى مِنْ اَيَّامِ هٰذَا الشَّهْرِ (١٩) لَا اَدْرِىْ يَا سَيِّدِىْ لٰكِنِّىْ اَظُنُّ اَنَّ
الْيَوْمَ يَكُوْنُ التَّارِيْخُ الْعَاشِرُ (٢٠) دُعِيْتُ الْيَوْمَ اِلَى الْاَمِيْرِ (٢١) سُمِّيَتْ
بِنْتُهٗ بِزَيْنَبَ (٢٢) اَحْسَنُ الْمَسَاجِدِ فِى الْهِنْدِ الْجَامِعُ الَّذِىْ بَنٰى بِاَمْرِ
السُّلْطَانِ شَاه جَهَانِ فِىْ دِهْلِي وَمِنْ عَجَائِبَاتِ الدُّنْيَا الْعِمَارَةُ
الْمُسَمَّاةُ بِالتَّاج محل فِي اگره الَّتِىْ بَنَاهَا السُّلْطَانُ الْمَوْصُوْفُ
[رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى]

(٢٣) رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا لَنَا عِلْمٌ وَ لِلْجُهَّالِ مَالٌ
فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ وَاِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ[1]

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(١) وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا (٢) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا
عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ (٣) اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (٤)
سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ (٥) وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا
اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ
(٦) مَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ (٧) وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ
فَتَرْضٰى (٨) فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (٩) وَقَضٰى رَبُّكَ
اَلَّا [اَنْ لَا]تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ (١٠) وَمَنْ يُّؤْتَى الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا

[1] لَا يَزَالُ یعنی ہمیشہ۔

كَثِيْرًا (۱۱) اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ (۱۲) اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ[1] ۔

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) میں نے رشید کو بلایا تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا تو میں نے اسے ایک کتاب دی (۲) ہم نے اپنے ساتھیوں کو کھانے کے لئے بلایا تو انہوں نے ہماری دعوت قبول کر لی (۳) پیر صاحب [شیخ] نے میرے لئے دعا [دعائے خیر] کی (۴) اس کا باپ اس سے راضی نہ تھا پس اسے بددعا دی (۵) حامد نے بھیڑیے کی طرف ایک گولی پھینکی تو اسے لگی اور مر گیا (۶) اے لڑکے! تو کیوں روتا ہے تجھے کس نے رُلایا؟ (۷) اب اس [عورت] کے لئے کچھ مال باقی نہیں رہے گا (۸) تم اپنے بھائی کے لئے کیا باقی رکھو گے؟ (۹) ہمیں جو کچھ مال اللہ نے دیا ہے وہ ہمیں کافی ہوگا (۱۰) اس کے لڑکے کا نام محمود رکھا گیا (۱۱) یہ مدرسہ وزیر کے حکم سے تعمیر کیا گیا (۱۲) ہماری کھیتیاں بارش سے سیراب کی جاتی ہیں۔

---

[1] اس جملے میں لفظ الْجَنَّةَ مبتدا ہے۔ اگرچہ مؤخر ہے پھر بھی اَنَّ کی وجہ سے نصب دیا گیا ہے۔ لَهُمْ خبر مقدم ہے۔

ذیل کے جملے کی تحلیل صرفی ونحوی کرو

دَعَا الرَّشِيْدُ اَبَا الْفَضْلِ اِلٰى بَيْتِهٖ

اس طرح: (دَعَا) فعل ماضی معروف' صیغہ واحد مذکر غائب از قسم ناقص واوی دراصل دَعَوَ' قاعدۂ تعلیل نمبر (۱) کے مطابق واو کو الف سے بدل دیا گیا ہے' ثلاثی مجرد۔

(الرَّشید) اَلْ حرف تعریف ہے' (رشید) اسم صفت' مشتق ہے رَشَدَ [سمجھ دار ہونا] سے' مگر یہاں اسم علم ہے۔ واحد مذکر از قسمِ صحیح' کیونکہ اس کے حروف اصلیہ میں کوئی حرف علّت یا ہمزہ نہیں اور دو حرف ایک جنس کے بھی نہیں ہیں۔ معرب ہے۔

(اَبَا) اِسم جامد' واحد مذکر۔ از قسم ناقص کیونکہ اصل میں اَبَوٌ ہے' واو حذف کر کے اَبٌ بولا جاتا ہے۔ مضاف ہے اور حالتِ نصبی میں ہے اس لئے اَبَا پڑھا جاتا ہے' معرب۔

(الفضلِ) اسم مصدر ہے۔ یہاں اسم علم ہے' واحد مذکر از قسمِ صحیح' معرب۔

(اِلٰی) حرف جر' مبنی۔

(بَیْت) اسم' واحد مذکر' نکرہ ہے مگر ضمیر کی طرف مضاف ہونے کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے۔ از قسمِ اجوف کیونکہ درمیانی حرف ی ہے معرب ہے۔

(ہٖ) ضمیر مجرور' واحد مذکر غائب' مبنی۔

تحلیل نحوی اس طرح

(دَعَا) فعل ماضی، مبنی (الرشید) فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے (اَبَا) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے مضاف بھی ہے اس لئے اس کا نصب الف سے آیا ہے دیکھو سبق ۱۱۔۲) (الفضل) مضاف الیہ ہے اس لئے مجرور ہے۔ (اِلٰی) حرف جر، (بیت) مجرور (ہٖ) ضمیر مجرور، مضاف الیہ ہے بیت کا اس لئے وہ حالت جری میں ہے۔ جار مجرور مل کر متعلق فعل۔

فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالثَّلٰثُوْنَ

مُضَارِعُ الْمَجْزُوْمُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْاَمْرُ الْحَاضِرُ مِنَ النَّاقِصِ		
لَمْ يَدْعُ	لَمْ يَرْمِ	لَمْ يَلْقَ			
لَمْ يَدْعُوَا	لَمْ يَرْمِيَا	لَمْ يَلْقَيَا			
لَمْ يَدْعُوْا	لَمْ يَرْمُوْا	لَمْ يَلْقَوْا			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ			

لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا			
لَمْ يَدْعُوْنَ	لَمْ يَرْمِيْنَ	لَمْ يَلْقَيْنَ			
لَمْ تَدْعُ	لَمْ تَرْمِ	لَمْ تَلْقَ	اُدْعُ [1]	اِرْمِ [2]	اِلْقَ [3]
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْا	لَمْ تَرْمُوْا	لَمْ تَلْقَوْا	اُدْعُوْا	اِرْمُوْا	اِلْقَوْا
لَمْ تَدْعِيْ	لَمْ تَرْمِيْ	لَمْ تَلْقَيْ	اُدْعِيْ	اِرْمِيْ	اِلْقَيْ
لَمْ تَدْعُوَا	لَمْ تَرْمِيَا	لَمْ تَلْقَيَا	اُدْعُوَا	اِرْمِيَا	اِلْقَيَا
لَمْ تَدْعُوْنَ	لَمْ تَرْمِيْنَ	لَمْ تَلْقَيْنَ	اُدْعُوْنَ	اِرْمِيْنَ	اِلْقَيْنَ
لَمْ اَدْعُ	لَمْ اَرْمِ	لَمْ اَلْقَ			
لَمْ نَدْعُ	لَمْ نَرْمِ	لَمْ نَلْقَ			

تنبیہ ا:۔ حالتِ جزمی میں فعل ناقص کے مضارع اور امر کا لام کلمہ (حرفِ علت) پانچ صیغوں سے حذف کر دیا جاتا ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گرا دیا جاتا ہے مگر جمع مؤنث کے دو صیغوں میں تغیر نہیں ہوتا کیونکہ وہ مبنی ہیں۔

---

[1] تو بلا۔ [2] تو پھینک [3] تو ملاقات کر۔

اَلْمُضَارِعُ الْمَنْصُوْبُ مِنَ النَّاقِصِ			اَلْمُضَارِعُ الْمُؤَكَّدُ مِنَ النَّاقِصِ	
لَنْ يَدْعُوَ[1]	لَنْ يَرْمِيَ[2]	لَنْ يَلْقَى[3]	لَيَدْعُوَنَّ[4]	لَيَلْقَيَنَّ[5]
لَنْ يَدْعُوَا	لَنْ يَرْمِيَا	لَنْ يَلْقَيَا	لَيَدْعُوَانِّ	لَيَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْا	لَنْ يَرْمُوْا	لَنْ يَلْقَوْا	لَيَدْعُنَّ	لَيَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقَى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لِتَلْقَيَانِّ
لَنْ يَدْعُوْنَ	لَنْ يَرْمِيْنَ	لَنْ يَلْقَيْنَ	لَيَدْعُوْنَانِّ	لَيَلْقَيْنَانِّ
لَنْ تَدْعُوَ	لَنْ تَرْمِيَ	لَنْ تَلْقَى	لَتَدْعُوَنَّ	لَتَلْقَيَنَّ
لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْا	لَنْ تَرْمُوْا	لَنْ تَلْقَوْا	لَتَدْعُنَّ	لَتَلْقَوُنَّ
لَنْ تَدْعِي	لَنْ تَرْمِي	لَنْ تَلْقَيْ	لَتَدْعِنَّ	لَتَلْقَيِنَّ
لَنْ تَدْعُوَا	لَنْ تَرْمِيَا	لَنْ تَلْقَيَا	لَتَدْعُوَانِّ	لَتَلْقَيَانِّ
لَنْ تَدْعُوْنَ	لَنْ تَرْمِيْنَ	لَنْ تَلْقَيْنَ	لَتَدْعُوْنَانِّ	لَتَلْقَيْنَانِّ
لَنْ اَدْعُوَ	لَنْ اَرْمِيَ	لَنْ اَلْقَى	لَاَدْعُوَنَّ	لَاَلْقَيَنَّ
لَنْ نَدْعُوَ	لَنْ نَرْمِيَ	لَنْ نَلْقَى	لَنَدْعُوَنَّ	لَنَلْقَيَنَّ

تنبیہ۲:۔ يَرْمِيْ سے مضارع مؤکد: لَيَرْمِيَنَّ، لَيَرْمِيَانِّ لَيَرْمُنَّ، لَتَرْمِيَنَّ، لَتَرْمِيَانِّ، لَيَرْمِيْنَانِّ الخ۔

[1] وہ ہرگز نہیں بلائے گا۔ [2] وہ ہرگز نہیں پھینکے گا۔ [3] وہ ہرگز نہیں ملے گا [4] وہ ضرور ہی بلائے گا
[5] وہ ضرور ہی ملے گا۔

اِسْمُ الْفَاعِلِ

دَاعٍ (دراصل دَاعِوٌ) دَاعِيَانِ دَاعُوْنَ دَاعِيَةٌ دَاعِيَتَان دَاعِيَاتٌ رَمٰی سے رَامٍ، لَقِيَ سے لَاقٍ، مگر الْ لگایا جائے تو الداعی وغیرہ ہوگا۔[1]

اِسْمُ الْمَفْعُوْلِ

مَدْعُوٌّ، مَدْعُوَّانِ مَدْعُوُّوْنَ مَدْعُوَّةٌ مَدْعُوَّتَانِ، مَدْعُوَّاتٌ رَمٰی سے مَرْمِيٌّ مَرْمِيَّانِ الخ اور لَقِيَ سے مَلْقِيٌّ ہوگا۔

اِسْمُ الظَّرْفِ

مَدْعًی (دراصل مَدْعَوٌ) مَدْعَيَانِ

مَدْعَاةٌ (دراصل مَدْعَوَةٌ) مَدْعَاتَانِ مَدَاعٍ (دراصل مَدَاعِوُ)

رَمٰی سے مَرْمًی اور لَقِيَ سے مَلْقًی ہوگا

اِسْمُ الْاٰلَةِ

مِدْعًی (= مِدْعَوٌ) مِدْعَيَانِ

مِدْعَاةٌ (= مِدْعَوَةٌ) مِدْعَاتَانِ مَدَاعٍ (= مَدَاعِوُ)

مِدْعَاءٌ (= مِدْعَاوٌ) مِدْعَاوَانِ مَدَاعِيُّ (= مَدَاعِيْوُ)

اسی طرح مِرْمًی اور مِلْقًی وغیرہ ہوگا۔

اِسْمُ التَّفْضِيْلِ

اَدْعٰی (اَدْعَوُ)	اَدْعَيَانِ	اَدْعَوْنَ	یا	اَدَاعٍ
دُعْوٰی یا دُعْيَا	دُعْوَيَان	دُعْوَيَاتٌ	یا	دُعًی

---

[1] دیکھو سبق ۱۰-۹

الصَّرف الصَّغِیر مِنَ النَّاقِص الثّلاثی المزید

المصدر	اسم المفعول	اسم الفاعل	الامر	المضارع	الماضی
اِلْقَاءٌ[1]	مُلْقًی	مُلْقٍ	اَلْقِ	یُلْقِیْ	۱۔ اَلْقٰی
تَلْقِیَۃٌ[2]	مُلَقًّی	مُلَقٍّ	لَقِّ	یُلَقِّیْ	۲۔ لَقّٰی
مُلَاقَاۃٌ یا لِقَاءٌ[3]	مُلَاقًی	مُلَاقٍ	لَاقِ	یُلَاقِیْ	۳۔ لَاقٰی
تَلَقٍّ[4]	مُتَلَقًّی	مُتَلَقٍّ	تَلَقَّ	یَتَلَقّٰی	۴۔ تَلَقّٰی
تَلَاقٍ[5]	مُتَلَاقًی	مُتَلَاقٍ	تَلَاقَ	یَتَلَاقٰی	۵۔ تَلَاقٰی
اِنْقِضَاءٌ[6]	مُنْقَضًی	مُنْقَضٍ	اِنْقَضِ	یَنْقَضِیْ	۶۔ اِنْقَضٰی
اِلْتِقَاءٌ[7]	مُلْتَقًی	مُلْتَقٍ	اِلْتَقِ	یَلْتَقِیْ	۷۔ اِلْتَقٰی
اِرْعِوَاءٌ[8]	مُرْعَوًّی	مُرْعَوٍ	اِرْعَوِ	یَرْعَوِیْ	۸۔ اِرْعَوٰی
اِسْتِلْقَاءٌ[9]	مُسْتَلْقًی	مُسْتَلْقٍ	اِسْتَلْقِ	یَسْتَلْقِیْ	۱۰۔ اِسْتَلْقٰی

مذکورہ گردانیں دیکھ کر تعلیل کے چند نئے قاعدے تم بخوبی سمجھ سکتے ہو جو حسب ذیل ہیں:۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۸) اِوْ ' ای ' او اور ای سے اِ ہو جاتا ہے: داعو سے دَاعٍ ' تَلَاقِیٌ (بروزن تَفَاعُلٌ) سے تَلَاقٍ۔

٭ مگر آخر میں تنوین نہ ہو تو ای بن جائے گا: اَلدَّاعِیْ ' التَّلَاقِیْ اسی طرح مَدَاعِوُ سے مَدَاعِیْ (جمع اسم ظرف از دَعَا) مَرَامِیُ سے مَرَامِیْ۔

---

۱ ڈالنا۔ ۲ کسی کو کوئی چیز دے دینا۔ ۳ ملاقات کرنا ۴ ملنا۔ سیکھ لینا ۵ آمنے سامنے آنا ۶ ختم ہو جانا ۷ آمنے سامنے آنا ۸ باز آنا ۹ چت لیٹنا۔

تنبیہ ۳:۔ ناقص سے ہر ایک اسم فاعل میں اور باب ۴ اور ۵ کے مصادر میں یہ قاعدہ جاری ہوتا ہے۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۹) اوٌ اور اَیْ سے اًی بن جاتا ہے۔ مِدْعَوٌ سے مَدْعًی (واحد اسم ظرف) مُلْقَیٌ سے مُلْقًی (اسم مفعول از القی)۔

تنبیہ ۴:۔ ناقص سے ثلاثی مزید کے ہر ایک اسم مفعول میں یہ قاعدہ جاری ہوگا۔

قاعدۂ تعلیل نمبر (۲۰) اُوْیٌ سے اِیٌّ ہوجاتا ہے جیسے مَرْمُوْیٌ سے مَرْمِیٌ (اسم مفعول از رمٰی)، مَرْضُوْیٌ سے مَرْضِیٌّ از رَضِیَ۔

تنبیہ ۵:۔ مذکورہ گردانوں کے مصادر میں قاعدۂ تعلیل نمبر (۱۳) جاری کیا گیا ہے: اِلْقَایٌ سے اِلْقَاءٌ وغیرہ۔

تنبیہ ۶:۔ ناقص سے بابِ فَعَّلَ کا مصدر بجائے تفعیل کے تفعلة کے وزن پر آتا ہے: لقی سے تلقیة، سمی سے تسمیة۔

تنبیہ ۷:۔ ناقص واوی ثلاثی مجرد کے باب نصر، سمع اور کرم سے آیا کرتا ہے: دعا یدعو، رضی یرضی اور سرو یسرو۔ اور ناقص

ل نیز اسم ظرف اور اسم الہ کی جمع میں۔

یائی باب ضرب ،فتح اور سمع سے آتا ہے: رمی یرمی ، سعی یسعی اور لقی یلقی۔

سلسلۃ الفاظ نمبر ۳۱

(ض۔ی) چاہنا۔ بَغِیَ (س) صَلّٰی (۲۔ی) نماز پڑھنا۔ [علیہ
ہونا | درود پڑھنا۔ رحمت بھیجنا
(۷۔ی) چاہنا | قَضٰی (ض۔ی) حکم کرنا۔ فیصلہ کرنا
(۶۔ی) مناسب ہونا۔ اس کا لَاقٰی (۳۔ی) ملاقات کرنا۔ سامنے آنا
ع (یَنْبَغِیْ) ہی کثیر الاستعمال ہے مَسّٰی (۲۔ی) شام کا سلام کرنا یعنی
جاب (۱۰۔و) قبول کرنا | مَسَّاكَ اللّٰہُ بِالْخَیْرِ کہنا
(۳۔ی) پروا کرنا | مَشٰی (ض۔ی) چلنا
(۲) پہنچا دینا | مَضّٰی (۲۔ی) گزرنا
(۵) باہم محبت رکھنا | نَادٰی (۳۔ی) پکارنا۔ منادی کرنا
(۴۔ی) آرزو کرنا | نَهٰی (ف۔ی) روکنا۔ منع کرنا (۷)
(ف۔ی) کوشش کرنا۔ دوڑنا | رُک جانا
ح (۲) صبح کا سلام کرنا یعنی هَدٰی (ض۔ی) ہدایت کرنا۔ ٹھیک
كَ اللّٰہُ بِالْخَیْرِ کہنا | راستہ بتلانا (۷) ہدایت قبول کرنا۔

اَبْلَقُ چتلا	ٹھیک رہ پر چلنا (ا) ہدیہ دینا (۵) با ہم
مُنْيَةٌ خواہش۔ آرزو	ایک دوسرے کو تحفہ تحائف بھیجنا
بَيْعٌ (مصدر ہے باع کا) بیچنا۔ خرید و فروخت	غَالٍ مہنگا
	غَايَةٌ انتہا
تَهْلُكَةٌ ہلاکی	غَيٌّ (غوی کا مصدر ہے) بھٹکنا۔ گمراہی
جِبْهَةٌ پیشانی	مَرَحًا اِتراتے ہوئے۔ اکڑتے ہوئے
رَخِيصٌ سستا	مِيْلَادٌ پیدائش۔ پیدائش کا وقت یا دن
عَسٰى غالباً۔ اُمید ہے	هَلَّا کیوں نہیں؟

مشق نمبر ۳۳

(۱) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، مَسَّاكُمُ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ

☆ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُ يُمَسِّيكَ بِالْخَ

(۲) عَسٰى اَنْ تَكُوْنَ مَضَيْتَ اَيَّا مَ الْعُطْلَةِ بِالْهَنَاءِ وَالْعَافِيَةِ يَا حَامِدُ

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا اُسْتَاذِيْ مَضَّيْتُ اَيَّامَ الْعُطْلَةِ عَلٰى جَبَلِ شِ

فِيْ اَحْسَنِ الْاَحْوَالِ۔

(۳) هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ صَلَّيْتُ الْعَصْرَ

(۴) هَلْ تُصَلُّوْنَ مَعَ الْجَمَاعَةِ؟

☆ نَعَمْ يُصَلِّي بِنَا[1] آبَوْانَا

(۵) اُدْعُ اَخَاكَ

☆ دَعَوْتُهٗ فَقَالَ اَنَا اٰتِيْ خَلْفَكَ

(۶) مَنْ اَعْطَاكَ هٰذَا الْكِتَابَ؟

☆ اَعْطَانِيْهِ صَدِيْقِيْ خَالِدٌ

(۷) فَمَا اَعْطَيْتَهٗ فِي الْعِوَضِ

☆ لَمْ اُعْطِهِ شَيْئًا، هُوَ لَا يَقْبَلُ الْعِوَضَ

(۸) فَيَنْبَغِيْ لَكَ اَنْ تُهْدِيَهٗ يَوْمَ مِيْلَادِهٖ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَهَادَوْا تَحَابُّوْا

☆ نَعَمْ اُرِيْدُ اَنْ اُهْدِيَهٗ شَيْئًا يُحِبُّهٗ وَ يَرْضٰى بِهٖ

(۹) هَلْ تَمْشِيْ مَعَنَا اِلٰى بَيْتِ الْاُسْتَاذِ السَّيِّدِ سَعِيْدِ الْهَاشِمِيِّ

☆ نَعَمْ اَمْشِيْ مَعَكَ بِالرِّضَا وَالسُّرُوْرِ لِاَنِّيْ مُتَمَنٍّ لِقَاءَ حَضْرَةِ الْهَاشِمِيِّ

(۱۰) فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ وَامْشِ مَعِيَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

☆ عَلَى الْعَيْنِ وَالرَّأْسِ، سَاُصَلِّيْ هُنَاكَ

---

[1] يُصَلِّيْ بِنَا۔ ہمارے ساتھ نماز پڑھتا ہے یعنی ہمیں نماز پڑھاتا ہے۔

(۱۱) بِكَمْ اِشْتَرَيْتَ هٰذَا الْحِصَانَ الْاَ بْلَقَ يَا فُؤَادُ؟

☆ اِشْتَرَيْتُهٗ بِمِئَةٍ وَ عِشْرِيْنَ رُبِيَّةً

(۱۲) رَخِيْصٌ، مَا هُوَ بِغَالٍ اِشْتَرِ لِيْ مِنْ فَضْلِكَ مِثْلَ هٰذَا الْحِصَانِ۔

طَيِّبٌ، لَاَ شْتَرِيَنَّ لَكَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى

(۱۳) لٰكِنْ لَا تَشْتَرِلِيْ حِصَانًا اَبْلَقَ اِنِّيْ اُحِبُّ الْاَ سْوَدَ الَّذِيْ فِيْ غُرَّتِهٖ بَيَاضٌ

☆ اَحْسَنْتَ! سَاَشْتَرِيْ لَكَ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى يَا سَيِّدِيْ

(۱۴) كَمْ تَتَعَلَّمُ الْاِ نْكِلِيْزِيْ وَاَيْش تَبْغِيْ مِنْهُ يَا اَحْمَدُ؟

☆ اَتَمَنّٰى اَنْ اَكُوْنَ دُكْتُوْرًا مَاهِرًا لِاَ خْدِمَ الْمَرْضٰى

(۱۵) هَلْ سَمِعْتَ مَا كُلُّ مَا[1] يَتَمَنَّى الْمَرْءُ يُدْرِكُهٗ

☆ نعم سمعتُ، لٰكِنْ لَسْتُ بِقَانِطٍ وَلَا اُبَالِيْ بِهٖ، اُرِيْدُ اَنْ اَسْعٰى حَتّٰى اُدْرِكَ مَا اَتَمَنَّاهُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ

(۱۶) اَحْسَنْتَ يَا اَحْمَدُ، مُنْيَتُكَ مُبَارَكَةٌ، جَعَلَ اللّٰهُ سَعْيَكَ مَشْكُوْرًا وَ بَلَّغَكَ غَايَةَ مَا تَتَمَنَّاهُ

☆ اٰمين، اُدْعُ لِيْ يَا شَيْخُ دَائِمًا فِيْ او قاتِك المخصوصةِ فَاِنَّ دَعْوَةَ الصَّالِحِيْنَ مُسْتَجَابَةٌ۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (۲) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ

[1] پہلا مَا نافیہ ہے یعنی "نہیں" دوسرا مَا موصولہ ہے یعنی "جو کچھ"

حِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (۳) اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً (۴) لَا
شَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ [وَاخْشَوْنِي]اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (۵) مَا اٰتَاكُمُ
سُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (۶) وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى
لُكَةِ (۷) لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا (۸) لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ
مَا (۹) قَالَ اَلْقِهَا يَا مُوْسٰى فَلَمَّا اَلْقٰهَا فَاِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى (۱۰) يَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ
وَذَرُوا الْبَيْعَ (۱۱) فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةَ
يَا (۱۲) فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (۱۳) اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِ عَبْدَهٗ (۱۴) اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنِّيْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ[۲] [حِسَابِيْ] (۱۵) يَا
يَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ـ

اشعار

يٰاَيُّهَا الرَّجُلُ الْمُعَلِّمُ غَيْرَهٗ هَلَّا لِنَفْسِكَ كَانَ ذَا[۳] التَّعْلِيْمُ
اِبْدَأْ بِنَفْسِكَ فَانْهَهَا عَنْ غَيِّهَا فَاِذَا انْتَهَتْ عَنْهُ فَاَنْتَ حَكِيْمٌ
فَهُنَاكَ يُسْمَعُ مَا تَقُوْلُ وَيُهْتَدٰى بِالْقَوْلِ مِنْكَ وَ يَنْفَعُ التَّعْلِيْمُ

(ابو الاسود الدُّؤَلی ـ المتوفی ۶۹ھ)

ذیل کے جملے میں جتنے افعال ہیں ان کے صیغے، اقسام اور اصلیت پہچانو ـ يَا اَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ
وَذَرُوا الْبَيْعَ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ـ

---

۱ اذا کے معنی ہیں "ناگہاں" ۲ اس کے آخر کی ہ زائد ہے اس کے کچھ معنی نہیں ہیں ـ
۳ اسم اشارہ ہے "وہ"

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْفِعْلُ اللَّفِيْفُ وَفِعْلُ رَءٰی

۱۔لفیف وہ فعل یا اسم ہے جس کے حروف اصلیہ میں دو حرفِ علت ہو

اس کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) لفیف مقرون جس میں دونوں حرف علت باہم قرین (متصل) ہو

رَوٰی (= رَوَیَ۔روایت کرنا) گویا یہ اجوف اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

(۲) لفیف مفروق جس میں دونوں حرف علت کے درمیان کوئی حرف

حائل ہو: وَقٰی (= وَقَیَ۔بچانا) گویا یہ مثال اور ناقص کا مجموعہ ہے۔

۲۔لفیف مقرون میں تو صرف ناقص کے تغیرات ہوں گے اور مفرو

میں مثال اور ناقص دونوں کے۔پس رَوٰی کی گردان رَمٰی کے قیاس پر تم خو

سکتے ہو۔اور وَقٰی کی صرف صغیر ہم نیچے لکھ دیتے ہیں اس کی صرف کبیر تم خو

لینا۔

المصدر	اسم المفعول	اسم الفاعل	الامر	المضارع	الماضی
وِقَايَةٌ	مَوْقِيٌّ	وَاقٍ	قِ (= اِوْقِيْ)	يَقِيْ (=يَوْقِيُ)	وقی

تنبیہ ا:۔قِ (امر) اصل میں اِوْقِی تھا۔و او بروئے قاعدہ تعلیل

(۱۴) حذف کردیا گیا اور ی حالت جزمی کی وجہ سے گرادی گئی۔

امر کی پوری گردان اس طرح ہوگی: قِ' قِيَا' قُوْا' قِيْ' قِيَا' قِيْنَ۔

باب اِفْتَعَلَ سے وَقٰی کی صرف صغیر اِتَّقٰی (= اِوْتَقَىَ) ' يَتَّقِيْ' اِتَّقِ '

مُتَّقِی ' اِتِّقَاءٌ (ڈرنا۔بچنا۔پرہیز کرنا)

تنبیہ ۲:۔اِتَّقٰی اصل میں اِوْتَقَیَ تھا۔حسب قاعدۂ تعلیل (۱۲) واو

کو ت سے بدل دیا گیا ہے اور ی کو حسب قاعدۂ تعلیل (ا) الف سے

بدلا گیا۔

۳۔فعلُ رَءَ ی (دیکھنا۔سمجھنا)

(ا) ظاہر ہے کہ رَءَ ی میں عین کلمہ همزہ ہونے کی وجہ سے مهموز العین

اور لام کلمہ ی ہونے کی وجہ سے ناقص ہے۔

(۲) اس کی ماضی کی گردان تو رَمٰی جیسی ہوگی۔مگر مضارع اور امر سے

ء حذف کردیا جاتا ہے چنانچہ مضارع کی گردان اس طرح ہوگی۔

يَرٰى ، يَرَيَانِ' يَرَوْنَ' تَرٰى' تَرَيَانِ' يَرَيْنَ' تَرٰى' تَرَيَانِ' تَرَ

تَرَيْنَ ، تَرَيَانِ ، تَرَيْنَ ، اَرٰى ، نَرٰى۔

تنبیہ ۳:۔ فعل رءی کا مضارع مجہول یعنی یُرٰی تُرٰی کبھی گمان کرنے کے معنی میں آتا ہے اور اکثر تعجب کے موقع پر استعمال ہوتا ہے: هَلْ تُرٰی (کیا تو خیال کرتا ہے؟) اسی مطلب کیلئے کبھی یا تُرٰی[1] بھی بولتے ہیں۔

۳۔ اور امر حاضر کی گردان یوں کی جائے گی۔

رَ رَيَا رَوْا رَيْ رَيَا رَيْنَ

تنبیہ ۴:۔ رءی کا ماضی اور مضارع ہی کثیر الاستعمال ہے۔ امر حاضر کا استعمال شاید ہی ہوتا ہو۔ اس معنی میں اکثر اُنْظُرْ کا استعمال کرتے ہیں اور جدید محاورے میں اکثر لفظ شُفْ (دیکھ) کا استعمال ہوتا ہے۔

(۴) اسم فاعل "رَاءٍ" مثل رَامٍ کے اور اسم مفعول مَرْءِيٌّ مثل مَرْ کے۔

(۵) ابواب ثلاثی مزید میں سے صرف باب اَفْعَلَ میں همزه گرا جاتا ہے۔

اَرٰی يُرِيْ اَرِ مُرِيْ مُرَاءٌ اِرَاءَةٌ ،

[1] دکھانا۔ بتلانا۔

تنبیہ۵:۔ آخر کے تین صیغوں میں خلافِ قیاس ھمزہ کو عین کلمہ کی جگہ سے ہٹا کر لام کلمہ کی جگہ لایا گیا ہے اور ی کو عین کلمہ بنا کر اجوف (مُرِیْدٌ۔ مُفِیْدٌ) کی مانند یہ صیغے بنالئے گئے ہیں۔

تنبیہ۶:۔ ابواب مزید سے امر حاضر بھی برابر مستعمل ہے۔

(۶) باقی ابواب مزید میں ھمزہ حذف نہیں ہوتا۔ ان کی گردانیں ناقص کی طرح کرلو۔

باب فَاعَلَ سے رَاءٰی ' یرٰاءِ یْ ' رَاءِ ' مرٰاءٍ ' مرَاءًی رِیَاءٌ [1]

باب اِفْتَعَلَ سے اِرْتَآی ' یَرْتَآِیْ ' اِرْتَآ مُرْتَیٍّ ' مُرْتَیً ' اِرْتِیَاءٌ [2]

(۴) رَوِیَ یَرْوٰی (سیراب ہونا) ' قَوِیَ یَقْوٰی (قوی ہونا) ' سَوِیَ یَسْوٰی (برابر ہونا) لفیف مقرون ہیں۔ ان کی گردانیں ناقص یائی (لَقِیَ یَلْقٰی) جیسی ہوں گی۔ چونکہ یہ سب لازم ہیں اس لئے اسم فاعل کی بجائے ان سے اسم صفة فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے: رَوِی (سیراب) قَوِی (مضبوط) سَوِیٌّ (برابر)۔

(۵) حَیِیَ (دراصل حَیِوَ (زندہ ہونا)' مضارع یَحْیٰی ' اسم صفة حَیٌّ (زندہ)۔

---

[1] محض دکھاوے کے لئے کوئی کام کرنا۔

[2] غور کرنا۔ شک کرنا۔

باب اَفْعَلَ سے اَحْیٰ، یُحْیِیْ، اَحْیِ، مُحْیٍ، مُحْیًی، اِحْیَاءٌ (زندہ کرنا)۔

باب فَعَّلَ سے حَیّٰ، یُحَیِّیْ، حَیِّ، تَحِیَّةٌ [مصدر]۔ (زندہ رکھنا۔ مراسم آداب وسلام بجالانا)۔

باب اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَحْیٰی، یَسْتَحْیِیْ، اِسْتَحْیِیْ، اِسْتِحْیَاءٌ (شرمانا۔ زندہ رہنے دینا)۔

اس میں سے پہلی ی گرا کر یوں بھی کہتے ہیں: اِسْتَحٰی، یَسْتَحِیْ، اِسْتَحِ۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۲

اَبْدٰی (ا۔ی) ظاہر کرنا	طَرَحَ (ف) پھینک دینا۔ ڈال دینا
تَجَرَّعَ (۴) گھونٹ گھونٹ پینا	عَتَبَ (ض) عتاب کرنا۔ ملامت کرنا
حَالَ (ن۔و) حائل ہونا۔ آڑے آنا	لَقّٰی (۲۔ی) کسی کو کوئی چیز دے دینا
اِرْتَاحَ (یَرْتَاحُ۔ ے۔و) راحت پانا	(۴) حاصل کرنا
رَوٰی (ض) روایت کرنا	مَاتَ (ن۔و) مرنا (۱) مار ڈالنا
رَوِیَ (س) سیراب ہونا (۱) سیراب کرنا	وَلِیَ (یَلِیْ۔ ح۔ی) قریب ہونا متصل ہونا
زَالَ (یَزُوْلُ) زائل ہونا۔ دفع ہونا	(۲) والی بنانا۔ پیٹھ پھیرنا
سَهَا (ن۔و) بھولنا۔ غفلت کرنا	(۴) والی ہونا۔ دوست رکھنا پیٹھ پھیرنا

ساہٍ (اسم فاعل) بھولنے والا	فُسُوْقٌ، سَبٌّ، شَتْمٌ گالی گلوچ
اِرْتِقَاءٌ (مصدر) ترقی کرنا	فِرَاسَةٌ عقل کی تیزی
اُسْبُوْعٌ (ج اَسَابِيْعُ) ہفتہ۔ سات دن	قَفًا (اَقْفِيَةٌ) پیٹھ
…سْرَةٌ خاندان۔ کنبہ۔ گھر والے	قَطُّ کبھی نہیں (زمانہ ماضی کی نفی کے لئے آتا ہے)
…نی (آنَاءٌ) دن کا حصہ۔ دن بھر	كِتَابٌ۔ رِسَالَةٌ۔ مَكْتُوْبٌ خط
…ہَةٌ طرف۔ سبب	لَاسِيَّمَا خصوصا
…زِيْنٌ غمگین	كَأَنَّكَ گویا کہ تو
…ثُ جبکہ	مَنَامٌ نیند
…وْنٌ مہربان	نَضْرَةٌ تازگی
…ادٌ سیدھا	وَقُوْدٌ ایندھن
…ر رفتار	وَيْلٌ بڑی مصیبت۔ عذاب
…ةٌ (غُصَصٌ) گلے میں رکنے والا	مَاعُوْنٌ گھر میں برتنے کی چیزیں۔
…ث یا لقمہ	کارِ خیر
تونگری۔ بے نیازی	

مشق نمبر ۳۴

(۱) قِ فَاكَ [دیکھو درس] كَيْ لَا يُضْرَبَ فَفَاكَ (۲) اِسْتَحِ مِنَ اللّٰهِ
…هَلَّا تَسْتَحْيُوْنَ يَا اَوْلَادُ؟ (۴) لِمَ لَا تَقِيْ لِسَانَكَ مِنَ الْكِذْبِ

وَالْفُسُوْقِ (۵) اِتَّقِ اللّٰهَ وَاتَّقِ الْمَعْصِيَةَ (۶) كَانَ وَلِّى هٰرُوْنَ الرَّشِـ
عَبْدًا حَبَشِيًّا عَلٰى مِصْرَ (۷) لَمْ اَرَ مِثْلَ هٰذِهِ الْاِبْنَةِ قَطُّ (۸) مَا لِىَ1 اَرَ
حَزِيْنًا؟ (۹) هَلْ رَأَيْتُمُوْنِىْ اٰتِىْ اِلَيْكُمْ؟ (۱۰) مَا تَرٰى فِىْ هٰذِ
الْمَسْئَلَةِ اَيُّهَا الْفَاضِلُ؟ (۱۱) اَرٰى اَنَّ رَأْيَكُمْ صَحِيْحٌ (۱۲) اَرِنِىْ كِتَابَكَ
(۱۳) اُعْبُدِ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ [اَلْحَدِيْثُ
(۱۴) اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَرٰى بِنُوْرِ اللّٰهِ [الحديث] (۱۵) اَتَرَوْنَ
هٰذِا [الْمَرْءَةَ] طَارِحَةً وَلَدَهَا فِى النَّارِ؟ [الحديث] (۱۶) كَانَ فِرْعَوْ
يَقْتُلُ اَبْنَاءَ بَنِىْ اِسْرَاءِيْلَ وَيَسْتَحْيِىْ بَنَاتِهِمْ (۱۷) رَوَيْنَا هٰذَا الْحَدِيْثَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (۱۸) هٰذِهِ الْحِكَايَةُ مَرْوِيَّةٌ عَنِ الْاَصْمَعِيِّ (۱۹) نَهْرُ النِّيْ
يُرْوِىْ مَزَارِعَ مِصْرَ -

اَشْعَارٌ

(۲۰) وَلَمْ اَرَ بَعْدَ الدِّيْنِ خَيْرًا مِنَ الْغِنٰى وَلَمْ اَرَ بَعْدَ الْكُفْرِ شَرًّا مِنَ الْفَقْرِ
(۲۱) قُلُوْبُ الْاَصْفِيَاءِ لَهَا عُيُوْنٌ تَرٰى2 مَا لَا يَرَاهُ النَّاظِرُوْنَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَـ

1 مَالِىَ کیا ہے مجھے یعنی کیا سبب؟ اس میں مَا استفہام کے لئے ہے
2 مَا موصولہ ہے یعنی "جو چیز"

النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (۲) فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَ
سُرُوْرًا (۳) اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ؟ (۴) قَالَ
[اِبْرَاهِيْمُ] يَا بُنَيَّ اِنِّيْ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَا ذَا تَرٰى
(۵) قَالَ [مُوْسٰى] رَبِّ اَرِنِيْ اَنْظُرْ اِلَيْكَ، قَالَ لَنْ تَرَانِيْ (۶) فَوَيْلٌ
لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَاءُوْنَ وَ
يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ (۷) اِذْ قَالَ [اِبْرَاهِيْمُ] رَبِّيَ الَّذِيْ يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ قَالَ
[الْمَلِكُ الْكَافِرُ] اَنَا اُحْيِيْ وَ اُمِيْتُ (۸) وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا
بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا۔

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) اپنا مُنہ بچاؤ تا کہ تمہاری پیٹھ پر مار نہ پڑے [تمہاری پیٹھ ماری نہ جائے] (۲) تم اپنی زبان گالی گلوچ سے کیوں نہیں بچاتے؟ (۳) اے میری بہن اللہ سے ڈر اور گناہ سے بچ (۴) ہم نے کبھی مثل اس پھول کے نہ دیکھا (۵) کیا تو دیکھ رہا تھا کہ ہم تیری طرف آ رہے ہیں؟ (۶) اے عالمو! اس مسئلہ میں آپ کی کیا رائے ہے [آپ کیا دیکھتے ہیں؟] کہ وہ صحیح نہیں ہے (۸) اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو کیونکہ اگر تم اُس کو نہیں دیکھتے تو وہ [تو] تمہیں بیشک دیکھ رہا ہے (۹) ایمان والے اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں پس تم اُن کی

تیز بینی [فراسة] سے ڈرو (۱۰) مجھے تم اپنی کتابیں بتاؤ [دِکھلاؤ] (۱۱) مسلمانوں کے خلیفہ نے مجھے بغداد پر گورنر [والی] بنایا (۱۲) ایمان والے اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو [دوزخ کی] آگ سے بچائیں (۱۳) اے لڑکیو! اللہ سے شرم کیا کرو اور اسی سے ڈرا کرو۔

((كِتَابٌ مِنْ وَالِدٍ اِلٰى وَلَدِهٖ))

وَلَدِي الْعَزِيْزَ[1]

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ۔ مَالَكَ يَا بُنَيَّ مَضَيْتَ شَهْرَيْنِ وَلَمْ تَكْتُبْ لَنَا سَطْرَيْنِ؟ حَتّٰى نَقِفَ عَلٰى اَحْوَالِكَ وَ سَيْرِكَ فِي الْعِلْمِ۔ اَمَرَضٌ حَالَ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ اِرْسَالِ الْمَكْتُوْبِ؟ اَمْ عَدَمُ نَجَاحِكَ فِي الْاِمْتِحَانِ دَعَاكَ اِلٰى هٰذَا السُّكُوْتِ الْمَعْتُوْبِ؟

كَيْفَ نُبْدِيْ عَلَى الْقِرْطَاسِ حَالَ قُلُوْبِنَا؟ لَا سِيَّمَا حَالَ اُمِّكَ الْحَنُوْنَةِ يَا لَيْتَ كُنْتَ تَدْرِيْ كَيْفَ تَتَجَرَّعُ اُمُّكَ غُصَصَ الْهُمُوْمِ وَالْاَفْكَارِ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ۔

---

[1] اصل میں یَا وَلَدِیَ الْعَزِیْزَ ہے۔ حرف ندا محذوف ہے [وَلَد] منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے حالت نصبی میں ہے (دیکھو درس ۱۱۔۶) مگر ضمیر متکلم کی وجہ سے زبر نہیں پڑھا جا سکتا [العزیزَ] ولد کی صفت ہے اس لئے وہ بھی منصوب ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلٰی رُفَقَاءِ كَ السُّعَدَاءِ كَيْفَ يَكْتُبُوْنَ كُلَّا اُسْبُوْعٍ مَكْتُوْبًا اِلٰی اُسْرَتِهِمْ ' فَتَرْتَاحُ صُدُوْرُهُمْ وَ يُسَرُّ قُلُوْبُهُمْ۔ وَنَحْنُ مِنْ جِهَتِكَ مُبْتَلَوْنَ فِي الْهُمُوْمِ وَالْاَحْزَانِ ' لَا يَهْنَأُ لَنَا طَعَامٌ وَلَا رُقَادٌ ـ

اِرْحَمْنَا يَا بُنَيَّ وَاَفِدْنَا عَمَّا اَنْتَ عَلَيْهِ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَتَزُوْلَ عَنَّا الْاَفْكَارُ ـ

نَدْعُوْلَكَ دَائِمًا اَنْ يَحْفَظَكَ اللّٰهُ مَعَ الْعَافِيَةِ وَالْهَنَاءِ وَ يَرْزُقَكَ عِلْمًا يَهْدِيْكَ اِلٰی سَبِيْلِ الرَّشَادِ وَالاِرْتِقَاءِ والسّلام

وَالِدُكَ

خالد

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ

بقيّة اَبْوَابِ الثُّلَاثِيِّ الْمَزِيْدِ

ا۔ پہلے حصے میں ثلاثی مزید کے دس ابواب لکھے گئے ہیں وہی کثیر الاستعمال ہیں اور قرآن مجید میں انہی کا استعمال ہوا ہے۔

باقی دو باب یعنی ثلاثی مزید کا گیارھواں اور بارھواں باب جو قلیل الاستعمال ہیں ذیل میں لکھے جاتے ہیں:۔

(۱۱) اِفْعَوْعَلَ: اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا) اِخْشَوْشَنَ یَخْشَوْشِنُ اِخْشَوْشِنْ مُخْشَوْشِنٌ اِخْشِیْشَانٌ۔

(۱۲) اِفْعَوَّلَ: اِجْلَوَّذَ (تیز دوڑنا) اِجْلَوَّذَ یَجْلَوِّذُ اِجْلَوِّذْ مُجْلَوِّذٌ اِجْلِوَّاذٌ۔

تنبیہ ا:۔ مذکورہ دونوں ابواب لازم ہیں اس لئے اسم مفعول نہیں لکھا گیا۔ دونوں ابواب کے معنیٰ میں مبالغہ پایا جاتا ہے۔

۲۔ کتب صرف میں ثلاثی مزید کے اور بھی کئی ابواب لکھے ہیں۔ان میں سے اکثر فَعْلَلَ (رباعی مجرد) کے ہم وزن ہیں۔اور باقی چند ابواب رباعی مزید کے تینوں ابواب (تَفَعْلَلَ، اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَلَّ) کے ہم وزن ہیں۔فرق اتنا ہے کہ ان میں اصلی حروف تین ہی ہیں۔وہ تمام ابواب بہت کم استعمال ہوتے ہیں اس لئے اس ابتدائی کتاب میں انہیں درج کرنے کی ضرورت نہیں۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۳

اِحْدَوْدَبَ (اا) کوزہ پشت ہونا — اِجْلَوْلَی گاؤں گاؤں پھرتے رہنا

اِخْلَوْلَقَ (اا) کپڑے کا پرانا ہونا — اِخْرَوَّطَ (۱۲) لکڑی کا تراشنا

اِعْلَوَّطَ (۱۲) اونٹ کی گردن پکڑ کے چڑھنا — زِیٌّ ھَیات ۔ فیشن

اِمْلَوْلَحَ (اا) پانی کا کھارا ہونا — ظَهْرٌ (اَظْهَارٌ) پیٹھ

سَبَقَ (ض) آگے بڑھنا — غُرْفَةٌ (غِرَافٌ) پانی کا گھونٹ

كَادَ (يَكَادُ) قریب ہونا — = (غُرَفٌ) کمرہ ۔ بالا خانہ

اَرِيكَةٌ (اَرَائِكُ) زینت دار کرسی — فَاخِرَةٌ اعلیٰ درجے کی ۔ امیرانہ

جَوَادٌ (جِيَادٌ) گھوڑا تیز رفتار ۔ سخی آدمی

مشق نمبر ۳۵

(۱) اِحْدَوْدَبَ الرَّجُلُ وَاخْشَوْشَنَ ظَهْرُهُ (۲) اِخْلَوْلَقَتْ ثِيَابُ الْعَبْدِ (۳) اِعْلَوَّطْنَا النَّاقَةَ فَاجْلَوَّذَتْ وَكَادَتْ تَسْبِقُ الْاَفْرَاسَ (۴) اِخْرَوِّطْ اَيُّهَا النَّجَّارُ ذَاكَ الْخَشَبَ وَاصْنَعْ مِنْهُ اَرِيكَةً فَاخِرَةً (۵) اِمْلَوْلَحَ مَاءُ النَّهْرِ حَتّٰی لَا يَقْدِرَ[1] اَحَدٌ اَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ غُرْفَةً وَاحِدَةً (۶) قَدْ تَجْلَوِّذُ النَّاقَةُ حَتّٰی تَسْبِقَ[2] الْجِيَادَ (۷) اِجْلَوْلَيْنَا بِلَادًا وَ قُرًى كَثِيرَةً لِنَلْتَقِيَ عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلِصِينَ فِي خِدْمَةِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ لٰكِنْ مَا وَجَدْنَا غَيْرَ رَجُلٍ وَهُوَ فِي زِيِّ الْاَغْنِيَاءِ فَاَلْفَيْنَاهُ[3] مُخْلِصًا، غَيْرَ مُرَاءٍ، حَرِيصًا عَلٰی اِحْيَاءِ عَظَمَةِ الْمُسْلِمِينَ۔

---

[1] و [2] حتّٰی کے بعد مضارع کو نصب دیا جاتا ہے (دیکھو درس ۲-۴) [3] اَلْفٰی (ا۔ ی) پانا۔

((كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ اِلٰى اَبِيْهِ))

اِلٰى حَضْرَةِ الْوَالِدِ الْمُكَرَّمِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ وَصَلَنِيْ يَا اَبِي الْعَطُوْفَ[1] كِتَابُكَ الْعَزِيْزُ بِالْاَمْسِ، فَعَلِمْتُ مِنْ عُنْوَانِ[2] الْغِلَافِ[3] مَصْدَرَهٗ[4] الشَّرِيْفَ فَقَبَّلْتُهٗ[5] اِكْرَامًا، ثُمَّ فَضَضْتُهٗ[6] مُشْتَاقًا اِلٰى اَخْبَارِكُمُ السَّارَّةِ[7] وَاِذَا[8] هُوَ يَرْمِيْنِيْ بِسِهَامِ الْعِتَابِ وَيُنَبِّهُنِيْ[9] عَلَى الْقَلَقِ وَالْاَلَمِ مَا لَحِقَكُمْ[10] وَلَا سِيَّمَا لِاُمِّي الْحَنُوْنَةِ، فَمَا تَمَّمْتُ قِرَاءَتَهٗ حَتّٰى اَمْطَرَتْ[11] عَيْنَايَ دُمُوْعَ[12] النَّدَمِ وَاَخَذْتُ اَلُوْمُ نَفْسِيْ

فَالْعَفْوَ الْعَفْوَ يَا اَبَتِ فَاِنَّ لِيْ عُذْرًا وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ۔

وَهُوَ اَنِّيْ مَا اَحْبَبْتُ اَنْ اُكَدِّرَ[13] خَاطِرَكُمْ بِاِطْلَاعِكُمْ عَلٰى مَا لَا يَسُرُّكُمْ وَذٰلِكَ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ نَاجِحًا فِي الْاِمْتِحَانِ الشَّهْرِ الْمَاضِيْ، وَسَبَبُهٗ اَنِّيْ رَجَعْتُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ مُتَاَخِّرًا بَعْدَ عُطْلَةِ رَمَضَانَ لِكَوْنِيْ مَرِيْضًا، فَرُفَقَائِيْ سَبَقُوْنِيْ وَخَلَّفُوْنِيْ[14] اَذْرِفُ[15] مِنَ النَّدَمِ دَمَعَاتٍ، لٰكِنْ لَا يَرُدُّ الدَّمْعُ[16] مَا قَدْ فَاتَ، فَتَفَرَّغْتُ[17] عَنْ جَمِيْعِ الْاُمُوْرِ لِتَلَافِيْ مَا فَاتَنِيْ، وَعَزَمْتُ اَنْ اَكُوْنَ فِي الْاِمْتِحَانِ الْاٰتِيْ مِنَ النَّاجِحِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ۔ اَرْجُوْ مِنَ اللّٰهِ اَنْ اُبَشِّرَكُمْ فِي الْقَرِيْبِ بِمَا يَسُرُّكُمْ، وَاَسْاَلُكَ وَاُمِّيَ الْمُكَرَّمَةَ اَنْ تَشْمَلَانِيْ[18] بِدُعَاءِكُمْ۔ اَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَكُمَا لِابْنِكُمَا الْمُطِيْعِ۔

محمد رفیع

---

[1] بڑا مہربان [2] پتہ [3] لفافہ [4] نکلنے کی جگہ جہاں سے وہ آیا ہے [5] میں نے اس کو بوسہ دیا [6] فَضَّ (ن) کھولنا توڑنا۔ [7] خوش کرنے والی [8] یہاں اِذَا مفاجاۃ کا ہے۔ یعنی یکا یک۔ [9] نَبَّهَ۔ آگاہ کرنا۔ [10] لاحق ہونا۔ [11] برسایا [12] اَدْمُعٌ۔ آنسو [13] اَكْدَرَ = میلا کرنا۔ [14] پیچھے ڈال دیا۔ [15] اَذْرَفَ (ض) آنسو بہانا۔ [16] جو کچھ فوت ہو گیا۔ [17] تَفَرَّغَ سب کچھ چھوڑ کر ایک کام کے درپے ہو جانا۔ [18] شَمِلَ (س) شامل کر لینا۔

سوالات نمبر ۱۵

(۱) ناقص کا دوسرا نام کیا ہے؟

(۲) حالتِ جزمی میں فعل ناقص کے لام کلمہ کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے؟

(۳) ناقص سے مضارع معروف و مجہول کی گردانوں میں کون کون صیغے ہم مشابہ ہیں؟

(۴) ناقص سے باب فَعَّلَ کا مصدر کس وزن پر آتا ہے؟

(۵) ناقص سے باب تَفَعَّلَ اور تَفَاعَلَ کے مصدروں میں کیا تغیر ہوتا ہے؟

(۶) اجوف سے باب اَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر کیسا ہوتا ہے؟

(۷) لفیف کی تعریف کرو۔

(۸) لفیف کی کون سی قسم میں تغیر زیادہ ہوتا ہے؟

(۹) ذیل کے صیغے پہچانو اور اُن کی اصلیت بتاؤ یَدْعُوْنَ ، رَضُوْا، ...وْنَ، تَدْعُوْنَ، تَرْضَيْنَ، تُلْقَيْنَ، اِرْمِ، اِرْمِیْ، لَقُوْا، مَدْعُوٌّ، مِدْعَاءٌ، ...ِیْ، مُرَامِیٌّ، اَدْعٰی، اَلْقٰی، قِ، قُوْا، قِيْنَ، اِتَّقُوْا، اَلْمَوْلٰی، دَاعُوْنَ، اَرِ، ...، يَرَوْنَ، حَيُّوْا، اَسْتَحِیْ، اِسْتَحِیْ، يَحْيٰی، تَحِيَّةٌ۔

(۱۰) ثلاثی مزید کے کل ابواب تم نے کتنے پڑھے ہیں اُن میں کثیر ...تعمال کتنے ہیں اور قلیل الاستعمال کتنے ہیں؟

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالثَّلٰثُوْنَ

خَاصِّیَّاتُ الْاَبْوَابِ

ا۔ فعل مجرد کو ابواب مزید کی طرف نقل کرنے سے ان میں کئی خاص معانی پیدا ہوتی ہیں جو ان ابواب کی خاصِیَّت کہلاتی ہیں۔

۲۔ خود مجرد کے ابواب میں سے ہر ایک باب کی کچھ خصوصیتیں ہیں لیکن اُن کی طرف توجہ بہت کم جاتی ہے۔ البتہ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ باب سَمِعَ میں زیادہ تر اوصاف عارضی اور عوارضِ نفسانی کے معنی پائے جاتے ہیں: فَرِحَ (خوش ہونا) حَزِنَ (غمگین ہونا) وَجِلَ (ڈرنا) دوسرے یہ کہ بابِ مذکور اکثر لازم ہوتا ہے جیسے کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔

باب کَرُمَ میں اوصافِ دائمی کے معنی پائے جاتے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ لازم ہوتا ہے: حَسُنَ (خوبصورت ہونا) شَجُعَ (بہادر ہونا) جَبُنَ (بزدل ہونا)۔

باب فَتَحَ میں ایک لفظی خصوصیت ہے کہ اِس باب سے جتنے فعل آتے ہیں اُن کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرفِ حلقی (دیکھو درس ۲۹ تنبیہ ۳) ضرور ہوگا۔ صرف چند مادّے اس سے مستثنٰی ہیں۔

باب حَسِبَ سے صرف دو فعل صحیح آئے ہیں: حَسِبَ، نَعِمَ (تروتازہ ہونا) اور چند افعال مثال واوی کے آئے ہیں: وَرِمَ (سُوج جانا) وَرِثَ (وارث ہونا)

۳۔ ابواب ثلاثی مزید کی خاصّیات حسب ذیل ہیں:۔

تنبیہ ا:۔ ذیل میں لفظ مَاخَذ بہت جگہ آئے گا۔ اس سے مُراد وہ لفظ ہے جو مصدر نہ ہو اور اس سے کوئی فعل بنایا جائے: عِرَاق سے اَعْرَقَ (عراق میں پہنچنا) پس لفظ عراق اَعْرَقَ کا ماخذ ہے۔

(ا) بابُ اَفْعَلَ

خاصّیات	امثلہ
ا۔ تعدیہ = لازم کو متعدّی بنانا	ذَھَبَ (جانا) سے اَذْھَبَ (لے جانا)
۲۔ بُلُوغ = ماخذ میں آنا یا ماخذ میں پہنچنا	اَصْبَحَ زَیْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) ماخذ صُبح، اَعْرَقَ خَالِدٌ (خالد عراق میں پہنچا) ماخذ عراق
۳۔ وِجْدَان = ماخذ سے متّصف پانا	اَعْظَمْتُہٗ (میں نے اسے صاحب عظمت پایا) ماخذ عظمت
۴۔ صَیرورت = صاحب ماخذ ہونا	اَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھلدار ہونا) ماخذ ثمر
۵۔ نِسْبَة اِلَی الْمَاخَذ = ماخذ کی طرف نسبت کرنا	اَکْفَرْتُہٗ (میں نے کفر کی طرف اس کو منسوب کیا) ماخذ کُفر
۶۔ اِبتِداء نئے معنی کے لئے آنا جو مجرد کے معنی سے بالکل الگ ہوں	اَشْفَقَ زَیْدٌ (زید ڈرا) مادّہ مجرد شَفِقَ = (مہربانی کرنا)

(۲) بَابُ فَعَّلَ

۱۔ تَعْدِیَہ[1]	فَرِحَ (خوش ہونا) سے فَرَّحَ (خوش کرنا)
۲۔ بُلوغ	عَمَّقَ الْمَاءُ (پانی عُمْق [گہرائی] میں پہنچا)
۳۔ صیرورت	نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا) ماخذ نَور = کلی۔ شگوفہ
۴۔ نِسبَۃ اِلَی الْمَاخَذ	فَسَّقْتُہٗ (میں نے اُسے فِسق کی طرف منسوب کیا)
۵۔ اِبتدا	کَلَّمْتُہٗ (میں نے اُس سے کلام کیا) مادہ کَلْم = زخمی کرنا
۶۔ تَحْوِیل = کسی چیز کو پھیر کر ماخذ یا مثل ماخذ بنانا	نَصَّرَ زَیْدٌ یَھُوْدِیًّا (زید نے ایک یہودی کو نصرانی بنایا) ماخذ نَصْرَانِی = عیسائی
۷۔ تَکْثِیر = کثرت ظاہر کرنا	قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کردینا) یعنی بہت سے ٹکڑے کرڈالنا
۸۔ قَصْر = بڑی بات کو تاہ کردینا	کَبَّرَ (اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا) سَبَّحَ (سُبْحَانَ اللّٰہ کہنا)

(۳) بابُ فَاعَلَ

۱۔ مُشَارَکت = کسی کام میں دو شخصوں کا باہم شریک ہونا	قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو باہم لڑے)
۲۔ مُوَافَقَتِ مجرد = مجرد کے ہم معنی ہونا	سَافَرَ حَامِدٌ۔ سَفَرَ کا ہم معنی ہے (حامد نے سفر کیا)

۳۔ مُوَافَقَتِ اَفْعَلَ بَاعَدْتُہٗ بمعنی اَبْعَدْتُہٗ (میں نے اُسے دُور کیا)

---

[1] جن اصطلاحی الفاظ کے معنی پہلے لکھے جا چکے ہیں وہ دوبارہ نہیں لکھے جائیں گے۔

۴۔مُوَافِقَتِ فَعَّلَ	ضَاعَفَ بمعنی ضَعَّفَ (کئی چند کرنا)

(۴) بابُ تَفَاعَلَ

۱۔ مُشَارَکَتْ *	تَضَارَبَ خَالِدٌ وَعَابِدٌ (خالد اور عابد نے باہم مار پیٹ کی)
۲۔ تَخْيِيْل = خود میں ایسی صفت ظاہر کرنا جو موجود نہ ہو	تَمَارَضَ يُوْسُفُ (یوسف نے خود کو مریض ظاہر کیا)
۳۔ مُطَاوَعَتِ فَاعَلَ یعنی فَاعَلَ کے بعد اس لئے آنا کہ پہلے فعل کا اثر قبول کیا جانا سمجھا جائے۔	نَاوَلْتُهٗ فَتَنَاوَلَ (میں نے اُسے دیا تو اُس نے لے لیا)
۴۔ اِبتدا	تَبَارَكَ اللهُ (اللہ برکت والا ہے) مادّہ بَرَكَ = اونٹ کا بیٹھنا

(۵) بابُ تَفَعَّلَ

۱۔ تکلّف = کسی صفت کو خود میں تکلّف پیدا کرنا	تَشَجَّعَ مَحْمُوْدٌ (محمود بہ تکلّف بہادر بنا)
۲۔ تَجَنُّب = ماخذ سے بچنا	تَأَثَّمَ عَلِيٌّ (علی گناہ سے بچا) ماخذ اِثْم = گناہ
۳۔ اِتِّخَاذ = کسی چیز کو ماخذ بنا لینا	تَبَنَّيْتُ اَحْمَدَ (میں نے احمد کو بیٹا بنا لیا) ماخذ اِبْن = بیٹا

* (بابِ فَاعَلَ اور تَفَاعَلَ دونوں میں مشارکت کے معنی ہوتے ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ باب فَاعَلَ میں بظاہر پہلا اسم فاعل اور دوسرا مفعول ہوتا ہے اور تَفَاعَلَ میں دونوں فاعل ہوتے ہیں۔

مُطاوعت اور مُوافقت کے معنوں کا فرق خوب سمجھ لو۔ ۲ تکلّف اور تخییل کا فرق یاد رکھو۔

۴۔ تَحَوُّلْ= کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ ہونا	تَنَصَّرَ یَهُوْدِیٌّ (ایک یہودی نصرانی ہوگیا) ماخذ نصرانیّ
۵۔ صَیْرُوْرَت	تَمَوَّلَ (مالدار ہونا) ماخذ مال
۶۔ اِبتدا	تَکَلَّمَ (کلام کرنا) مادّہ کَلِمَ= زخمی کرنا

(۶) بابُ اِنْفِعَلَ

۱۔ لُزُوم= لازم ہونا ۲۔ مُطاوَعتِ فَعَّلَ	کَسَرَ (توڑنا) سے اِنْکَسَرَ (ٹوٹنا) کَسَرْتُهُ فَانْکَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)
۳۔ مطاوعتِ مجرد ۴۔ اِبتدا	قَطَعْتُهُ فَانْقَطَعَ (میں نے اُسے کاٹا تو وہ کٹ گیا) اِنْطَلَقَ (چلنا) مادہ طَلَقَ= جُدا ہونا

(۷) بابُ اِفْتَعَلَ

۱۔ اِتِّخاذ ۲۔ مُطاوَعتِ فَعَّلَ	اِجْتَحَرَ الْفَارُ (چوہے نے بل بنایا) ماخذ جُحْرٌ= بل حَمَّلْتُهُ فَاحْتَمَلَ (میں نے اُس پر لادا تو وہ لد گیا)

(۸) و (۹) بابُ اِفْعَلَّ و اِفْعَالَّ

۱۔ لُزُوم ۲۔ لَوْن ۳۔ عَیب	یہ دونوں باب ہمیشہ لازم ہوتے ہیں اور لَوْن یعنی رنگ کے معنی میں یا عیب کے معنی میں آتے ہیں	اِحْمَرَّ، اِحْمَارَّ (سرخ ہونا) اِحْوَلَّ، اِحْوَالَّ (بھینگا ہونا)

(۱۰) بابُ اِسْتِفْعَل

۱۔ اِتّخاذ	اِسْتَوْ طَنْتُ الْهِنْدَ (میں نے ہندوستان کو وطن بنایا)
۲۔ طلَب	اَسْتَغْفِرُ اللّٰه (میں اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں)
۳۔ قَصْر	اِسْتَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا)
۴۔ حِسْبَان = گمان کرنا	اِسْتَحْسَنْتُه' (میں نے اُسے اچھا گمان کیا)

(۱۱) باب اِفْعَوْعَل

۱۔ لُزوم ۲۔ مُبالَغه	اِخْشَوْشَنَ (بہت سخت ہونا)

(۱۲) بابُ اِفْعَوَّل

۱۔ لُزوم	اکثر لازم ہوتا ہے	
۲۔ مُبالَغه	معنی میں مبالغہ ہوتا ہے	
۳۔ اِبتدا	اس باب کا کوئی فعل مادہ مجرد کے ہم معنی نہیں	اِجْلَوَّذَ (تیزی سے دوڑنا)

اَبْوَاب رُبَاعی مُجَرَّد وَ مَزِیْد فِیْه

(۱) بابُ فَعْلَلَ

قَصْر	حَمْدَلَ (الحمدللہ کہنا) بَسْمَلَ (بِسْمِ اللہ کہنا)
[illegible]لْبَاس = کسی کو ماخذ پہنانا	بَرْقَعْتُهٗ (میں نے اُسے برقع پہنایا) ماخذ بُرْقُعٌ = برقع
[illegible]اِتّخاذ	قَنْطَرَ (پل بنانا) ماخذ قَنْطَرَةٌ

(۲) بابُ تَفَعْلَلَ

ا۔تحوّل	تَزَنْدَقَ (زندیق ہوجانا) ماخذ زِنْدِیْق = بے دین
۲۔مُطاوعتِ فَعْلَلَ	دَحْرَجْتُ الْکُرَۃَ تَتَدَحْرَجَ (میں نے گیند کو لڑھکایا تو وہ لڑھک گئی)
۳۔تَلَبُّس = ماخذ کو پہن لینا	تَبَرْقَعَتْ زَیْنَبُ (زینب نے برقع پہنا)

(۳) بابُ اِفْعَلَلَّ

ا۔ اِبْتِدا ۲۔مُبالَغہ	اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنا ہوا) رَأَیْتُ جَارِیَۃً[1] مُشْرَأَبَّۃً کَالظَّبْیِ[2]

(۴) بابُ اِفْعَنْلَلَ

ا۔مُبالَغہ	اِحْرَنْجَمَ (بہت جمع کرنا)
۲۔اِبْتِدا	اِعْرَنْفَطَ الرَّجُلُ (مرد مُنقبض ہوگیا)

---

[1] جَارِیَۃٌ لونڈی۔لڑکی۔ [2] ظَبْیٌ ہرن۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۱

إِنْ اگر۔نہیں	عَلَيْكَ تجھ پر۔تجھ پر لازم ہے
اَلْأَبُ الْيَسُوعِيُّ پادری	فِطْرَةٌ اصلی طبیعت۔طبعی دین۔اسلام
أَسَفٌ افسوس	مَجَّسَ (۲) مجوسی بنانا
اِخْتَانَ (و۔۷) خیانت کرنا	مُسْتَشْرِقٌ مغرب (یورپ) کا وہ شخص جو مشرق (ایشیا) میں رہ کر اہل مشرق کے علوم اور حالات سے اچھی واقفیت حاصل کرے
اِسْتَغَاثَ (و۔۱۰) فریاد چاہنا	
أَكْلٌ کھانا	
اِنْتَشَرَ پھیل جانا	مَنَامٌ سونے کے وقت۔نیند
تِجَارَةٌ بیوپار	مَنْسُوْخٌ رد کیا ہوا
تَدَيَّنَ کسی دین پر چلنا	مَوْلُوْدٌ بچہ
ثَلٰثٌ وَّ ثَلٰثُوْنَ ۳۳	نَائِبَةٌ (نَوَائِبُ) آفت
سُوْءٌ برا	نُصُبٌ (أَنْصَابٌ) تھان یا مقبرہ جیسے پوجا جائے
شُرْبٌ پینا	
شَرْقِيٌّ مشرق کا رہنے والا	هَوَّدَ (۲) یہودی بنانا
صِنَاعَةٌ ہنرمندی۔کاریگری	هُنُوْدٌ (هِنْدِي کی جمع ہے) ہندوستان کے رہنے والے۔یہ لفظ زیادہ تر ہندوؤں کے لئے بولا جاتا ہے
صَنَمٌ بت	
عَابِدٌ (عبدۃ) پوجنے والا	

مشق نمبر ۴۴

(۱) فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَ قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا
بَشَرًا ط إِنْ هٰذَا إِلَّا مَلَكٌ كَرِيمٌ۔(۲) لَمَّا أَصْبَحَتْ عَلَيْهِمُ الْمَصَائِبُ
وَأَمْسَتْ عَلَيْهِمُ النَّوَائِبُ قَامُوْا يَسْتَغِيْثُوْنَ اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَأَعْرَضُوْا عَنْ
أَصْنَامِهِمْ وَأَنْصَابِهِمْ (۳) كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ
أَوْيُنَصِّرَانِهٖ أَوْيُمَجِّسَانِهٖ (۴) اَلْآبَاءُ الْيَسُوْعِيُّوْنَ انْتَشَرُوْافِي الْبِلَادِ وَ
نَصَّرُوْا كَثِيْرًا مِنَ الْهُنُوْدِ وَ عَبَدَةِ الْأَصْنَامِ وَالْأَسَفُ عَلٰى بَعْضِ
الْمُسْلِمِيْنَ الَّذِيْنَ تَنَصَّرُوْا لِاتِّبَاعِ الشَّهَوَاتِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ أَنَّ
النَّصْرَانِيَّةَ دِيْنٌ مَنْسُوْخٌ لَا يَقْدِرُ الْيَسُوْعِيُّوْنَ بِأَنْفُسِهِمْ أَنْ يَتَدَيَّنُوْابِهَا
(۵) سَبِّحُوْا بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَثَلٰثِيْنَ مَرَّةً وَحَمِّدُوْا ثَلٰثًا وَ ثَلٰثِيْنَ وَ
كَبِّرُوْا أَرْبَعًا وَثَلٰثِيْنَ وَهٰكَذَا عِنْدَ الْمَنَامِ(۶) لَا تُكَفِّرُوْا وَلَا تُفَسِّقُوْا
أَحَدًا بِالظَّنِّ السُّوْءِ (۷) تَمَوَّلَ أَهْلُ أَمْرِيْكَا وَأَرُبَّا وَالْيَابَانِ بِالتِّجَارَةِ
وَالصِّنَاعَةِ (۸) إِذَا سَمِعْتُمْ مَوْتَ أَحَدٍ أَوْأَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيْبَةٍ
فَاسْتَرْجِعُوْا (۹) وَجَدْنَا كَثِيْرًا مِنَ الْمُسْتَشْرِقِيْنَ يَخْتَانُوْنَ فِيْ بَيَانِ
أَحْوَالِ الشَّرْقِيِّيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ خُصُوْصًا(۱۰) عَلَيْكَ بِالْبَسْمَلَةِ قَبْلَ الْأَ
كْلِ وَالشُّرْبِ وَالْحَمْدَلَةِ بَعْدَ هُمَا۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْاَفْعَالُ التَّامَّةُ وَالنَّاقِصَةُ

۱۔ افعال تامہ وہ ہیں جو اگر لازم (دیکھو درس ۱۸۔۱) ہوں تو صرف فاعل کے ساتھ مِل کر پُوری بات (مرکّب تام یا جملہ) بن جائیں اور متعدّی (دیکھو درس ۱۷) ہوں تو فاعل اور مفعول کے ساتھ مِل کر: جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا) اور ضَرَبَ زَيْدٌ فَرَسًا (زید نے گھوڑے کو مارا)۔

عام افعال اسی قسم کے ہوتے ہیں۔

۲۔ افعال ناقصہ وہ جو ہیں تو "لازم" لیکن فاعل پر تمام نہیں ہوتے بلکہ اُن کے فاعل کے متعلق کسی صفت کے بیان کرنے کی ضرورت باقی رہتی ہے: صَارَ زَيْدٌ (زید ہوگیا) یہ کوئی پوری بات نہیں ہوتی جب تک کہ یہ نہ کہیں کہ وہ کیا ہوگیا؟ پس جب کہا جائے گا صَارَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہوگیا) تو یہ ایک بات پوری ہوگی۔

تنبیہ ا:۔ پچھلے سبقوں میں جو افعال ناقصہ (=معتلّ اللّام) مذکور ہوئے ہیں وہ لفظ کے لحاظ سے ناقص ہیں یعنی اُن کے آخر میں حرف علّت آتا ہے اور یہ افعال ناقصہ معنی کے لحاظ سے ناقص ہیں۔

۳۔ فعل ناقص کے فاعل کو اس کا اسم اور صفت کو اُس کی خبر کہتے ہیں۔

۴۔ فعل ناقص کا اسم حالتِ رفعی میں ہوتا ہے اور خبر حالتِ نصبی میں: کان

خالدٌ شجاعًا (خالد بہادر تھا)۔

۵۔ یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ افعالِ ناقصہ جملۂ اسمیّہ پر داخل ہوتے ہیں اس وقت مبتدا تو بدستور حالتِ رفعی میں رہتا ہے مگر خبر حالتِ نصبی میں آجاتی ہے۔

۶۔ جملے کے اعراب میں تبدیلی پیدا کرا دینے کی وجہ سے افعالِ ناقصہ کو نواسخِ جملہ (اگلی بات بدل دینے والے) بھی کہتے ہیں۔

۷۔ اسی موقع پر یہ بھی سمجھ لینا مناسب ہے کہ اِنَّ[1] اور اُس کے اَخَوَات (بہنیں) یعنی اَنَّ، کَاَنَّ، لَیْتَ، لٰکِن اور لَعَلَّ بھی نواسخِ جملہ کہلاتے ہیں۔ مگر اِن کا عمل فعل ناقص کے برعکس ہوتا ہے یعنی اِنَّ مبتدا کو نصب دیتا ہے اور خبر کو رفع۔ دیکھو ذیل کی مثالیں اور ہر ایک کا فرق ذہن نشین کر لو۔

جملۂ اسمیّہ	کَانَ داخل ہوتا ہے	اِنَّ داخل ہوتا ہے
اَلرَّجُلُ حَاضِرٌ	کَانَ الرَّجُلُ حَاضِرًا	اِنَّ الرَّجُلَ حَاضِرٌ
اَلرَّجُلَانِ حَاضِرَانِ	کَانَ الرَّجُلَیْنِ حَاضِرَیْنِ	اِنَّ الرَّجُلَیْنِ حَاضِرَانِ
اَلرِّجَالُ حَاضِرُوْنَ	کَانَ الرِّجَالُ حَاضِرِیْنَ	اِنَّ الرِّجَالَ حَاضِرُوْنَ
اَلْاُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٌ	کَانَتِ الْاُمَّهَاتُ حَاضِرَاتٍ	اِنَّ الْاُمَّهَاتِ حَاضِرَاتٌ

[1] اِنَّ کا کچھ بیان حصہ دوم سبق ۲۵ (ب) میں گزر چکا ہے۔ حصہ چہارم میں بالتفصیل بیان ہوگا۔

۸۔ افعال ناقصہ یہ ہیں۔

کَانَ (تھا۔ ہوا۔ ہے) صَارَ (ہوا) 'اَصْبَحَ (صبح کے وقت ہوا۔ ہوا) اَمْسٰی (شام کے وقت ہوا۔ ہوا) 'اَضْحٰی (چاشت کے وقت ہوا۔ ہوا) ظَلَّ (دن میں ہوا۔ ہوا) بَاتَ (رات میں ہوا۔ ہوا) 'دَامَ (ہمیشہ ہوا۔ رہا) 'مَا زَالَ (ہمیشہ ہوا۔ رہا) 'مَابَرِحَ (ہمیشہ رہا) 'مَافَتِیَٔ [مَا فَتَأَ بھی آتا ہے] ہمیشہ رہا) 'مَا انْفَكَّ (ہمیشہ رہا) 'مَادَامَ (جب تک رہا) 'لَيْسَ (نہیں ہے)۔

تنبیہ۲:۔ مذکورہ سب صیغے ماضی کے ہیں۔ ان کے مصدری معنی کے بجائے ماضی ہی کے معنی لکھنے مناسب معلوم ہوئے۔ لَيْسَ بھی فعل ماضی ہی ہے مگر زیادہ تر زمانہ حال ہی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ لَيْسَ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں ہے)۔

۹۔ مَادَامَ اور لَيْسَ کے سوا[1] تمام افعال ناقصہ سے مضارع بھی بن سکتا ہے اور شروع کے آٹھ فعلوں سے امر اور نہی بھی بنتا ہے۔

۱۰۔ لَيْسَ کی گردان اِس طرح ہوگی۔ لَيْسَ' لَيْسَا' لَيْسُوْا' لَيْسَتْ' لَيْسَتَا' لَسْنَ' لَسْتَ' لَسْتُمَا' لَسْتُمْ' لَسْتِ' لَسْتُمَا' لَسْتُنَّ' لست' لَسْنَا۔

---

[1] مَادَامَ سے مضارع بنا لیتے ہیں۔

۱۱۔ دَامَ کے تو تمام افعال مستعمل ہیں۔ مگر مَادَامَ سے صرف ماضی کا استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مضارع بہت کم آتا ہے۔

۱۲۔ کَانَ یَکُوْنُ کی گردانیں قَالَ یَقُوْلُ جیسی ہوتی ہیں جو تم نے دوسرے حصے میں پڑھ لیں ہیں۔ صَارَ یَصِیْرُ اور بَاتَ یَبِیْتُ کی گردانیں بَاعَ یَبِیْعُ جیسی ہوں گی، اَصْبَحَ یُصْبِحُ کی اَکْرَمَ جیسی اَمْسٰی یُمْسِیْ اور اَضْحٰی یُضْحِیْ کی اَلْقٰی یُلْقِیْ جیسی ظَلَّ یَظَلُّ کی فَرَّ جیسی دَامَ یَدُوْمُ کی قَالَ جیسی زَالَ یَزَالُ کی خَافَ یَخَافُ جیسی بَرِحَ یَبْرَحُ اور فَتِیَٔ یَفْتَؤُ کی سَمِعَ جیسی اور اِنْفَکَّ یَنْفَکُّ کی گردانیں اِنْشَقَّ جیسی ہوں گی۔

۱۳۔ مذکورہ افعالِ ناقصہ کے متعلق چند ضروری باتیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

(۱) کَانَ سے زمانہ ماضی میں کسی اسم کا کسی صفۃ سے متصف ہونا سمجھا جاتا ہے: کَانَ زَیْدٌ عَالِمًا (زید عالم تھا) یعنی زمانہ ماضی میں زید عِلْم کی صفۃ سے متصف تھا۔

تنبیہ ۳:۔ مگر اللہ کے ساتھ زمانہ ماضی کی یا کسی زمانے کی قید نہیں ہوتی: کَانَ اللّٰہُ عَلِیْمًا (اللہ تعالیٰ بڑا علم والا ہے) ایسے موقع پر لفظ کَانَ محض

تحسین کلام یا تاکید کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

(۲) صَارَ سے ایک حالت سے دوسرے حالت کی طرف منتقل ہونا سمجھا جاتا ہے: صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا (کیچڑ ٹھیکری ہو گئی) یعنی کیچڑ ٹھیکری میں منتقل ہو گئی۔ صَارَ رَشِيْدٌ عَالِمًا (رشید عالم ہو گیا) یعنی رشید کی جَهْل کی صفة عِلْم سے مُبدّل ہو گئی۔

(۳) افعال نمبر ۳ سے نمبر ۷ تک کے معنوں میں کبھی تو ان وقتوں کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں جو ان افعال میں پائے جاتے ہیں (یعنی صبح و شام، چاشت، دِن، رات): أَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِيًّا (حامد صبح کے وقت غنی ہو گیا)، أَمْسٰى خَالِدٌ حَزِيْنًا (خالد شام کے وقت آزردہ ہو گیا)۔

کبھی صَارَ کی مانند محض "ہونے" کے معنی لئے جاتے ہیں: أَصْبَحَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید غنی ہو گیا) اسی طرح أَضْحٰى، ظَلَّ اور بَاتَ کے معنی کئے جاتے ہیں۔

(۴) نمبر ۸ "دَامَ" کو اکثر دُعا کے موقع پر استعمال کرتے ہیں: دَامَ عَدُوُّكَ مَخْذُوْلًا (تیرا دشمن ہمیشہ ذلیل رہے)۔

(۵) نمبر ۹ سے ۱۲ تک اپنی خبر کے اِستمرار (ہمیشگی) کے لئے استعمال ہوتے ہیں: مَا زَالَ زَاهِدٌ ذَكِيًّا (زاہد ہمیشہ تیز فہم رہا)۔

اِن چار فعلوں میں "مَا" نافیہ (نفی کے معنی پیدا کرنے والا ہے) چونکہ اِن

چاروں فعلوں کے معنوں میں ''قائم رہنے'' کی نفی ہے۔ اِس لئے اِس پر مائے نافیہ لگانے سے نفی کی نفی ہو جاتی ہے اور ''قائم رہنا'' کے معنی پیدا ہوتے ہیں: زَالَ کے معنی ہیں ''زائل ہوا'' یعنی ''قائم نہ رہا'' تو مَازَالَ کے معنی ہوں گے ''زائل نہ ہوا یعنی قائم رہا''۔ اسی طرح مَابَرِحَ وغیرہ۔

(۶) ما دام میں ''ما'' ظرفیہ ہے جس کے معنی ہیں ''جب تک'' اسی لئے مَادَامَ کے قبل یا بعد ہمیشہ ایک جملے کی ضرورت ہوتی ہے: قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا دَامَ الْأُسْتَاذُ قَائِمًا (شاگرد لوگ کھڑے رہے جب تک کہ اُستاد کھڑا رہا)

تنبیہ۴:۔ فعلوں پر صرف مَا لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ قَامَ التَّلَامِذَةُ مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ یا مَا قَامَ الْأُسْتَاذُ قَامَ التَّلَامِذَةُ (جب تک اُستاد کھڑا رہا شاگرد کھڑے رہے)۔

(۷) لَيْسَ نفی کے لئے آتا ہے: لَيْسَ الْوَلَدُ عَالِمًا (لڑکا عالم نہیں ہے)۔

تنبیہ۵:۔ لَيْسَ کی خبر پر عموماً بِ لگا کر مجرور کر دیتے ہیں: لَيْسَ الْوَلَدُ بِعَالِمٍ (لڑکا عالم نہیں ہے) مگر معنی میں فرق نہیں پڑتا (دیکھو سبق ۶۔۸)

تنبیہ۶:۔ فعلِ ناقص کا کچھ اور بیان اگلے سبق میں دیکھو۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۵

حَامِضٌ کھٹا	عَرْجَاءُ (اَعْرَجُ کا مؤنث) لنگڑی
زِحَامٌ بھیڑ	غَزِيرٌ بہت زیادہ۔ موسلا دھار

غَمَامٌ ابر	مِصْبَاحٌ (مَصَابِیْحُ) چراغ
قَصِیْرٌ (قِصَارٌ) کوتاہ	مَطَرٌ (اَمْطَارٌ) بارش
قَمِیْصٌ (قُمْصَانٌ) پیراہن	مُهَذَّبٌ تہذیب پایا ہوا
کَثِیْفٌ گھنا	نَشِیْطٌ خوش دل۔ چُست
مُتَأَلِّمٌ دردناک۔ تکلیف زدہ	هَادِئٌ با آرام۔ باسکون
مُتَّقِدٌ سُلگا ہوا۔ روشن	جَوٌّ فضا۔ زمین وآسمان کی درمیانی جگہ

مشق نمبر ۴۷

تنبیہ۷:۔ دیکھو ایک طرف جملہ اسمیہ ہے دوسری طرف اسی جملے پر فعل ناقص لگا کر خبر کو حالتِ نصبی میں بتلایا گیا ہے۔

(۱) اَلْبَیْتُ نَظِیْفٌ	كَانَ الْبَیْتُ نَظِیْفًا
(۲) اَلْقَمِیْصُ قَصِیْرٌ	صَارَ الْقَمِیْصُ قَصِیْرًا
(۳) اَلْجَوُّ مُعْتَدِلٌ	اَصْبَحَ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا
(۴) اَلْغَمَامُ كَثِیْفٌ	اَمْسَى الْغَمَامُ كَثِیْفًا
(۵) اَلزِّحَامُ شَدِیْدٌ	اَضْحَى الزِّحَامُ شدیدًا
(۶) اَلْمَطَرُ غَزِیْرٌ	ظلّ المطر غزیرا
(۷) اَلْمِصْبَاحُ مُتَّقِدٌ	بات المصباحُ مُتَّقِدًا
(۸) هَلِ النَّهْرُ جَارٍ؟	نعم ! دَامَ النَّهْرُ جارِیًا

(۹) هَلِ الْبَابُ مَفتوحٌ	لَيْسَ البابُ مفتوحًا
(۱۰) هل الشَّاةُ عَرْجَاءُ	لَيْسَتِ الشاةُ عَرْجَاءَ
(۱۱) اَلْوَلَدُ صَالِحٌ	مَا زَالَ الْوَلَدُ صَالِحًا
(۱۲) اَلْوَلَدَانِ صَالِحَانِ	مَازَالَ الْوَلَدَانِ صَالِحَيْنِ
(۱۳) اَلْاَوْلَادُ صَالِحُوْنَ	مَازَالَ الْاَوْلَادُ صَالِحِيْنَ يا صُلَحَاءَ
(۱۴) اَلْبِنْتُ مُهَذَّبَةٌ	مَا زَالَتِ الْبِنْتُ مُهَذَّبَةً
(۱۵) اَلْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٌ	لَا تَزَالُ الْبَنَاتُ مُهَذَّبَاتٍ

تنبیہ ۸:۔ مذکور پندرہ جملوں پر اِنَّ داخل کرکے صحیح اعراب کے ساتھ تلفظ کرو۔

(۱۶) هَلِ التِّلْمِيْذُ حَاضِرٌ	مَا فَتِئَ التِّلْمِيْذُ حَاضِرًا
(۱۷) اَاَنْتَ جَالِسٌ اِلَى الظُّهْرِ؟	انا اَجْلِسُ مَا دَامَ اَبِی جَالِسًا
(۱۸) اَهٰذَا اَخِيْ	لَيْسَ هٰذَا اَخَاكَ
(۱۹) هَلِ الرُّمَّانُ حَامِضٌ	لَيْسَ الرُّمَّانُ بِحَامِضٍ

مشق نمبر ۳۸

مذکورہ الفاظ اور جملوں کی مدد سے ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو پُر کرو۔

(۱) كَانَ الْوَلَدُ ......

(۲) صَارَ الْجَوُّ ......

(۹) بَاتَ الْمَرِيْضُ ......

(۱۰) سَيَكُوْنَ التَّلَامِذَةُ......

(۳) كَانَ الرَّجُلَانِ....... (۱۱) لَيِسَ الْقَمِيصُ.......
(۴) اَصْبَحَ الرِّجَالُ....... (۱۲) آنَا اَقُوْمُ مَا دَامَ ....
(۵) كَانَتِ الْبِنْتُ....... (۱۳) اَلَيسَ....... صَادِقًا
(۶) صَارَتِ الْمَرْءَتَانِ .... (۱۴) مَا زَالَ الْغَمَامُ ....
(۷) اَصْبَحَتِ الْبَنَاتُ....... (۱۵) اَلَيسَتِ .... مُهَذَّبَاتٍ
(۸) اَمْسَى الْمَطَرُ....... (۱۶) .... مَا دَامَ الْاُسْتَاذُ جَالِسًا

مشق نمبر ۳۹

ذیل کے جملوں کی تحلیل نحوی کرو۔

(۱) صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا

(صَارَ) فعلِ ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحہ پر

(الطِّيْنُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے

(خَزَفًا) خبر ہے فعلِ ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے۔

فعلِ ناقص اسم وخبر کے ساتھ مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔ (۲) قَدْ يَصِيْرُ الْجَاهِلُوْنَ عَالِمِيْنَ (کبھی جاہل لوگ عالم بن جاتے ہیں) (قَدْ) حرف تبعیض ہے۔ یہ حرف ماضی پر تحقیق کے معنی میں آتا ہے اور مضارع میں تبعیض کے معنی میں۔

(يَصِيْرُ) فعل ناقص، مضارع، مرفوع ہے

(الْجَاهِلُوْنَ) اسم ہے فعل ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔ اس کے

ا "بعض اوقات" کے معنی ہیں۔

رفع کی علامت ـُوْنَ ہے۔

(عَالِمِیْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے اس لئے نصب کی علامت ـِیْنَ ہے۔

فعل ناقص اسم وخبر سے مل کر جملۂ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۴۰

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مکان کشادہ تھا (۲) خادم چُست تھا (۳) پیراہن لمبا ہو گیا (۴) شام کے وقت بھیڑ سخت ہو گئی (۵) بیمار نے آرام سے رات گزاری (۶) لڑکیاں ہمیشہ مہذب رہیں (۷) ہمارے لڑکے ہمیشہ نیک رہتے ہیں (۸) بارش دن میں مُوسلا دھار رہی (۹) فضا رات میں کثیف رہی (۱۰) سڑک کے چراغ روشن نہیں تھے (۱۱) لڑکیاں ابھی حاضر ہوں گی (۱۲) جب تک تم بیٹھے رہو گے میں کھڑا رہوں گا۔

الدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَلْاَفْعَالُ النَّاقِصَةُ

(گزشتہ سے پیوستہ)

١۔ پچھلے سبق میں تم نے چودہ الفاظ فعلِ ناقص کے پڑھے ہیں۔ دراصل وہی افعالِ ناقصہ ہیں۔

چند الفاظ اور ہیں جو ہیں تو افعالِ تامّہ (دیکھو درس ٣٧۔١) لیکن کبھی وہ صَارَ کے معنی میں بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت وہ افعالِ ناقصہ بن جاتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

عَادَ يَعُوْدُ (لوٹنا۔ ہونا)، تَحَوَّلَ يَتَحَوَّلُ (پلٹ جانا۔ ہوجانا)، اِرْتَدَّ يَرْتَدُّ (پھرجانا۔ ہوجانا) اِسْتَحَالَ يَسْتَحِيْلُ (محال یا مشکل ہونا۔ بن جانا)

اِن کے سوا اور بھی کئی افعال فعلِ ناقص کے طور پر آجاتے ہیں۔

ہر لفظ کے دو معنی لکھے ہیں۔ پہلے معنی کے لحاظ سے تامّہ ہیں۔ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے ناقصہ ہیں: عَادَ الْخَلِيْلُ مِنْ مَكَّةَ (خلیل مکّہ سے لوٹا)۔ عَادَ الْخَلِيْلُ حَاجًّا (خلیل حاجی ہوگیا) تَحَوَّلَ زَيْدٌ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ (زید مشرق سے مغرب کی طرف پھر گیا)، تَحَوَّلَ اللَّبَنُ جُبْنًا (دودھ پنیر بن گیا) اِرْتَدَّ زَيْدٌ عَنْ دِيْنِهٖ (زید اپنے دین سے پھر گیا)، اِرْتَدَّ الْاَعْمٰى

بَصِیْرٌ (اندھا بینا ہو گیا۔اِسْتَحَالَ الْاَمْرُ (کام مشکل ہو گیا) اِسْتَحَالَتِ الْخَمْرُ خَلًّا (شراب سرکہ بن گئی)۔

۲۔ کبھی کَانَ بھی تامّہ ہوتا ہے۔اس وقت اس کے معنی ہوتے ہیں "موجود ہونا" یا "پایا جانا": کَانَ اللّٰهُ وَلَمْ یَكُنْ غَیْرُهٗ (اللہ [موجود] تھا اور اس کے سوا کوئی نہیں [موجود] تھا) اس مثال میں کَانَ اور لَمْ یَكُنْ کا صرف فاعل آیا ہے۔ اور بغیر خبر کے جملہ پورا ہو گیا ہے اس لئے وہ تامّہ کہلائے گا۔

۳۔ اَصْبَحَ اور اَمْسٰی بھی تامّہ ہو جاتا ہے۔جبکہ ان کے معنی ہوں گے "صبح کرنا" یا "صبح کے وقت آنا"۔"شام کرنا" یا "شام کے وقت آنا": اَصْبَحْنَا یا اَمْسَیْنَا بِالْخَیْرِ (ہم نے صبح کی یا شام کی خیریت سے) اَصْبَحَ یا اَمْسٰی عَلَیْهِمُ الطُّوْفَانُ (صبح کے وقت یا شام کے وقت ان پر طوفان آ پہنچا)"

۴۔ دعا کے موقع پر دَامَ بھی تامّہ ہو جاتا ہے: دَامَ مَجْدُكُمْ (آپ کی بزرگی ہمیشہ رہے)

۵۔ یاد رکھو دُعا میں یا بد دُعا میں اکثر فعلِ ماضی ہی بولا جاتا ہے مگر معنی مضارع کے لئے جاتے ہیں اور مائے نافیہ کی جگہ لَا کا استعمال کرتے ہیں: کَانَ اللّٰهُ فِیْ عَوْنِكَ (اللہ تیری مدد میں رہے) لَا زِلْتُمْ سَالِمِیْنَ (تم ہمیشہ سلامت رہو)۔طَالَ عُمْرُهٗ (اس کی عمر دراز ہو) لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِیْكَ (اللہ تجھ میں برکت نہ دے۔یہ بد دُعا ہے)۔کبھی کبھی مضارع کا استعمال بھی ہو جاتا ہے: یَغْفِرُ اللّٰهُ

لَكُمْ (اللہ تمہیں بخش دے)۔

۶۔ فعلِ ناقص کی خبر کو اس کے اسم (مبتدا) پر مقدم کر سکتے ہیں: كَانَ قَائِمًا زَيْدٌ (زید کھڑا تھا)۔ اس کو كَانَ الْقَائِمَ زَيْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کبھی خبر کو خود فعل ناقص پر بھی مقدم کر دیتے ہیں صَغِيرًا[1] كَانَ وَ كَبِيرًا۔

اور جب مبتدا نکرہ ہو اور خبر جار مجرور یا ظرف تو عموماً خبر کو مقدم کیا جاتا ہے: كَانَ لِي غُلَامٌ۔ كَانَ عِنْدِي غُلَامٌ (اس کا بیان چوتھے حصے میں مفصل ہوگا)۔

۷۔ يَكُونُ (كَانَ کا مضارع) پر کوئی حرفِ جازم (دیکھو سبق ۲۱۔۲) داخل ہو تو بعض اوقات اس کا نون حذف بھی کر دیا جاتا ہے یعنی لَمْ يَكُنْ (وہ نہیں تھا) سے لَمْ يَكُ، لَا تَكُنْ سے لَا تَكُ، لَمْ أَكُنْ سے لَمْ أَكُ ہو جاتا ہے: لَمْ أَكُ جَبَّارًا شَقِيًّا (میں جابر بدبخت نہیں تھا)

لیکن جب ما بعد سے مِلا کر پڑھنے کا موقع ہو تو حذف نہیں ہو سکتا۔ لَمْ يَكُنِ الْوَلَدُ كَاذِبًا (لڑکا جھوٹا نہیں تھا) یہاں لَمْ يَكُ الْوَلَدُ نہیں کہا جائے گا۔

۸۔ اِس کتاب کے پہلے اور دوسرے حصے میں تمہیں کس قدر معلوم ہو چکا ہے اور چوتھے حصے میں زیادہ تفصیل سے معلوم ہوگا کہ جملۂ اسمیہ میں خبر کبھی مفرد ہوتی ہے تو کبھی مرکب بھی ہوتی ہے (دیکھو سبق ۶۔۷)

---

[1] چھوٹا ہو یا بڑا۔

خبر کی جگہ جملہ (فعلیہ ہو یا اسمیہ) بھی آ سکتا ہے اور شِبہِ جملہ یعنی جار و مجرو
ورظرف بھی آ سکتا ہے۔ اسی طرح فعلِ ناقص اور اِنَّ اور اُس کے اَخوات کی خ
کی جگہ بھی وہ سب کچھ آ سکتا ہے۔ دیکھو ذیل کی مثالیں۔

خَالِدٌ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ ①	كَانَ خَالِدٌ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ ②	اِنَّ خَالِدًا يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ ③
اَلشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ ④	كَانَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ ⑤	اِنَّ الشِّتَاءَ بَرْدُهٗ شَدِيْدٌ
اَلْهِرَّةُ فِي الْبُيُتِ	كَانَتِ الْهِرَّةُ فِي الْبُيُتِ	اِنَّ الْهِرَّةَ فِي الْبُيُتِ
اَلْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	كَانَ الْحَارِسُ عِنْدَ الْبَابِ	اِنَّ الْحَارِسَ عِنْدَ الْبَابِ

مذکورہ چاروں سطروں میں غور کرو سمجھ جاؤں گے کہ پہلی سطر کی تینوں مثالو
میں خبر کی جگہ فعل آیا ہے۔ اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِر (پوشیدہ) ہے جو مبتدا کی طرف
اشارہ کرتی ہے۔ یہی ضمیر فاعل ہے۔ القراٰن مفعول ہے۔ فعل، فاعل اور مفعول
مِل کر جملۂ فعلیہ ہو گیا۔ یہ جملہ فعلیہ خبر ہے مبتدا (خَالِدٌ) کی۔ مبتدا اور خبر مِل کر
جملۂ اسمیہ ہوا۔

پہلی اور تیسری مثال میں تو یہ جملہ حالتِ رفعی میں سمجھا جائے گا۔ مگر درمیانی
مثال میں چونکہ یہ کَانَ کی خبر واقع ہوا ہے اس لئے حالتِ نصبی میں سمجھا جائے گا۔
دوسری سطر میں خبر کی جگہ جملۂ اسمیہ آیا ہے۔ اس میں بھی ایک ضمیر
مبتدا کی طرف لوٹنے والی موجود ہے۔ تیسری سطر میں جارّ و مجرور ہے۔ او

---

① خالد قرآن پڑھتا ہے۔ ② خالد قرآن پڑھتا تھا ③ بیشک خالد قرآن پڑھتا ہے
④ موسمِ سرما کی سردی سخت ہے ⑤ موسمِ سرما کی سردی سخت تھی۔

چوتھی میں (عِنْدَ) ظرف ہے۔ ان خبروں کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو پہلی سطر کی مثالوں کی بتائی گئی ہے۔

تنبیہ ا:۔ اعراب محلّی اور تقدیری' تم جانتے ہو کہ مبتدا ہو یا خبر' فاعل ہو یا مفعول ہر ایک کے لئے ایک اعرابی حالت مقرر ہوتی ہے۔ اگر یہ سب اسم معرب ہیں تو اُن پر اعراب کی حالت ظاہر کی جاسکتی ہے۔ اور اگر مَبْنی ہیں یا مرکّب تو محل وموقع کے مطابق ان پر اعراب فرض کر لیا جاتا ہے ایسے فرضی اعراب کو اعرابِ محلّی کہتے ہیں مثلاً جَاءَ هٰذَا[1] میں "هٰذا" فاعل ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے۔ مگر مَبْنی ہونے کی وجہ سے اس پر کوئی اعراب نہیں آسکتا۔ اس لئے اس جملے میں "هٰذا" کو محلاً مرفوع یا مرفوع المحلّ کہیں گے۔ رَأَیْتُ هٰذَا میں " هٰذا" مفعول ہے اس لئے اسے محلاً منصوب یا منصوب المحلّ کہا جائے گا۔ اور قُلْتُ لِهٰذَا میں " هٰذا" حرفِ جرّ کے بعد آیا ہے اس لئے اسے محلاً مجرور یا مجرور محلّ کہیں گے۔ تم نے حصہ اول (سبق ۱۰) میں پڑھ لیا ہے کہ اسمِ مقصور (جس اسم کے آخر میں الف ہوا کرتا ہے) پر تینوں حالتوں میں کوئی اعراب نہیں پڑھا جاتا اور اسمِ منقوص (جس کے آخر

---

[1] تم نے پڑھا ہے کہ اسم اشارہ مَبْنی ہوتا ہے۔

میں ی ہو) پر حالتِ رفعی و جری میں اعراب نہیں پڑھا جاتا ایسے اسموں پر جو اعراب فرض کرلیا جائے ' ہے تو وہ بھی محلّی ' مگر کتبِ صرف میں اسے تقدیری کہتے ہیں۔

مشق نمبر ۱۴۱

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

۱۔ قَدْ يَصِيْرُ الْفَاسِقُ صَالِحًا (کبھی بدکار نیک بن جاتا ہے) (قَدْ) حرفِ تقلیل [قَدْ ماضی پر داخل ہو تو تاکید کے معنی ہوتے ہیں اور مضارع پر داخل ہو تو تقلیل یعنی کم کرنے کے معنی میں آتا ہے]۔

(يَصِيْرُ) فعل ناقص ' مضارع ' مرفوع ہے۔

(الْفَاسِقُ) اسم ہے فعلِ ناقص کا۔ اس لئے مرفوع ہے۔

(صَالِحًا) خبر ہے فعلِ ناقص کی۔ اس لئے منصوب ہے۔

فعلِ ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۲۔ بَاتَ الْمَرْضٰى مُتَأَلِّمِيْنَ (بیمار نے دکھ میں رات گزاری) (بَاتَ)

فعلِ ناقص ' ماضی ہے مبنی ہے فتحہ پر۔

(الْمَرْضٰى) جمع ہے مَرِيْضٌ کی۔ اسم ہے فعلِ ناقص کا حالت رفعی میں ہے مگر اسمِ مقصور ہونے کے سبب اس پر اعراب نہیں پڑھا جا سکتا اس لئے ا

محلاً مرفوع کہا جائے گا۔

(مُتَأَلِّمِیْنَ) خبر ہے فعل ناقص کی اس لئے منصوب ہے۔ اس کے نصب کی علامت ۔ِیْنَ ہے۔ کیونکہ جمع مذکر سالم ہے (دیکھو سبق ۱۰۔۵)

فعل ناقص اپنے اسم وخبر سے مل کر جملة فعلیه ہوا۔

۳۔ صَارَ الشِّتَاءُ بَرْدُهٗ شَدِیْدٌ (لفظی معنی = ہوا جاڑا اس کی سردی سخت یعنی جاڑے کی سردی سخت ہوگئی)

اس جملے میں (الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اور (بَرْدُهٗ شَدِیْدٌ) جملة اسمیه ہوکر خبر ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔

(صَارَ) فعل ناقص، ماضی، مبنی ہے فتحه پر۔

(الشِّتَاءُ) اسم ہے فعل ناقص کا اس لئے مرفوع ہے۔ دراصل یہ پہلا مبتدا ہے۔

(بَرْدُهٗ) بَرْد دوسرا مبتدا ہے، مرفوع ہے ہٗ ضمیر مجرور ہے۔ مبنی ہے۔ مضاف الیه ہے اس لئے محلاً مجرور کہیں گے۔

(شَدِیْدٌ) خبر ہے دوسرا مبتدا کی مرفوع ہے۔

مبتدا ثانی اپنی خبر سے مل کر جمله اسمیه ہوکر خبر ہے پہلے مبتدا (الشِّتَاءُ) کی جو کہ اسم ہے فعل ناقص کا۔ اب یہ جملہ فعل ناقص کی خبر کی جگہ واقع ہے اس لئے محلاً منصوب کہا جائے گا۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جمله فعلیه ہوا

۴۔ مَازِلْنَا نَرٰی عَجَائِبَ خَلْقِ اللّٰهِ (ہم ہمیشہ اللہ کی مخلوقات کے عجائبات دیکھتے رہے)۔

اِس جملے میں (مَازِلْنَا) فعل با فاعل ہے یعنی فعل ناقص اور اُس کا اِسم ہے۔ باقی سب جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی نیچے تفصیل دیکھو۔

(مَازِلْنَا) فعل ناقص' ماضی جمع متکلم مَازَال سے۔ اِس میں (نَا) ضمیر ہے۔ مَبْنی ہے جو فاعل یعنی اسم ہے فعل ناقص کا اِس لئے محلاً مرفوع۔

(نَرٰی) فعل مضارع ' محلاً مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر جمع متکلم کی پوشیدہ ہے وہی اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع۔

(عَجَائِبَ) مفعول ہے اس لئے منصوب ہے۔ مضاف بھی ہے۔ (خَلْقِ اللّٰهِ) مضاف الیہ ہے اِس لئے مجرور ہے۔

فعل مضارع اپنے فاعل ومفعول سے مِل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے فعل ناقص کی۔ اس لئے اسے محلاً منصوب کہا جائے گا۔

فعل ناقص اسم وخبر سے مِل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۶

اِخْتَرَعَ (۷) کوئی نئی چیز ایجاد کرنا	عَبَرَ (ن) عبور کرنا۔ پار کرنا
اَوْصٰی (۱) وصیت کرنا	عَکَفَ (عَلَیْہِ) کسی چیز کے پاس ٹھیرے رہنا
تَدَارَكَ (۵) تلافی کر لینا۔ اصلاح کر لینا	حَقَّقَ (۲۔ اس کا مصدر تَحْقِیْقٌ ہے) ثابت کر دکھانا
تَوَفَّقَ (۴) توفیق پانا۔ مقصد کو پہنچنا	هَدَّدَ (۲۔ اس کا مصدر تَھْدِیْدٌ ہے) ڈرانا۔ دھمکانا
ثَابَرَ (۳) درپے ہو جانا۔ لگاتار کوشش کرنا	زَهْرَةٌ تازگی۔ خوشنمائی۔ پھول
جَادَ (ن۔و) سخاوت کرنا	سَمَاحَةٌ سخاوت۔ چشم پوشی
اَلْاَلْمَانُ جرمنی	سَوَآءٌ برابر
اِدِیْسُوْنَ ایڈیسن، امریکہ کا مشہور موجد	طَائِفَةٌ گروہ
اَمَلٌ (اٰمَالٌ) اُمید	طَائِرٌ پرندہ
اَنّٰی (اسم استفہام ہے) کس طرح؟	طَائِرَةٌ یا طَیَّارَةٌ ہوائی جہاز
اِنْتِقَالٌ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا	طَیَرَانٌ (مصدر ہے طَارَ کا) اُڑنا
بِسَاطٌ فرش۔ غالیچہ	طَیَّارٌ ہوائی جہاز چلانے والا
بَغِیٌّ سرکش۔ بدکار	طِیْنٌ کیچڑ
اَلْحَاكِیْ نقال۔ آج کل فوٹوگراف کے لئے استعمال ہوتا ہے۔	

عَزْمٌ پختہ ارادہ	مُذْنِبٌ گناہگار
فَتَاةٌ جوان عورت (اسکا مذکر فَتًی ہے)	مِرْيَةٌ شک
فُضُوْلٌ ضرورت سے زیادہ۔ بچا ہوا	مُسْتَحِيْلٌ مشکل۔ محال
لَدٰی پاس لَدَیْكَ تیرے پاس	مُسْتَرِيْحٌ با آرام
مَبْلَغٌ رسائی۔ پہنچنے کی حد	مُنْتَصِرٌ مدد پانے والا
اَلْمُحِيْطُ بڑا سمندر	مَوَدَّةٌ دوستی
اَلْمُحِيْطُ الْاِطْلَنْطِيّ بحر اٹلانٹک	نَجَاحٌ کامیابی
	هَفْوَةٌ (هَفَوَاتٌ) لغزش۔ غلطی

مشق نمبر ۴۲

ذیل کے جملوں میں افعالِ ناقصہ اور ان کے اسموں اور خبروں کو غور سے دیکھو۔

(۱) لَا اَخَافُ اَنْ اُصْبِحَ فَقِيْرًا لٰكِنَّنِيْ اَخَافُ اَنْ اُمْسِيَ مُذْنِبًا (۲) قَدْ يُضْحِي الْعَبْدُ سَيِّدًا (۳) يَا فَتَاةُ كُوْنِيْ مُطْمَئِنَّةً (۴) ظَلَّ الْكُفَّارُ عَاكِفِيْنَ عَلٰی اَصْنَامِهِمْ (۵) بَاتَ الْمَرِيْضُ مُسْتَرِيْحًا وَاَضْحٰی صَحِيْحًا (۶) دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ (۷) اَلَسْتَ ابْنَ الْاَمِيْرِ؟ (۸) اَلنَّاسُ لَيْسُوْا سَوَاءً (۹) مَا زِلْنَا نَاظِرِيْنَ اِلٰی زَهْرَةِ الْوَرْدِ (۱۰) لَا نَزَالُ نَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ (۱۱) لَا يَبْرَحُ الْحَقُّ مُنْتَصِرًا (۱۲) مَا انْفَكَّ الْبَاطِلُ

مَهْزُوْمًا (۱۳) مَا فَتِئَتْ طَائِفَةٌ قَائِمَةً عَلَى الْحَقِّ (۱۴) اُسْكُتْ مَا دَامَ
السُّكُوْتُ نَافِعًا (۱۵) اِنِّىْ لَا اُبَالِىْ بِالتَّهْدِيْدِ مَا دُمْتُ بَرِيْئًا (۱۶) مَا بَرِحَ
اِدِيْسُوْنَ الْاَمْرِيْكِىُّ يُجَرِّبُ حَتّٰى تَوَفَّقَ اِلٰى اِخْتِرَاعِ الْحَاكِىْ
[الْفُوْنُوْغِرَاف]اَلَّذِىْ يَحْفَظُ الصَّوْتَ وَ يُعِيْدُهٗ (۱۷) قَدْ يَسْتَحِيْلُ الْهَوَا
ءُ مَاءً (۱۸) كُوْنُوْا مُسْلِمِيْنَ وَلَا تَعُوْدُوْا كُفَّارًا (۱۹) لَا تَجْلِسْ مَا[1] لَمْ
يَجْلِسْ اَبُوْكَ (۲۰) اَللّٰهُ فِىْ عَوْنِ عَبْدِهٖ[2] مَا كَانَ الْعَبْدُ فِىْ عَوْنِ اَخِيْهِ
(۲۱) اِنَّ الْعَدَاوَةَ تَسْتَحِيْلُ مَوَدَّةً۔ بِتَدَارُكِ الْهَفَوَاتِ بِالْحَسَنَاتِ
(۲۲) لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُوْلِ سَمَاحَةً ۔حَتّٰى تَجُوْدَ[3] وَ مَالَدَيْكَ قَلِيْلٌ۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱)قَالَتْ[مَرْيَمُ]اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ وَلَمْ اَكُ
بَغِيًّا (۲) فَلَاتَكُ فِىْ مِرْيَةٍ مِنْهُ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ (۳) قَالَتِ الْيَهُوْدُ
لَيْسَتِ النَّصَارٰى عَلٰى شَىْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰى
شَىْءٍ (۴) وَقَالُوْا لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِيْنَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْنَا مُوْسٰى
(۵)وَانْظُرْ اِلٰى اِلٰهِكَ الَّذِىْ ظَلْتَ[ظَلَلْتَ]عَلَيْهِ عَاكِفًا(۶) اَوْصَانِىْ
بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ[4] حَيًّا (۷)فَمَا[5] اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا
لَهُمْ (۸) فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِيْرُ اَلْقَاهُ [اَلْقَى قَمِيْصَ يُوْسُفَ]عَلٰى وَجْهِهٖ [عَلٰى

[1]، [2]، [4] اور [5] میں مَا کے معنیٰ ہیں ''جب تک'' یہ ''مَا'' ظرفیہ ہے۔ [3] ''مَا'' موصولہ ہے یعنی ''جو کچھ''

وَجْهِ يعقوبَ] فَارْتَدَّ بَصِيْرًا (۹) فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ [تامّه] وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ [تامّه] (۱۰) خَالِدِيْنَ فِيْهَا مَادَامَتِ [تامّه] السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ۔

مشق نمبر ۴۳

ذیل کی عبارت میں افعالِ ناقصہ اور اِنَّ اور اُس کے اَخَوَات کے اسموں اور خبروں کو پہچانو۔ اکثر خبریں جملہ یا شِبْہِ جملہ کی صورت میں پیش کی گئی ہیں۔

كَانَ النَّاسُ يَظُنُّوْنَ اَنَّ فَنَّ الطَّيَرَانِ نَجَاحُهٗ مُسْتَحِيْلٌ، وَ صَارُوْا يَسْخَرُوْنَ مِنْ كُلِّ مَنْ يَظَلُّ يَعْمَلُ لِتَحْقِيْقِهٖ لِاَنَّهُمْ يَرَوْنَ اَنَّ الْاِنْسَانَ عَزْمُهٗ مَحْدُوْدٌ، وَاَنَّهٗ لَنْ يَزَالَ عَلٰى حَالَتِهِ الَّتِيْ خُلِقَ عَلَيْهَا مَا دَامَ لَمْ يُخْلَقْ كَالطَّائِرِ، وَلٰكِنَّ الْمُخْتَرِعِيْنَ اَمَالُهُمْ بَعِيْدَةٌ، فَثَابَرُوْا حَتّٰى تَمَّ نَجَاحُ الطَّيَرَانِ، وَاَصْبَحَتِ الطَّيَّارَاتُ مِنْ اَحْسَنِ وَسَائِلِ الْاِنْتِقَالِ، وَاسْتَطَاعَ النَّاسُ اَنْ يَعْبُرُوْا بِهَا الْمُحِيْطَ الْاَطْلَنْطِيَّ مِنْ اَمرِيكَا اِلٰى اُوْرُبَّا بِلَا خَوْفٍ كَاَنَّهُمْ فَوْقَ بساطِ سليمانَ۔

وَاَصْبَحَ حُكَمَاءُ الْاَلْمَانِ سَبَقُوْا حُكَمَاءَ الْعَالَمِ بِاخْتِرَاعِ طَائِرَةٍ تَطِيْرُ بِنَفْسِهَا بِغَيْرِ طَيَّارٍ وَ تَذْهَبُ حَيْثُ اُرْسِلَتْ، فَاِنَّهَا مِنْ عَجَائِبِ

مَبْلَغِ الْعِلْمِ الْاِنْسَانِيِّ وَصِرْنَا نَعْتَرِفُ اَنَّ فَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ۔

(من النحو الواضح بتصرف)

مشق نمبر ۴۴

عربی میں ترجمہ کرو

(۱) کبھی بخیل سخی ہو جاتا ہے (۲) تم سچے رہو جھوٹ نہ بولو (۳) ہم حاضر تھے اور وہ غائب تھے (۴) کافر [جمع] مسلمان ہو گئے۔ (۵) تم نے کس طرح صبح کی؟ (۶) ہم نے خیریت سے صبح کی۔ (۷) کیا تم [عورتیں] مسلمان نہیں ہو؟ (۸) کیا تم نے تکلیف میں رات گزاری؟ (۹) نہیں ہم نے آرام میں [مُطْمَئِنِّيْنَ] رات گزاری (۱۰) محنتی ہمیشہ عزیز ہوتا ہے (۱۱) ہم ہمیشہ ان کی تلاش کرتے رہے یہاں تک کہ ہم نے انہیں پالیا (۱۲) جب تک تو زندہ رہے نماز مت چھوڑ (۱۳) تم ہمیشہ عافیت میں رہو [دعا ہے]۔

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالثَّلٰثُوْنَ

اَفْعَالُ الْمُقَارَبَةِ

۱۔ کَادَ (قریب ہونا)، کَرَبَ (قریب ہونا)، اَوْشَكَ (قریب ہونا)، عَسٰی (اُمید ہے۔ شاید) افعالِ مقاربہ کہلاتے ہیں۔

تنبیہ ا:۔ کَرَبَ اور اَوْشَكَ قرآن مجید میں استعمال نہیں ہوا ہے۔

۲۔ یہ افعال اکیلے مستعمل نہیں ہوتے بلکہ اُن کے بعد کسی فعلِ مضارع کا آنا ضروری ہے: کَادَ الطِّفْلُ يَقُوْمُ (قریب ہے کہ بچہ کھڑا ہو جائے)۔

مذکورہ مثال سے تم سمجھ سکتے ہو کہ افعالِ مقاربہ بھی افعالِ ناقصہ کی طرح جملۂ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں۔ فرق یہ ہے کہ افعالِ مقاربہ کی خبر کی جگہ فعلِ مضارع کا آنا لازم ہے۔ یہ فعلِ مضارع اپنے فاعل کے ساتھ جو کہ اکثر ضمیر مُسْتَتِر ہوتی ہے جملۂ فعلیہ بن کر خبر واقع ہوتا ہے۔ افعالِ مقاربہ کا اسم حالتِ رفعی اور خبر حالتِ نصبی میں سمجھو۔

۳۔ اِن فعلوں کے بعد جو مضارع آتا ہے اُس پر کبھی اَنْ داخل کرتے ہیں کبھی نہیں۔ لیکن عَسٰی اور اَوْشَكَ کے بعد اَنْ کا لانا ہی بہتر ہے۔ عَسٰی زَيْدٌ اَنْ يَقُوْمَ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)، کَادَ اور کَرَبَ کے بعد نہ لانا بہتر ہے۔

۴۔ عَسٰی اور اَوْشَكَ کے بعد فعلِ مضارع کو اسم پر مقدم بھی کر سکتے ہیں: عَسٰی اَنْ يَقُوْمَ زَيْدٌ (قریب ہے کہ زید کھڑا ہو جائے)۔ اور کَادَ وغیرہ

میں یہ صورت جائز نہیں۔

۵۔ كَادَ کا مضارع يَكَادُ (خَافَ' يَخَافُ کے جیسا) اور أَوْشَكَ کا يُوْشِكُ ہے۔ اِن دونوں کا ماضی اور مضارع دونوں مستعمل ہیں۔ عَسٰی کا صرف ماضی مستعمل ہے۔ ان کی گردان رَمٰی کی طرح کر لو۔ كَرَبَ کا بھی مضارع مستعمل نہیں ہے۔

۶۔ شَرَعَ 'طَفِقَ' جَعَلَ' قَامَ اور اَخَذَ بھی افعالِ مقاربہ کی طرح استعمال ہوتے ہیں لیکن اُن کے بعد اَنْ نہیں آتا۔ اِن سب کے معنی میں "شروع کرنا" یا "کرنے لگنا": اَخَذَ الطِّفْلُ يَمْشِيْ (بچہ چلنے لگا)۔

مشق نمبر ۴۵

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو۔

(۱) عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّشْفِيَكَ (اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے تندرست کر دے)

(۲) تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ (قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں)

(۳) اَوْشَكَ اَنْ يُّفْتَحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ (قریب ہے کہ مدرسہ کا دروازہ کھولا جائے)

ان کی تحلیل اس طرح کرو:

(عَسٰی) فعلِ مقاربہ'

(اللّٰهُ) فعلِ مقاربہ کا اسم'

(اَنْ) حرفِ ناصب مضارع'

(يَشْفِي) فعلِ مضارع معروف، منصوب ہے اَنْ کی وجہ سے

اس میں ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے جو لفظ اللہ کی طرف راجع ہے اور وہی اس کا فاعل ہے۔

(كِ) ضمیر منصوب متّصل، واحد مؤنث مخاطب، مفعول ہے اس لئے اسے منصوب المحلّ کہیں گے

فعلِ مضارع اپنے فاعل و مفعول سے مِل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہے عَسٰی کی محلًّا منصوب، عَسٰی اپنے اسم وخبر سے مِل کر جملۂ فعلیہ ہوا۔

اِسی طرح دوسرے اور تیسرے جملہ کی تحلیل کرو۔ لیکن خیال رکھو کہ تیسرے جملہ میں فعلِ مقاربہ کی خبر مقدّم ہے اور اسم مؤخر۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۷

اَبٰی (يَاْبٰی) انکار کرنا	اَذَابَ (و۔ا) پگھلانا
اَحْرَقَ جلانا	اِشْتَعَلَ (ے) بھڑکنا
اَسْفَرَ (ا) صبح کا خوب اُجالا ہونا	خَيْلٌ (اسم جمع ہے) گھوڑے
اَقْبَلَ متوجہ ہونا۔ کسی کی طرف منہ کرنا	دُوْنَ بغیر۔ سوا
اَنْفَقَ (ا) خرچ کرنا	رُكُوْبٌ سواری

بَادَرَ (۳) جلدی کرنا

بَعَثَ (ف) بھیجنا۔اُٹھانا

تَفَحَّصَ (۴) تلاش کرنا

تَفَطَّرَ (۴) پھٹ جانا

جَرٰی (ض۔ی) جاری ہونا۔دوڑنا

خَصَفَ (ض) لپٹانا

طَارَ (ی۔ض) اُڑنا

فَاقَ (و۔ن) بڑھ جانا (مرتبہ میں)

فَقِهَ (س) سمجھنا

قَطَفَ (س) توڑنا (پھلوں یا پھولوں کا)

لَامَ (و۔ن) ملامت کرنا

وَقَعَ (یَقَعُ) گِرنا۔واقع ہونا

اُمْنِیَّةٌ (اَمَانِیُّ) آرزو

حَطَبٌ جلانے کی لکڑی

سِبَاقٌ اور مُسَابَقَةٌ (۳) ایک دوسرے سے آگے بڑھنا۔گھڑدوڑ

شَابٌّ (شُبَّانٌ) جوان

عَادِیٌّ معمولی

غَزَالٌ ہرن

فَوْجٌ کشادگی

فَرْحٌ یا فَرْحَةٌ خوشی

مَقَامٌ مَحْمُوْدٌ جس مقام سے جناب رسولؐ خدا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سے شفاعت کی التماس کریں گے

هَوْنٌ وقار۔نرمی

وَرَقٌ پتہ۔کتاب کا ورق

وَطْأَةٌ شدّت

مشق نمبر ٤٦

(١) كِدْنَا نَطِيرُ مِنَ الْفَرَحِ (٢) اَوْشَكَتْ اَمَانِيُّ الْكُسْلَانِ تَقْـ
لِاَنَّ يَدَيْهِ تَأْبَيَانِ الْعَمَلَ (٣) اَخَذَتْ اَلُوْمُ نَفْسِي (٤) لَمَّا اَسْلَمَ عَمَّـ
كَانَ كُفَّارُ مَكَّةَ يُحْرِقُوْنَهُ بِالنَّارِ ـ فَمَرَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَعَـ
يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَ يَدْعُوْلَهُ (٥) كَرَبَ الْحَطَبُ يَشْتَعِلُ لَمَّا عَظُمَتْ وَطْـ
الْحَرِّ (٦) يُوْشِكُ الْحَرُّ يُذِيْبُ الْاَجْسَامَ (٧) اَخَذْنَا نُصْلِحُ ثِيَا
وَاَسْلِحَتَنَا (٨) عَسَيْنَ اَنْ يَحْضُرْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ لِتَفَحُّصِ اَحْوَ
اَوْلَادِهِنَّ (٩) تَكَادُ الْمَرْءَةُ تَفُوْقُ زَوْجَهَا فِي الْعِلْمِ (١٠) اِذَا اَسْـ
الصُّبْحُ شَرَعَ الْبُسْتَانِيُّ يَقْطِفُ الْاَزْهَارَ وَالْاَثْمَارَ (١١) كِدْنَ يَمُتْنَ
شِدَّةِ الْاَلَمِ ـ

(١٢) عَسَى الْهَمُّ الَّذِيْ اَمْسَيْتُ فِيْهِ يَكُوْنُ وَرَاءَهُ فَرَجٌ قَرِ
(١٣) اِذَا انْصَرَفَتْ نَفْسِي عَنِ الشَّيْءِ لَمْ تَكَدْ اِلَيْهِ بِوَجْهٍ اٰخِرَ الدَّهْرِ تُـ

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(١٤) فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ (١٥) عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّـ
مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (١٦) طَفِقَا [اٰدَمُ وَحَوَّاءُ] يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَ
الْجَنَّةِ ۰ (١٧) عَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ (١٨) تَكَادُ السَّمٰوٰ

يَتَفَطَّرْنَ (۱۹) لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا (۲۰) عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِىْ
بِهِمْ جَمِيْعًا (۲۱) قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَنْ لَا تُقَاتِلُوْا
(۲۲) ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَا اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰهَا وَمَنْ لَّمْ
يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ۔

مشق نمبر ۴۷

تنبیہ:۔ ذیل کی عبارت کو صحیح اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو:۔

كان لى حصان عربىّ جميل المنظر سمّيناه بالغزال لانّه كان سريع السّير ' حتّى كادان يسبق السّيّارات' وكان لا يزال يسبق الخيل فى السّباق[1]' وفاز بكثير من الانعامات' حتّى صرت غنيّا بسببه۔

يومًا رأيتهٗ قد اصبح مريضا واوشك ان يموت' فظلّ قلبى متألّما ' وبادرت الى علاجه وانفقت عليه الف ربّية ليعود الى حاله السابق' لكن لم يعد صحيحا كما كان اوّلا ' وما انفكت واحدة من رجليه ضعيفة فلم يبق اهلا للمسابقة' لكنّه ما برح يجرى جريا عاديّا[2]۔ فلم ازل استعمله للرّكوب ما دام شابّا قويّا۔

---

[1] گھڑدوڑ [2] معمولی چال۔

وکان ولدی الصّغیر یرکبه فیفرح ویصهل لیستر الولد و یمشی به هونا لکیلا یخاف الولد ولا یقع علی الارض۔

وکان یفهم القول ولا شارۃ کالانسان و یفعل ما یقال له فکانّ ذلك الحیوانّ کان یجیبنا بغیر اللّسان۔ و فی السّنة الماضیة مرض ومات فتأ سّفنا کثیرا ۔ و بعد ذلك الحصان ماوجدنا مثله الی الأن۔

اشعار -

انّ الغزال حصانِنا قد کان کالا نسان
هو کان یفهم قولنا ویجیب دون لسان
ولد صغیر یرکبه فیسرّ کالفرحان
یمشی ویصهل فرحة یجری بالا طمئنان

الدَّرْسُ الْاَرْبَعُوْنَ

(ا) اَفْعَالُ الْمَدْحِ وَالذَّمِّ

ا۔ نِعْمَ (دراصل نَعِمَ) مدح (تعریف) کے لئے ہے اور بِئْسَ (دراصل بَئِسَ) مذمّت کے لئے۔ان کا فاعل اکثر معرّف باللّام ہوتا ہے یا وہ اسم جو معرّف باللّام کی طرف مضاف ہو۔ فاعل کے بعد ایک اور اسم ہوتا ہے جو مقصود بالمدح یا بالذّم ہوتا ہے۔

نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ (خالد اچھا مرد ہے) بِئْسَ غُلَامُ الرَّجُلِ عَاصِمٌ (عاصم مرد کا بُرا غلام ہے) اِن مثالوں میں خالد اور عاصم مقصود بالمدح اور مقصود بالذّم ہیں۔ ترکیب میں خالد اور عاصم کو مبتدا مؤخر سمجھتے ہیں اور فعل و فاعل مِل کر خبرِ مقدّم مانتے ہیں۔

۲۔ کبھی فاعل کی جگہ لفظ مَا (بمعنی شئی) آتا ہے: نِعِمَّا هِيَ (دراصل نِعْمَ مَاهِيَ = اچھی چیز ہے وہ) اور کبھی اسم نکرہ منصوب واقع ہوتا ہے: نِعْمَ رَجُلاً خَالِدٌ (خالد مرد کی حیثیت سے اچھا ہے) اِس صورت میں نِعْمَ کے اندر ضمیر (هُوَ) پوشیدہ ہے اور وہی اس کا فاعل ہے اور رَجُلاً اس کی تمیز واقع ہوتا ہے اسی لئے منصوب ہے (تمیز کا بیان چوتھے حصے میں آئے گا) فعل و فاعل اور تمیز مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبرِ مقدّم اور خالد جو مقصود بالمدح ہے وہ مبتدا مؤخر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملۂ اسمیہ ہوا۔

۳۔ کبھی مقصود بالمدح یا بالذّم کو حذف کر دیتے ہیں۔ نِعْمَ الْعَبْدُ (یعنی نِعْمَ الْعَبْدُ اَیُّوْبُ = ایوب اچھا بندہ ہے) نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ [اللّٰهُ] (اللہ تعالیٰ اچھا آقا اور اچھا مددگار ہے)۔

نِعْمَ کا مؤنث نِعْمَتْ اور بِئْسَ کا بِئْسَتْ ہے: نِعْمَتِ الْاِبْنَةُ فَاطِمَةُ وَ بِئْسَتِ الْمَرْءَةُ غَادِرَةُ (فاطمہ اچھی لڑکی ہے غادرہ بُری عورت ہے)

۴۔ مذکورہ دونوں فعلوں کے باقی صیغے مستعمل نہیں ہیں۔ فاعل وحدت،

تثنیہ اور جمع کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۵۔ حَبَّذَا (اچھا ہے وہ) کو نِعْمَ کے معنی میں اور لَا حَبَّذَا اور سَاءَ کو بِئْسَ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں: حَبَّذَا الْاِتِّفَاقُ وَلَا حَبَّذَ (یا سَاءَ) الْاِخْتِلَافُ (اتفاق اچھا ہے اور اختلاف برا ہے)

تنبیہ ۱:۔ حب فعل ماضی ہے اور ذَا اسم اشارہ ہے اور وہی فاعل ہے اور اس کا مابعد مقصود بالمدح ہے۔

تنبیہ ۲:۔ سَاءَ (برا ہونا۔ برا لگنا۔ بگاڑنا) عام فعلوں کی طرح بھی مستعمل ہے اور اس کی گردان قَالَ يَقُوْلُ کی طرح ہوتی ہے۔

(ا) صِيغَتَا التَّعَجُّبِ

تعجب کے دو صیغے

ا۔ مَا اَفْعَلَهُ اور اَفْعِلْ بِهٖ یہ دونوں وزن تعجب کے معنی میں مستعمل ہیں اور ان دونوں کو صِيغَتَا التَّعَجُّبِ (تعجب کے دو صیغے) کہتے ہیں مَا اَحْسَنَهٗ اَحْسِنْ بِهٖ (وہ کیا ہی خوبصورت ہے) اسی طرح ہ اور ہ کی جگہ بقیہ تمام ضمیریں اور ہر قسم کا اِسم ظاہر (مذکر، مؤنث واحد، تثنیہ یا جمع) لگا سکتے ہیں۔ مذکورہ دونوں صیغوں میں ان کے مابعد کے اثر سے کوئی تغیر نہیں ہوتا: مَا اَحْسَنَ رَشِيْدًا (رشید کیا ہی خوبصورت ہے) اور اَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ (رشید کیا ہی خوبصورت ہے)۔ مَا

اَطْوَلَ الرَّجُلَيْنِ (دو مرد کتنے لمبے ہیں)۔ اَقْصِرْ بِالنِّسَاءِ (عورتیں کتنی کوتاہ ہیں۔)

۲۔ مَا اَحْسَنَ رَشِيْدًا کے لفظی معنی ہوں گے "کس چیز نے حسین (صاحب حُسن) بنا ڈالا رشید کو" گویا تعجب سے ہم خود ہی اپنے آپ کو پُوچھتے ہیں۔ مطلب یہ نکلتا ہے کہ "رشید کتنا حسین ہے"۔

اَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ کے لفظی معنی ہوں گے "رشید کو حسین سمجھ" یعنی رشید اتنا حسین ہے کہ ہر ایک کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کے حُسن کا اعتراف کرے اِس میں ب زائد ہے۔ شاید اسی معنی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے بڑھایا گیا ہو۔

تنبیہ: نحویوں نے مذکورہ دونوں صیغوں کے معنوں میں اور ترکیب میں بہت کچھ اختلاف کیا ہے۔ مگر اس ناچیز مؤلف کی سمجھ میں یہی آسان اور ٹھیک معلوم ہوا۔ اس کی ترکیب ابھی مشق نمبر ۴۸ میں لکھی جائے گی۔

۳۔ ماضی کے لئے كَانَ اور مستقبل کے لئے يَكُوْنُ بڑھا کر بولتے ہیں: مَا كَانَ اَجْمَلَ مَنْظَرَ الرِّيَاضِ (باغ کا منظر کیا ہی خوشنما تھا) مَا يَكُوْنُ اَطْيَبَ مَنْظَرَ الْبَحْرِ (سمندر کا منظر کیا ہی پاکیزہ ہوگا)۔

۴۔ ثلاثی مزید یا رباعی سے مذکورہ صیغے نہیں بن سکتے اور ثلاثی مجرد کے جو مادّے رنگ یا عیب کے معنی میں ہوں اُن سے بھی تعجب کے مذکورہ

دونوں صیغے نہیں بنائے جاتے۔ لیکن ان کے مصدروں پر اَشَدَّ یا اَشْدِدْ یا اَعْظَمَ یا اَعْظِمْ لگانے سے یہ معنی پیدا کئے جاسکتے ہیں: مَا اَشَدَّ اِعْزَازَ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ (لوگ علماء کو کتنی بڑی عزت دیتے ہیں)، اَعْظِمْ بِمُسَابَقَةِ الْمُبَذِّرِ اِلَى الْفَقْرِ (فضول خرچی کرنے والا فقر کی طرف کتنی جلد دوڑتا ہے) مَا اَعْظَمَ حُمْرَةَ وَجْنَةِ الِابْنَةِ (لڑکی کا رخسار کیا ہی سرخ ہے) مَا اَشَدَّ عَمَى الْجَاهِلِ (جاہل کیا ہی اندھا ہوتا ہے)۔

مشق نمبر ۴۸

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:

(۱) مَا اَحْسَنَ رَشِيْدًا

(۲) اَحْسِنْ بِرَشِيْدٍ

اس طرح:

(مَا) اسم تعجب ہے، مبنی، محلاً مرفوع ہے کیونکہ مبتدا ہے (اَحْسَنَ) فعل ماضی ہے، مبنی ہے فتحہ پر، اس میں ضمیر (هُوَ) مُسْتَتِر ہے جو مَا کی طرف راجع ہے وہ فاعل ہے محلاً مرفوع، (رَشِيْدًا) مفعول ہے اس لئے منصوب

فعل و فاعل و مفعول مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہے محلاً

مرفوع، مبتدا وخبر مل کر جملۂ اسمیہ ہوا۔

(اَحْسِنْ) فعل امر تعجب کے لئے ہے، مبنی ہے سکون پر، اس میں ضمیر اَنْتَ پوشیدہ ہے۔ جو فاعل ہے محلاً مرفوع، (بِ) حرف جار ہے۔ اِس جگہ زائد واقع ہوا ہے،

(رَشِیْدٍ) بظاہر مجرور ہے مگر معنی کے لحاظ سے مفعول ہے اس لئے منصوب المحل ہے،

فعلِ تعجب فاعل اور مفعول کے ساتھ مل کر جملۂ فعلیہ ہوا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۳۸

اَوَّابٌ بہت ہی رجوع ہونے والا خدا کی طرف	رَابِعَةَ عَشْرَةَ چودھویں
اَخْفٰی (ا) چھپانا	شِرْكٌ شریک کرنا
اِبْيِضَاضٌ سفیدی (اِبْيَضَّ کا مصدر)	شَفَقٌ غروب آفتاب کے بعد آسمان کے کنارے کی سُرخی
خِيَارٌ ککڑی۔ کھیرا	عَاذِرٌ عذر قبول کرنے والا
عَاذِلٌ ملامت کرنے والا	مَا اَجْوَدَ کیا ہی عمدہ (جید سے بنا ہے)
عَاقِبَةٌ انجام	مُرْتَفَقٌ آرامگاہ
عَشِيْرٌ دوست۔ رشتہ دار	مُشْرِكٌ اللہ کے ساتھ کسی اور کو خاص

قُتِلَ وہ ہلاک کیا جائے (بددعا ہے)	صفتوں یا خاص تعظیم میں شریک کرنے والا
قَصْوَاءُ رسول اللہ ﷺ کی ایک اُونٹنی کا نام ہے	مَقْتٌ غصہ
مَا اَحْلٰی کیا ہی میٹھا ہے (حُلْوٌ سے بنا ہے)	مَوْلٰی آقا
مَا اَرْدَءَ کیا ہی ردی ہے (رَدِیٌّ سے بنا ہے)	هَوٰی محبت، عشق، خواہش

مشق نمبر ۴۹

(۱) نِعْمَ هُوَ لَاءِ الَّا وَلَا دُمَا اَحْسَنَهُمْ (۲) بِئْسَ هٰذَا الْخِيَارُ مَا اَرْدَاَهُ (۳) نِعْمَ الصِّدْقُ وَ نِعْمَتْ عَاقِبَتُهُ وَ بِئْسَ الْكِذْبُ وَبِئْسَتْ عَاقِبَتُهُ (۴) حَبَّذَا اِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ وَلَا حَبَّذَا عِصْيَانُهُمَا (۵) سَاءَتِ الْمَرْءَةُ سَلْمٰى مَا اَقْبَحَهَا (۶) مَا اَسْبَقَ الْفَاسِقَ اِلٰى مَقْتِ اللّٰهِ (۷) مَا اَكْبَرَ مَقْتَ اللّٰهِ عَلَى الْمُشْرِكِ (۸) مَا اَحْسَنَ هٰذِهِ الْمَرْءَةَ وَمَا اَقْبَحَ تِلْكَ الْاِبْنَةَ (۹) هٰذَا الْكِتَابُ سَهْلٌ وَمَا اَسْهَلَهُ وَ تِلْكَ الْكُتُبُ صَعْبَةٌ وَمَا اَصْعَبَهَا (۱۰) نِعْمَتِ النَّاقَةُ قَصْوَاءُ مَا اَجْوَدَهَا (۱۱) مَا اَشَدَّ تَكْرِيْمَ الْعُلَمَاءِ وَمَا اَعْظَمَ تَذْلِيْلَ الْجُهَلَاءِ (۱۲) نِعْمَ الْوَلَدَانِ اَنْتَ وَمَا اَحْسَنَكَ

(۱۳) اَعْظِمْ بِعِلْمِهٖ وَاَشْدِدْ بِجَهْلِكَ (۱۴) نِعْمَتِ الشَّجَرَةُ نَخْلَةٌ (۱۵) مَا اَشَدَّ حُمْرَةَ الشَّفَقِ الْبَارِحَةَ (۱۶) مَا يَكُوْنُ اَعْظَمَ ابْيِضَاضِ نُوْرِ الْقَمَرِ فِي اللَّيْلَةِ الرَّابِعَةَ عَشْرَةَ (۱۷) اَلْمِدَادُ فِي هٰذِهِ الدَّوَاةِ [يا الْمِحْبَرَةِ] اَسْوَدُ مَا اَشَدَّ سَوَادَهٗ (۱۸) سَرَّنِيْ مَا سَمِعْتُ وَ سَاءَنِيْ مَا رَاَيْتُ (۱۹) اَلَا اِحَبَّذَا عَاذِرِيْ فِي الْهَوٰى۔ وَلَا حَبَّذَا الْعَاذِلُ الْجَاهِلُ۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۲۰) قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَا اَكْفَرَهٗ (۲۱) اَسْمِعْ بِهٖ وَاَبْصِرْ (۲۲) بِئْسَ الشَّرَابُ وَ سَاءَتْ مُرْتَفَقًا (۲۳) نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ (۲۴) لَبِئْسَ الْمَوْلٰى وَ لَبِئْسَ الْعَشِيْرُ (۲۵) بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖ اَنْفُسَهُمْ (۲۶) اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ (۲۷) سِيْئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا۔

مشق نمبر ۵۰

اُردو سے عربی

(۱) یہ کتاب کیا ہی اچھی ہے (۲) وہ گھوڑا خوبصورت ہے اور کیا ہی خوبصورت ہے (۳) محمود ایک علم والا مرد ہے اور کیا ہی علم والا ہے (۴) شرک بُری چیز ہے اور کتنی بُری ہے (۵) یہ تربوز پکتا ہے اور کیا ہی ردی ہے (۶) میری

اونٹنی کتنی عمدہ ہے (۷) نماز اچھی چیز ہے اور وہ اللہ کے پاس کیا ہی محبوب ہے (۸
گائے ایک اچھا جانور ہے اور اس کا دودھ کیا ہی مفید ہے (۹) سخاوت اچھی
اور اس کا انجام کیا ہی اچھا ہے اور بخل بُری چیز ہے اور اس کا انجام کیا ہی بُرا
(۱۰) بُرا ہے فضول خرچ اور بُرا ہے فضول خرچی کا انجام (۱۱) تمہارا لڑکا کیا
صالح ہے اور کیا ہی سمجھدار ہے۔

مشق نمبر ۱۵

(كِتَابٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ اِلٰى اَبِيْهِ)

سَيِّدِىْ الْوَالِدَ الْاَ مْجَدَ

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ۔ بَعْدَ اِهْدَاءِ وَاجِبِ
الْاِحْتِرَامِ اَعْرِضُ لِحَضْرَتِكَ اَنِّىْ طَالَمَا[1] تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكْتُبَ اِلَيْكَ
رِسَالَةً تَسُرُّكَ وَاُمِّىْ الْمُحْتَرَمَةَ وَ جَمِيْعَ اَهْلِ الْبَيْتِ۔ وَ حَيْثُ اِنِّى
ظَفِرْتُ[2] الْيَوْمَ بِمُنَاىَ[3] بَادَرْتُ بِهٖ لِمَسَرَّتِكُمْ اَجْمَعِيْنَ۔

اَوَّلًا اَنِّىْ تَمَمْتُ بِحَوْلِ[4] اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ مَعْرِفَةَ الْاَفْعَالِ وَ اَقْسَامِهَا
فَالْاٰنَ اَنَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَعْرِفَ عَنْ كُلِّ فِعْلٍ زَمَانَهٗ وَ صِيْغَتَهٗ وَ قِسْمَهٗ
وَلِهٰذَا قَدِ ازْدَادَتْ لِىْ قُوَّةُ الْفَهْمِ وَالتَّكَلُّمِ فِى الْعَرَبِيَّةِ۔

ثَانِيًا اُبَشِّرُكُمْ جَمِيْعًا بِغَايَةِ السُّرُوْرِ اَنِّىْ نِلْتُ بِفَضْلِ اللّٰهِ تعالٰی

---

[1] عرصہ دراز سے [2] ظَفِرَ (س) کامیاب ہونا [3] مُنٰی آرزو۔ [4] طاقت۔

وَ بِبَرَكَةِ دُعَائِكُمْ شَهَادَةَ النَّجَاحِ فِي الْاِمْتِحَانِ وَالْمَزِيْدُ اَنِّيْ صِرْتُ الْاَوَّلَ فِيْ فَصْلِيْ۔

يَا اَبِي الْمُحْتَرَمَ! اِنِّيْ لَا اَقْدِرُ اَنْ اَسْكُتَ عَنْ بَيَانِ قِصَّةِ الْاِمْتِحَانِ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ قَدْ اَجْرٰى[1] حَضَرَاتُ الْمُفَتِّشِيْنَ اِمْتِحَانَاتٍ عَلَى الطُّلَّابِ فِي الْمَوَادِّ الَّتِيْ تَلَقَّوْهَا فِيْ مُدَّةِ ثَلٰثَةِ الْاَشْهُرِ الْمَاضِيَةِ ' وَاسْتَمَرَّ الْاِمْتِحَانُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اَعْنِيْ[2] قَبْلَ اَمْسِ ' وَاَمْسِ وَالْيَوْمَ اِلَى الْعَصْرِ۔ ثُمَّ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اجْتَمَعَ الْمُفَتِّشُوْنَ وَالْاَسَاتِذَةُ فَدَعَا الْمُدِيْرُ التَّلَامِذَةَ فَصْلًا بَعْدَ فَصْلٍ وَاَعْلَنَ كُلَّ وَاحِدٍ بِدَرَجَتِهٖ[3] وَنَتِيْجَةِ امْتِحَانِهٖ۔

وَلَمَّا جَاءَتْ نَوْبَةُ فَصْلِيْ وَاصْطَفَّ[4] التَّلَامِذَةُ اَعْلَنَ الْمُدِيْرُ اَنِّيْ كُنْتُ الْاَوَّلَ فِيْ فَصْلِيْ ۔ فَتَوَجَّهَتْ نَحْوِيْ[5] الْوُجُوْهُ وَشَخَصَتْ[6] اِلَيَّ الْاَبْصَارُ وَ رَمَقَنِيْ[7] الْمُدِيْرُ بِعَيْنِ الرِّضَا وَالسُّرُوْرِ وَقَالَ اَكْرِمْ بِتِلْمِيْذٍ مُجْتَهِدٍ قَدْ عَرَفَ الْغَرَضَ مِنْ وُجُوْدِهٖ فِي الْمَدْرَسَةِ وَجَعَلَ حُسْنَ مُسْتَقْبَلِهٖ نُصْبَ الْعَيْنِ' نِعْمَ التِّلْمِيْذُ اَنْتَ وَمَا اَعْقَلَكَ' بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ يَا بُنَيَّ وَوَفَّقَكَ لِخَيْرِ الْاَعْمَالِ۔

اَمَّا اَنَا يَا وَالِدِيْ! فَبَقِيْتُ كَاَنِّيْ مَلَكْتُ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا وَ شَرَعَ

---

[1] جاری کرنا۔ [2] عَنٰى يَعْنِيْ قصد کرنا۔ مُراد لینا۔ [3] یہاں دَرَجَة کے معنی نمبر۔ کے ہیں۔ [4] اِصْطَفَّ۔ اِصْتَفَفَ (۷) صف باندھنا۔ [5] طرف [6] نظر کی ٹکٹکی بندھ جانا۔ [7] کن انکھیوں سے دیکھنا۔

قَلْبِي يَرْقُصُ وَكِدْتُ اَطِيْرُ بِالسُّرُوْرِ، وَتَحَوَّلَ تَرَحِي فَرَحًا، وَالْجُرْحُ[۱] الَّذِي كَانَ اَصَابَنِي بِالسُّقُوْطِ[۲] فِي الْاِمْتِحَانِ الْمَاضِي صَارَ مُنْدَمِلًا۔

يَا اَبَتِ! بِمَا اَنَّكَ عَوَّدْتَنِي[۳] عَلٰى اَدَاءِ شُكْرِ اللّٰهِ[۴] عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ نِعْمَةٍ بَادَرْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَّيْتُ رَكْعَتَي الشُّكْرِ وَ حَمِدْتُ اللّٰهَ كَثِيْرًا عَلٰى مَا اَسْبَغَ[۵] عَلَيَّ مِنْ نِعَمِهِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ۔

وَلِمَا اَنَّ فِي الْمَدْرَسَةِ عُطْلَةٌ غَدًا وَ بَعْدَ الْغَدِ نَطْلُعُ مَعَ الْاَسَاتِذَةِ لِلتَّفَرُّجِ عَلَى الْجِبَالِ الْقَرِيْبَةِ وَ نَلْبَثُ هُنَاكَ يَوْمَيْنِ ۔ ثُمَّ نَعُوْدُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ۔ اِنَّمَا قَصَصْتُ هٰذِهِ الْقِصَّةَ وَطَوَّلْتُ الْمَكْتُوْبَ لِيَزِيْدَ انْبِسَاطُكُمْ[۶] جَمِيْعًا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ۔

هٰذَا*۔ وَاُهْدِي اِلَى السَّيِّدَةِ الْوَالِدَةِ وَاِخْوَتِي وَاَخَوَاتِي سَلَامًا مَحْفُوْفًا[۷] بِاَشْوَاقِ مُشَاهَدَتِكُمْ[۸] اَجْمَعِيْنَ۔

اَطَالَ اللّٰهُ ظِلَّ عِزِّكَ وَعَاطِفَتِكَ عَلَيَّ وَ عَلٰى جَمِيْعِ اَهْلِ الْبَيْتِ۔

وَالسَّلَامُ

اِبْنُكَ الْمُطِيْعُ

محمّد رفيع

---

۱ جُرْحٌ زخم۔ ۲ گر جانا۔ فیل ہو جانا۔ ۳ عَوَّدَ عادت ڈالنا۔ ۴ صاحب جلال ہونا۔ ۵ خوب عطا کرنا۔ ۶ اِنْبِسَاطٌ (۲) خوشی۔ ۷ حَفَّ (ن) ہر طرف سے لپیٹ لینا۔ ۸ دیکھنا۔ ملاقات کرنا۔ * یہ ہے جو کہہ چکا اور اس کے علاوہ............

سوالات نمبر ۱۶

(۱) افعالِ ناقصہ و تامّہ کی تعریف کرو۔ درس ۳۲ میں افعالِ ناقصہ کیسے ہیں؟

(۲) افعالِ ناقصہ کا دوسرا نام کیا ہے اور کیوں ہے؟

(۳) اِنَّ کے اَخوات کیا ہیں؟

(۴) افعالِ ناقصہ کا عمل کیا ہے اور اِنَّ اور اُس کے اَخوات کا عمل کیا ہے یعنی اُن کے اثر سے جملۂ اسمیّہ کے اعراب میں کیا تغیر ہوتا ہے؟

(۵) اِنَّ اور کَانَ کے عمل میں کیا فرق ہے؟

(۶) ایسے پانچ جملے بناؤ جن میں کَانَ یا اُس کے اَخوات کا استعمال ہوا ہو۔

(۷) = = = = اِنَّ = = = =

(۸) افعالِ ناقصہ اور افعالِ مقاربہ میں کیا فرق ہے؟

(۹) افعالِ مقاربہ میں کون کون سے فعل کے بعد اَنْ آتا ہے؟

(۱۰) افعالِ مقاربہ سے دس جملے مرتب کرو۔ پانچ اَنْ کے ساتھ اور پانچ بغیر اَنْ کے۔

(۱۱) افعالِ مدح کون سے ہیں اور افعالِ ذم کون کون سے ہیں؟

(۱۲) افعالِ مدح و ذمّ سے دس جملے مرتب کرو۔

(۱۳) اِن جملوں کی تحلیل کرو:۔

قَدْ يُمْسِي الْعَدُوُّ صَدِيْقًا۔ كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ۔ كَادَ الْاَعْدَاءُ يُوَلُّو... اَدْبَارَهُمْ۔ نِعْمَتِ الْبِنْتُ صِدِّيْقَةٌ۔ عَسٰى اَنْ يَنْزِلَ الْحُجَّاجُ عَلَ... السَّاحِلِ۔ دُمْتُمْ سَالِمِيْنَ۔ مَا بَرِحْنَا نَتَعَلَّمُ الْقُرْاٰنَ مَا اَجْمَلَ وَجْنَتَيْ... اَخَذَ الْمُفَتِّشُ (انسپکٹر) يَكْتُبُ اَسْمَاءَ الْاَوْلَادِ۔ نِعْمَ الْعَبْدُ۔ اَعْظِمْ بِعِلْ... عَلِيٍّ۔

(۱۴) ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ:۔

تنبیہ:۔ جو الفاظ سبق میں نہیں گزرے ہیں اُن کے معنی حاشیے پر لکھ دیے ہیں۔

كان لا سرة غنيّة صبيّ لم تبلغ سنّه خمسَ سِنين، وكان جمي... وما اجمله۔ فبات ليلة من ليالي الشّتاء بغير الحاف[1]، فاصبح مري... بالزّكام والحمّى واوشك ان يموت۔ فظلّ الوالدان مغمومين ودع... الطبيب، فجاء وشخص[2]، ثمّ التفت الى ابويه وقال ال بأسَ ان ش... الله تعالٰى۔ انما مسّه البردُ، سيبرئ[3] بحول الله تعالٰى الى الغد۔ ثمّ

---

[1] لحاف رضائی۔ [2] تشخیص کیا۔ [3] بَرِئَ (س) تندرست ہوجانا۔
[4] پلایا۔

اعطٰی دواء وأشْرب المريض شربةً واحدة بيده وذهب فاضحی الصبیّ بعد ساعة قد فتح عينيه و صار ينظر الى ابويه وجعل يتبسّم ' ففرحا و فرح جميع اهل الاسرة' حتّٰی کا دوا يطيرون فرحاو يرقصون سرورا۔ ثم اعطوه الدواء كما هداهم الطبيب ۔ حتّٰی انّه بفضل الله امسی الصبّی صحيحا۔

فحمد واالله حمدا كثيرا وتصدّقوا اموا لا كثيرة فی سبيل الله الذی يشفی المرضٰی۔

الدَّرسُ الحادیْ وَ الأربَعُوْنَ

اَلضَّمَائِرُ

۱۔ضمیر وہ مختصر سا لفظ ہے جو کسی نام کی جگہ بولا جائے۔ یا تو متکلم کے لئے ہو:اَنَا نَحنُ۔ یا مخاطب کے لئے: اَنْتَ' اَنْتُمْ۔یا غائب کے لئے: هُوَ' هُمَا' هُمْ۔

تنبیہ۱:۔ متکلم بات کرنے والا: اَنَا' مخاطب جس سے بات کی جائے: اَنْتَ اور غائب سے مراد وہ شخص یا چیز جس کا ذکر کیا جائے: هُوَ۔

تنبیہ۲:۔ ذیل میں ضمیروں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس میں سے اکثر تم نے مختلف سبقوں میں پڑھ لیا ہے یہاں اعادہ سمجھو۔

۲۔لفظی صورت کے لحاظ سے ہر ایک ضمیر دو قسم کی ہوتی ہے مُنْفَصِلَه اور مُتَّصِلَه۔

(۱) منفصله تلفظ میں ایک مستقل لفظ کے جیسی ہوتی ہے:اَنَا اَنْتَ ' هُوَ وغیرہ اور اِیَّایَ ' اِیَّاكَ' اِیَّاهُ وغیرہ (دیکھو سبق درس ۱۶ اور ۱۵)

(۲)ضمائر متصله کا تلفظ مستقل نہیں ہو سکتا بلکہ کسی اسم یا فعل یا حرف کے ساتھ مل کر بولی جاتی ہیں: کِتَابِیْ ' کِتَابُنَا میں ی اور نَا کَتَبْتُ ' کَتَبْنَا میں تُ اور نَا ۔ لِیْ ' لَنَا میں ی اور نَا ۔

۳۔ضمائر تو مبنی ہیں۔ان پر کوئی اعراب نہیں آ سکتا۔مگر محلِ اعراب کے اعتبار سے ان کی بھی تین قسمیں ہو جاتی ہیں (۱) مرفوع جو فاعل یا مبتدا واقع ہوں (۲) منصوب جو مفعول ہوں یا اور کسی وجہ سے حالتِ نصبی میں واقع ہوں اور (۳) مجرور جو حرفِ جر کے بعد یا مضاف کے بعد واقع ہوں۔مثالیں اوپر کے فقرے میں گزریں۔

مرفوع اور منصوب تو متصل بھی ہوتی ہیں اور منفصل بھی۔مگر مجرور صرف متصل ہوا کرتی ہیں۔

۴۔اس طرح ضمائر کی پانچ قسمیں ہو جاتی ہیں۔

(۱) ضمیرِ مرفوع متصل وہ ضمیریں ہیں جن سے افعال کے مختلف صیغے بنتے ہیں: كَتَبَ كَتَبَا ، كَتَبُوْا الخ[1] (دیکھو درس ۱۴۔۴) اور يَفْتَحُ، يَفْتَحَانِ، يَفْتَحُوْنَ (دیکھو درس ۱۵۔۴)

(۲) ضمیرِ مرفوع مُنفصل: هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ الخ (دیکھو درس ۶)۔

(۳) ضمیرِ منصوب متّصل: عَلَّمَهٗ، عَلَّمَهُمَا، عَلَّمَهُمْ الخ (دیکھو درس ۱۵۔۶)

(۴) ضمیرِ منصوب منفصل : اِيَّاهُ، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُمْ الخ (دیکھو درس ۱۵۔۶)

---

[1] الخ یہ مختصر ہے اِلٰی اٰخِرِهٖ کا۔یعنی یہ گردان آخر تک پڑھو۔

(۵) ضمیر مجرور متّصل: لَهٗ لَهُمَا' لَهُمْ۔ کِتَابُهٗ۔ کِتَابُهُمَا الخ (دیکھو درس ۱۱۔۴)

جہاں تک ممکن ہو ضمائرِ متّصلہ کا ہی استعمال کرنا چاہیئے۔ جب متّصلہ کا استعمال مشکل ہو یا منفصلہ کے بغیر خاص مقصد حاصل نہ ہوتا ہو تو منفصلہ کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مثلاً ضمائر مرفوعہ منفصلہ کا استعمال اکثر جملے کے شروع میں ہوتا ہے جہاں ضمیر متصل آ ہی نہیں سکتی: هُوَ رَجُلٌ۔ یا تاکید کے لئے: ذَهَبْتَ اَنْتَ (تو ہی گیا)۔ منصوبہ منفصلہ کا استعمال اکثر تاکید یا تخصیص کیلئے ہوا کرتا ہے: اَعْطَيْتُكَ اِيَّاكَ (میں نے تجھی کو دیا)' اِيَّاكَ نَعْبُدُ (ہم خاص تجھی کو پُوجتے ہیں) اور ضمیر مجرور تو منفصل ہوتی ہی نہیں۔

الضَّمِيْرُ البَارِزُ المُسْتَتِرُ

ضمائرِ مرفوعہ متصلہ (جو فعل کے مختلف صیغے بناتی ہیں) دو قسم کی ہیں:۔

(۱) بارِز [ظاھر] جن کے لئے ظاہر میں کوئی لفظ ہو: كَتَبْتُ میں تُ اور كَتَبْنَا میں نَا' يَكْتُبَانِ میں الف' تَكْتُبِيْنَ میں ی ضمیر بارز ہیں۔ اور اکثر ضمیریں بارز ہی ہوتی ہیں۔

تنبیہ ۳:۔ مضارع کے سات صیغوں میں نونِ اِعرابی[1] آتا ہے وہ نہ ضمیر ہے

[1] اعراب کا نون۔

نہ ضمیر کا جزو کیونکہ حالت نصبی اور جزمی میں وہ نون حذف ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۲۰۔۲)

(۲) مُسْتَتِر [پوشیدہ] وہ ضمیریں ہیں جن کے لئے ظاہر میں کوئی علامت نہیں صرف معنیٰ میں ملحوظ ہوا کرتی ہیں: كَتَبَ کے معنی ہیں "اُس نے لکھا" مگر "اُس" کے لئے اس میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ يَكْتُبُ "وہ لکھتا ہے یا لکھے گا" یہاں بھی "وہ" کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے۔ مان لیا جاتا ہے کہ اِن میں هُوَ پوشیدہ ہے اور وہ محلاً مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہے۔

۵۔ ماضی کے دو صیغوں كَتَبَ اور كَتَبَتْ میں اور مضارع کے پانچ صیغوں يَكْتُبُ، تَكْتُبُ [واحد مؤنث غائب] تَكْتُبُ [واحد مذکر مخاطب] أَكْتُبُ اور نَكْتُبُ میں ضمیریں "مُسْتَتِر" ہیں۔ امر حاضر اور نہی حاضر کے لئے پہلے صیغے [اُكْتُبْ اور لَا تَكْتُبْ] میں بھی أَنْتَ کی ضمیر مستتر مانی جاتی ہے باقی تمام گردانوں کی ضمیریں بارز ہیں۔

تنبیہ ۴:۔ یاد رکھو كَتَبَتْ میں تْ محض تانیث کی علامت ہے ضمیر کی علامت نہیں ہے۔ باقی صیغوں کی علامتیں تذکیر یا تانیث کے لئے بھی ہیں اور ضمیر کی علامتیں بھی ہیں۔

نون الوقاية

(۶) یائے متکلم (ضمیر متکلم کی ی) کے پہلے چند مواقع میں ایک نون

بڑھایا جاتا ہے جسے نون الوقایۃ (بچاؤ کا نون) کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ لفظ کے آخر کو تغیر سے بچالیتا ہے۔

ماضی، مضارع اور امر کے کسی صیغے کے آخر میں جب یائے متکلم لگانے کی ضرورت پڑے، پہلے یہ نون اس ی پر لگا دینا چاہیے: عَلَّمَنِيْ، عَلَّمُوْنِيْ، عَلَّمْتَنِيْ، يُعَلِّمُنِيْ، يُعَلِّمَانِنِيْ، تُعَلِّمُوْنَنِيْ، عَلِّمْنِيْ، عَلِّمِيْنِيْ۔ اس سے ہر ایک صیغے کا آخر تغیر سے محفوظ رہ جاتا ہے۔

بعض حروف کے ساتھ بھی نون وقایہ آیا کرتا ہے یعنی مِنْ[1]، عَنْ اور اِنَّ اور اُس کے اخوات کے ساتھ بھی آتا ہے: مِنِّيْ (=مِنْ نِيْ)، اِنَّنِيْ، كَاَنَّنِيْ، لَيْتَنِيْ، لٰكِنَّنِيْ (کبھی لٰكِنِّيْ) البتہ لَعَلَّ کے ساتھ بہت کم آتا ہے اکثر لَعَلِّيْ کہا جاتا ہے۔ اِنَّنِيْ کو بھی زیادہ تر اِنِّيْ کہتے ہیں۔

ضمیر الشان

۸۔ بعض اوقات جملہ کے شروع میں ایک ضمیر لائی جاتی ہے جس کا کوئی مَرْجَعْ نہیں ہوتا۔ یعنی اس سے پیشتر کوئی ایسا لفظ مذکور نہیں ہوتا جس کی طرف یہ ضمیر لوٹے یا اشارہ کرے۔ یہ صرف واحد مذکر یا مؤنث کی ضمیر ہوتی ہے۔ ایسی ضمیر کو ضمیر الشان یا ضمیر الشّان کہتے ہیں اور مؤنث ہو تو ضمیر القِصّة کہا جاتا ہے۔ ترجمہ میں اس کے معنی کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کیے جائیں تو یہ کہہ سکتے ہیں "بات یہ ہے" مثلاً: هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (اللہ ایک ہے)، فَاِنَّهَا

[1] مِنْ، عَنْ اور لَيْتَ کے ساتھ نونِ وقایہ لازمی طور پر آتا ہے۔

لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ (کیونکہ "بات یہ ہے" کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دِل اندھے ہو جاتے ہیں)۔

تنبیہ ۵:۔ بھولنا نہیں عربی زبان میں پہلے مرجع کا ذکر ہو چکتا ہے اس کے بعد ضمیر آیا کرتی ہے اسم اشارہ اس حکم میں شامل نہیں ہے۔

ضمیرِ فاصل

۹۔ جب خبر معرفہ ہو اور صفة کے ساتھ مشابہت ہونے کا اندیشہ ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیرِ مرفوع منفصل بڑھا دینا چاہیئے۔ جس کا صیغہ مبتدا کے مطابق ہو: اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ (بے شک اللہ ہی روزہ دینے والا ہے) اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)۔

اگر درمیان سے ضمیر نکال لیں تو مرکبِ توصیفی بن جائے گا اور مطلب ہی بدل جائے گا۔ اسی لئے اس کو ضمیرِ فاصل یعنی جُدائی کرنے والی کہتے ہیں جو خبر اور صفة میں فرق کر دیتی ہے۔

اسی طرح خبر کی جگہ افعل التفضیل کا صیغہ واقع ہو تو وہاں بھی ایسی ہی ضمیر بڑھائی جاتی ہے: كَانَ حَامِدٌ هُوَ اَفْضَلَ مِنْ خَالِدٍ۔

مشق نمبر ۵۲

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

(۱) أَنْتَ تُكْرِمُنِيْ

(أَنْتَ) ضمير مرفوع منفصل ' واحد مذكر مخاطب ' مبتدا ہے

(تُكْرِمُ) فعل مضارع معروف 'مرفوع ہے۔ اس میں ضمیر "أَنْتَ" مُسْتَتِر ہے

(نِيْ) نون وِقايه کا ہے' (ى) ضمير منصوب متصل' واحد متکلّم' مفعول ہے' فعل' فاعل اور مفعول مِل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر یہ جملہ محلّ رفع میں ہے مبتدا اور خبر مِل کر جملۂ اسمیہ ہوا۔

(۲) أَنُلْزِمُكُمُوْهَا ؟ (کیا ہم لپٹا دیں گے تم سے وہ چیز؟)

(أَ) حرفِ استفهام حرف کے لئے اعراب میں کوئی محل نہیں ہوتا'

(نُلْزِمُ) مضارع معروف' جمع متکلّم' اس میں ضمیر "نحن" مستتر ہے جو فاعل ہے اس لئے محلًّا مرفوع ہے'

(كُمُوْ=كُمْ) ضمير منصوب متّصل ' جمع مخاطب' مفعول ہے اس لئے محلًّا منصوب ہے'

(هَا) ضمير منصوب متصل ' واحد مؤنث غائب ' مفعول ثانی ہے اس لئے محلًّا منصوب ہے

فعل ' فاعل اور دونوں مفعول مل کر جملۂ فعلیہ استفهامیہ ہوا۔

ل أَلْزَمَ (ا) لازم کر دینا۔ زبردستی کوئی چیز لپیٹ دینا یا کسی کے سر منڈھ دینا۔

مشق نمبر ۵۳

ذیل کے جملوں میں مضارع کو ماضی بنا کر ضمیریں پہچانو:

(۱) اَنَا اُكْرِمُ الضَّيْفَ (۴) اَنْتُمَا تَنْصُرَانِ الْمَظْلُوْمَ

(۲) نَحْنُ نَلْعَبُ بِالْكُرَةِ (۵) هُنَّ يُحِبْنَ الْمَدْرَسَةَ

(۳) اَنْتِ تُنَظِّفِيْنَ الْحُجْرَةَ (۶) هُمْ يَرْحَمُوْنَ الْيَتَامٰى

ذیل کے جملوں میں ماضی کو مضارع سے بدل کر ہر ایک کا فاعل اور ضمیر کی قسمیں پہچانو:۔

(۱) اَعْطَيْتُكَ كِتَابًا (۴) رَجَعْنَا اِلَى الْمَنْزِلِ

(۲) وَهَبْتِنِىْ سَاعَةً (۵) هِىَ لَعِبَتْ بِالْكُرَةِ

(۳) مَنَحْتَنِىْ مِقْلَمَةً (۶) سَافَرْنَ اِلٰى دِهْلِىْ

ذیل کی عبارت میں لفظ نا کون کون سی قسم کی ضمیر واقع ہوا ہے؟

رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ فَاٰمَنَّا بِهٖ۔

ذیل کے جملے میں تصرف کر کے واحد مؤنث، تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث کی ضمیریں استعمال کرو:۔

هَلْ اَحْضَرْتَ كُتُبَكَ؟ (کیا تو نے اپنی کتابیں لائیں؟)

سلسلۂ الفاظ نمبر ۳۹

اِسْتَمَعَ (۷) کان لگا کر سننا	اِمْلَاقٌ (ا) مفلس ہونا۔ مفلسی
اَوْحٰی (ا) وحی بھیجنا۔ دل میں کوئی بات ڈال دینا	رَهِبَ (س) ڈرنا
تَجَدَّدَ (۵) نیا ہونا۔ نئی بات پیدا ہونا	شَطَطٌ عقل وانصاف کے خلاف باتیں
تُرَابٌ مٹی	صَرَفَ (ض) پھیر دینا۔ ہٹا دینا
خَشْيَةٌ ڈر	فَشِلَ (س) بزدل۔ کم ہمت ہو جانا
رُشْدٌ ٹھیک بات	نَفَرٌ چند لوگ

مشق نمبر ۵۴

پہچانو کہ ذیل کے جملوں اور اشعار میں کون کون قسم کی ضمیریں آئی ہیں۔

(۱) اِذْ يُرِيْكَهُمُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِكَ قَلِيْلًا وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ (۲) فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ (۳) قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى (۴) قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (۵) لَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا (۶) اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ (۷) قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَّهْدِيْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ (۸) وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا (۹) وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ (۱۰) اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ (۱۱) لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ

خَشْيَةَ إِمْلَاقٍ ط نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ (۱۲) وَإِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ [= فَارْهَبُوْنِي إِيَّايَ](۱۳) وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ يٰلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا

(۱۴) يَا رَبِّ مَا زَالَ لُطْفٌ مِنْكَ يَشْمَلُنِيْ وَقَدْ تَجَدَّدَبِيْ مَا أَنْتَ تَعْلَمُهٗ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ كَمَا عَوَّدْتَنِيْ كَرَمًا فَمَنْ سِوَاكَ لِهٰذَا الْعَبْدِ يَرْحَمُهٗ؟

الدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَلْمَوْصُوْلَاتُ

ا۔ اسمِ موصول[1] ایسا اسم ہے جس کے بعد ایک جملہ آ کر مقصود کو متعین کر دیتا ہے۔ اسی لئے اس کا شمار اسماءِ معرفہ میں کیا جاتا ہے۔ جس جملے میں اس کے معنی کی تعین ہوتی ہے وہ اس کا صِلہ[2] ہے۔

اسماءِ موصولہ حسبِ ذیل ہیں:۔

	مذکر	مؤنث
واحد	اَلَّذِیْ (جو ایک مرد)	اَلَّتِیْ (جو ایک عورت)
تثنیة	اَللَّذَانِ، اَللَّذَيْنِ (جو دو مرد)	اَللَّتَانِ، اَللَّتَيْنِ (جو دو عورتیں)
جمع	اَلَّذِيْنَ (جو بہت مرد)	اَللَّاتِیْ یا اَللَّوَاتِیْ یا اَللَّائِیْ (جو بہت عورتیں)

تنبیہ ا:۔ اسماءِ موصولہ سب مبنی ہیں۔ صرف تثنیہ میں عام قاعدے کے مطابق تصرف ہوتا ہے

---

[1] موصول۔ جوڑا ہوا یعنی جوڑ بغیر یہ اسم اپنے معنی نہیں بتلا سکتا [2] صلہ = جوڑ۔ امداد۔ انعام۔

تنبیہ۲:۔ واحد مذکر و مؤنث اور جمع مذکر میں ایک لام لکھتے ہیں باقی میں دو لام۔ مگر اَللَّائِي کو اَلّٰئِيْ بھی لکھتے ہیں۔

۲۔ مذکورہ الفاظ کے علاوہ یہ چار لفظ بھی اسماءِ موصولہ کے معنی میں آتے ہیں۔

مَنْ (جو شخص) عاقل کے لئے مخصوص ہے مذکر مؤنث دونوں کے لئے۔

مَا (جو چیز) غیر عاقل کے لئے مذکر مؤنث دونوں کے لئے۔

اَيٌّ (جو شخص یا جو چیز) عاقل و غیر عاقل مذکر کے لئے۔

اَيَّةٌ (جو شخص یا جو چیز) = = = مؤنث کے لئے۔

تنبیہ۳:۔ مذکورہ چاروں الفاظ اسماءِ استفہام بھی ہیں۔(دیکھو درس ۱۲)۔

تنبیہ۴:۔ اسماءِ موصولہ کے معنی اُردو میں ”جو، جس، جن، جنھوں، جنھیں، جس کا، جس کی، جس کے، جن کا، جن کی“ وغیرہ محاورے کے مطابق کر لینے چاہئیں۔ اس کے سوا ”وہ، اُس یا اُن“ پہلے بڑھانا پڑتا ہے: رَبُّكَ الَّذِىْ خَلَقَ (تیرا رب ”وہ“ ہے جس نے تجھے پیدا کیا)۔ اُحِبُّ مَنْ يَجْتَهِدُ (میں ”اُس کو“ پسند کرتا ہوں جو محنت کرتا ہے)۔

۳۔ مَنْ اور مَا اور اَيٌّ اور اَيَّةٌ جملہ میں ہمیشہ مبتدا یا فاعل یا مفعول واقع

ہوتے ہیں اور اَلَّذِیْ اور اُس کے تمام صیغے زیادہ تر صفت واقع ہوتے ہیں اگرچہ مبتدا یا فاعل یا مفعول بھی واقع ہوتے ہیں: مَامَضٰی فَاتَ (جو کچھ گذر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا) اِس مثال میں "مَا" مبتدا ہے۔ فَازَ مَنِ اجْتَهَدَ (کامیاب ہوا وہ جس نے کوشش کی) اِس مثال میں "مَنْ" فاعل واقع ہوا ہے۔ عَلَّمْتُ مَنْ كَانَ شَائِقًا (میں نے اس کو سکھایا جو شائق تھا) اس مثال میں "مَنْ" مفعول ہے۔ يَعِزُّ اَيُّكُمْ يَجْتَهِدُ (عزت پاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش کرتا ہے) اِس مثال میں اَيٌّ فاعل ہے يُهَانُ اَيُّكُمْ لَا يَجْتَهِدُ (ذلیل کیا جاتا ہے تم میں سے وہ جو کوشش نہیں کرتا) اس مثال میں اَيٌّ مفعول ما لم یسم فاعله ہے۔

۴۔ اسمِ موصول میں چونکہ اِبْھام (معنی کی غیر تعین) ہے۔ اس لئے اس کے بعد ایک جملہ لانا پڑتا ہے جو اِبْھام کو صاف کر دے۔ اِس جملہ کو صِلہ کہتے ہیں۔ موصول اور صِلہ مل کر جملہ کا کوئی جزو بنتا ہے۔ بغیر صِلہ کے موصول نہ مبتدا ہو سکتا ہے نہ خبر نہ فاعل نہ مفعول سِمہ میں ایک ضمیر ہونی چاہیۓ جو موصول کے مطابق ہو۔ اس ضمیر کو عائد کہتے ہیں: اَكْرِمِ الَّذِیْ[1] عَلَّمَكَ وَالَّتِیْ عَلَّمَتْكَ وَاللَّذَيْنِ عَلَّمَاكَ وَاللَّتَيْنِ عَلَّمَتَاكَ وَالَّذِيْنَ عَلَّمُوْكَ وَاللَّاتِیْ عَلَّمْنَكَ وَمَنْ عَلَّمَكَ يَاعَلَّمَتْكَ وَاحْفَظْ مَا تَعَلَّمْتَهٗ۔

---

[1] لوٹنے والا۔ عیادت کرنے والا۔

تنبیہ۳:۔ پہلی، دوسری، ساتویں اور آٹھویں مثال میں عائد ضمیر مُسْتَتِر ہے اور بقیہ مثالوں میں عائد ضمیر بارز ہے۔

تنبیہ۴:۔ مَنْ اور مَا کے بعد عائد کو حذف بھی کر سکتے ہیں جبکہ وہ مفعول ہو: هٰذَا مَارَأَيْتُهُ (یہ وہ ہے جو میں نے دیکھا) کو هٰذَا مَارَأَيْتُ کہہ سکتے ہیں

تنبیہ۵:۔ یہ بھی یاد رکھو کہ مَنْ اور مَا کے بعد ماضی منفی لانا ہو تو مَنْفِي بِلَمْ (دیکھو درس ۲۰۔۲) کا استعمال کریں: مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ (جس نے آدمیوں کا شکریہ نہیں ادا کیا اس نے اللہ کا شکریہ نہیں ادا کیا۔الحدیث)۔مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَ مَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ (جو اللہ نے چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا)۔

۵۔ اسمِ موصول کا موصوف ہمیشہ معرفہ ہونا چاہیے کیونکہ اسمِ موصول معرفہ ہوتا ہے: لَقِيْتُ الْوَلَدَ الَّذِيْ تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں اُس لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے) اور جب وہ نکرہ ہو تو موصول کو حذف کر دیتے ہیں: لَقِيْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْكِتَابَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے لکھنا سیکھ لیا ہے)۔ دیکھو اس مثال میں وَلَدًا کے بعد الَّذِيْ کو حذف کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح اَلْقَاهِرَةُ مَدِيْنَةٌ فِيْهَا عَجَائِبُ كَثِيْرَةٌ (قاہرہ ایک شہر ہے جس میں بہت سی عجائبات ہیں) اِس مثال میں مَدِيْنَةٌ کے بعد سے اَلَّتِيْ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ ایسے جملوں کی ترکیب دیکھو فقرہ ۷ میں۔

۶۔ اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول کے ساتھ لام تعریف (اَلْ) اکثر موصول کے معنی میں آتا ہے: اَلضَّارِبُ زَیْدًا بمعنی اَلَّذِیْ ضَرَبَ[1] زَیْدًا (جس نے زید کو مارا)، اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُہٗ بمعنی اَلَّذِیْ ضُرِبَ غُلَامُہٗ، اَلضَّارِبَۃُ بمعنی اَلَّتِیْ ضُرِبَتْ، اَلْمُشَارُ اِلَیْہِمَا بمعنی اَللَّذَانِ اُشِیْرَ اِلَیْہِمَا، اَلْمُشَارُ اِلَیْہِمْ بمعنی اَلَّذِیْنَ اُشِیْرَ اِلَیْہِمْ۔

مشق نمبر ۵۴

۷۔ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

(۱) اَلَّذِیْ یَتَعَلَّمُ یَتَقَدَّمُ (جو سیکھ لیتا ہے وہ آگے بڑھ جاتا ہے)

(اَلَّذِیْ) اسمِ موصول واحد مذکر کے لئے، مبنی ہے

(یَتَعَلَّمُ) فعلِ مضارع اس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصول کی طرف لَوٹتی ہے وہی فاعل ہے اور اس کو عائد کہتے ہیں،

فعل و فاعل مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر موصول کا صِلہ ہوا،

صِلہ موصول مِل کر مبتدا، محلاً مرفوع،

(یَتَقَدَّمُ) فعل مضارع اس میں ضمیر فاعل ہے جو محلاً مرفوع، فعل و فاعل مِل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر، محلاً مرفوع، مبتدا و خبر، مِل کر جملۂ اسمیہ ہوا۔

---

[1] ماضی کی تخصیص نہیں ہے۔ حسب موقع مضارع کے معنی بھی لئے جا سکتے ہیں۔

(۲) مَامَضٰی فَاتَ (جو گزر گیا وہ ہاتھ سے نکل گیا)

(مَا) اسمِ موصول'

(مَضٰی) فعلِ ماضی اِس میں ضمیر ھُوَ پوشیدہ ہے جو موصول کی طرف لَوٹتی ہے وہی فاعل ہے'

فعل و فاعل مِل کر جملۂ فعلیہ ہو کر صِلہ ہے موصول کا'

موصول و صِلہ مِل کر مبتدا'

(فَاتَ) فعلِ ماضی' اِس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر جو فاعل ہے۔ یہ ضمیر بھی موصول کی طرف لَوٹتی ہے'

فعل و فاعل مِل کر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر'

مبتدا و خبر مِل کر جملۂ اسمیہ ہوا۔

(۳) لَقِيْتُ وَلَدًا تَعَلَّمَ الْحِيَاكَةَ (میں ایک ایسے لڑکے سے ملا جس نے بُننا سیکھا ہے)

(لَقِيْتُ) فعلِ ماضی اس ضمیر متکلّم فاعل ہے'

(وَلَدًا) مفعول ہے اور موصوف ہے' منصوب'

(تَعَلَّمَ) ماضی' واحد مذکر غائب' اِس میں ضمیر ھُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصوف کی طرف لَوٹتی ہے۔ وہی فاعل ہے'

(الْحِيَاكَةَ) مصدر ہے مفعول واقع ہوا ہے' منصوب ہے'

فعل' فاعل اور مفعول مِل کر جملة فعلیه ہو کر صفة ہے ولدٌ کی'
پہلا فعل اپنے فاعل اور مفعول اور اس کی صفت سے مِل کر جملة فعلیه ہوا۔

(۴) اَلْمُؤَمَّلُ غَيْبٌ (جس چیز کی توقع کی جاتی ہے وہ پوشیدہ یا نا معلوم ہے)
(اَلْمُؤَمَّلُ) اس میں (اَلْ) بمعنی اَلَّذِیْ اسمِ موصول ہے'
مُؤَمَّلُ بمعنی یُؤَمَّلُ صِله ہے موصول کا' اس میں ضمیر هُوَ مُسْتَتِر ہے جو موصول کی طرف لوٹتی ہے'
موصول اور صله مِل کر مبتدا' مرفوع'
(غَيْبٌ) خبر' مرفوع' مبتدا اور خبر مِل کر جملة اسمیه ہوا۔

(۵) اِن جملوں کی ترکیب تم خود کرو: هٰذَا الَّذِیْ سَرَقَ ' اِحْتَرِمِیْ مَنْ عَلَّمَتْكِ ' اَلسَّارِقُ تُقْطَعُ يَدُهٗ۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۰

اَتْقَنَ (ا) کسی کام کو خوب عمدگی سے کرنا	اِرْتَابَ (ے۔ی) شک کرنا
اِحْتَقَرَ (ے) اِسْتَحْقَرَ حقیر جاننا	اَسْكَرَ (ا) نشہ سے بیہوش کر دینا
اِحْتَاجَ (ے۔و) حاجت مند ہونا	اِسْتَوٰى (ا۔ی) برابر ہونا۔ قابض ہونا
اِنْتَسَبَ (ے) نسبت رکھنا۔ تعلق رکھنا	قَطَفَ (ض) پھل پھول توڑنا
اِلْتَبَسَ (ے) مشتبہ ہونا۔ شبہ پڑ جانا	كَالَ (ض۔ی) ناپنا۔ كَيْلٌ ناپ
اِنْتَصَرَ (ے) مدد دینا۔ غالب ہونا	نَفِدَ (س) ختم ہو جانا۔ ہو چکنا

اَنْفَقَ(ا) خرچ کرنا

بَنٰی (ض۔ی) بنا کرنا۔تعمیر کرنا	اُمَّۃٌ (اُمَمٌ) جماعت۔قوم
بَغٰی (ض۔ی) چاہنا۔تلاش کرنا	اُنْثٰی (اِنَاثٌ) مادہ۔عورت
جَنٰی (ض۔ی) اوراِجْتَنٰی پھل پھول توڑنا	بَسَالَۃٌ جوانمردی
حَصَدَ(ن) کھیت کاٹنا	جَسَدٌ (اَجْسَادٌ) بدن۔جسم
حَمَلَ (ض) بوجھ اٹھانا۔آمادہ کرنا	ذَکَرٌ (ذُکُوْرٌ) نر۔مرد
رَبّٰی (۲۔و) پرورش کرنا۔تربیت دینا	رُقْعَۃٌ (رِقَاعٌ) چٹھی۔پیوند
رَحُبَ (ك) کشادہ ہونا	صَانِعٌ(صُنَّاعٌ) کاریگر
زَیَّنَ (۲) سجانا	ضعیف(ضُعَفَاءُ) غریب' کمزور حقیر۔
ضَاقَ (ض۔ی) تنگ ہونا	طِلبَۃٌ مُطَالَبَۃٌ حق کے ساتھ مانگنا۔مطالبہ
عَامَلَ (۳) معاملہ کرنا۔سلوک کرنا	عِدَّۃٌ وہ وقفہ جس کے بعد ایک شہر سے جُدا ہونے والی عورت کو دوسرا نکاح جائز ہو جاتا ہے۔
عَلَا(ن۔و) بلند ہونا۔نرخ چڑھ جانا	مَجْدٌ بزرگی۔عزت
غَلَا(ن۔و) ومہنگا ہونا۔مہنگائی	مَحِیْضٌ حیض۔عورتوں کی ماہواری عادت
غَنِمَ(س) لوٹنا(۷)غنیمت جاننا	مُنْکَرٌ ناپسند بات۔اجنبی
مَعْرَکَۃٌ جنگ۔میدان جنگ	رَاشِدٌ۔ راہ راست پر چلنے والا
مَعْرُوْفٌ پسندیدہ بات۔مشہور	

مشق نمبر ۵۵

تنبیہ ۶:۔ ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسمِ وصول اور اس کے صلہ کو پہچانو اور صلہ میں عائد کیا ہے وہ بتلاؤ۔ یہ بھی یاد رکھو کہ آئندہ سے آسان موقعوں میں اعراب نہیں لکھا جائے گا تم خود موقع کے مطابق اعراب لگا کر پڑھ لیا کرو۔

(۱) اِنَّ بِالْكَيْلِ الَّذی تَكِيْلُوْنَ بِهٖ يُكَالُ لكم(۲) اِنَّ الرّ جلينْ اللّذينِ يَتَوَلَّيَانِ اَوْقَاتَ الْمُسْلِمِيْنَ لَا يَعْلَمَانِ اَنَّ الْاَمْوالَ الّتی فی اَيْدِيْهِما كيف تُنْفق وَ عَلٰی مَنْ تُنْفَقُ (۳) اِنّ ما رَاَيْتُهٗ منكَ مِنَ الشَّجَاعَةِ وِ الْبَسالةِ اللَّتَيْنِ اَظْهَرْ تَهما فی الْمَعْرَكَةِ الا خيرة حَمَلَنِی علی تكريمك(۴) اَعْجَبُ مِنَ النّساء اللّٰتِی يُزَيّنَّ اجسادَ هُنّ الفانيةَ ولا يُزَيّنَّ نفوسهنّ الباقيةَ(۵) اوّلُ مَنْ اَسْلَمَ من الشُّبَّانِ هو ابو بكرِ الصّدّيقُ [رضی الله عنه]وهو اوّلُ الْخُلَفَاءِ الرّاشدينَ (۶) خلاصةُ ما ذكره الاستاذُ اَنَّ العملَ بالقران الذی نُزِّلَ علی محمّدٍ يكفينا لِفَلاحِ الدّارَيْنِ (۷) مَنْ زَرَعَ الشَّرّحَصَدَ النّدامةَ (۸) كنتُ كَمَنْ اَسْكَرَهُ الْخَمْرُ(۹)اَلصَّادقُ لَا يَذِلُّ وَالْكَاذِبُ لا يَعِزُّ(۱۰) وَرَدَتْنِی رُقْعَةٌ

مکتوبٌ فِيها ما يأتِي ۔ ايها التميذُ النّبِيْهُ ! قد قَرُب الا متحانُ الذى يُمَيّزُ المجتهدَ مِنَ الكُسْلَانِ۔ فكُنْ مِمَّنِ اجْتَهَدَوَ فَازَ يوم الإمْتِحَانِ والسلام (۱۱) اِنّ الذى يُحِب وَطَنَهُ هو مَنْ يَبْذُلُ جُهْدَهُ فِيمَا يَرْفَع قَدْرَ اُمَّتِه التى يَنْتَسِبُ اِلَيْهَا' فالصُّنَّا ع الذين يُتْقِنُوْنَ اعمالَهم يخدِمون وَطَنَهم' وِالنّساءُ اللّاتى يُرَبّيْنَ اَبناءهُنّ على الفضيلة يَرْفَعْنَ شأنَ وَطَنِهِنَّ ' والتلاميذُ الذين يَجِدُّوْنَ فى دُرُوسِهم يَبْنُوْنَ مَجْدَ اُمَّتِهِمْ۔

(۱۲) مَامضٰى فَاتَ والمؤمَّل غَيْبٌ ولَكَ السَّاعةُ الّتى اَنْتَ فيها

(۱۳) اَنَا كالّذى اَحْتَاجُ ما يَحْتَاجُهُ فَاغْنَمْ ثَوَابِىْ والثَّنَاءَ الْوَافِى

مشق نمبر ۵٦

مِنَ القُرآن

(۱) يا اَيُّهَا الّذين امَنُوْ لِمَ تقولونَ ما لا تَفعلون (۲) هَل يَسْتَوِى الّذين يَعلمون والّذين لا يعلمون (۳) وَاللّائِىْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ من نِسَاءِ كُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فِعَدَّ تُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ (۴) مَنْ كَانَ فى هٰذه الدُّنيا اَعْمٰى فَهُوَ فى الْاٰخِرة اعمٰى (۵) ما اٰتٰكُمُ الرَّسولُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُم عنه فَانْتَهُوْا (٦) مَا عِنْدَكم يَنْفَدُ و ما عند الله باقٍ (۷) مَن

لے نَبِيْهٌ۔ ہوشیار۔ بیدار مغز

عَمِلَ صالحًا مِن ذَكَرٍ اَوْاُنْثٰی وهو مؤمنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِ يَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ ما كَانُوْا يعملونَ (٨) كُنْتم خَيرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَت لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمعروفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ المنكرِ ۔

مشق نمبر ۵۷

(۱) مَا هٰذا الَّذِیْ فی يَدِكِ يَا اِبْرَاهِيْمُ يا اخی يوسُفُ ! هٰذا ما تَعْلَمُهٗ

وَمَنْ ذاك الذى قائمٌ عند الباب؟ وذاك من تعرِفُهٗ

(۲) واللّٰهِ جوابُك عجيبٌ، ما هٰذا ما فی يدی هو الكتابُ الّذی

فهمتُ ما تقول اَعْطَيْتَنِی بِالْاَمْسِ وذٰلك القائمُ

بِالْبَاب هو الخادمُ الذی اَرْسَلْتَ

اِلَيْنَا قَبْلَ الْاَمْسِ، اَلَسْتَ تعرفه؟

(۳) بلٰی يا اخی اَعْرِفُهٗ لٰكِنَّهٗ نعم ! اَعْطَيْنَاهُ لِباسًا مِثْلَ ما نَلْبِسُ

الْتَبَسَ عَلَیَّ اليومَ لِاَ نَّهٗ مَا لَبِسَ ما وهٰكذا اَمَرَنَا رسولُ اللهِ ﷺ ۔

كان يَلْبَسُ عند ارسلتُ ذَيْنِك الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ

(۴) اَحْسَنْتَ يا ابراهيمُ ! وَاَيْنَ رأيتَهُمَا الی حديقتی لِقَطْفِ

ذنك الرجلان اللذان رايتهما الْاَثْمَار

عند ك قبل ساعتين؟

(۵) واین ذهب اُولٰئك الرِجالُ اَبُوْاكَ طلب مِنّی اُولٰئِكَ الرِّجَالَ الذین کا نوا یَسْقُوْنَ الْاَشْجَارَ لِإِصْلَاحِ حَدِيقَتِهٖ فَاَرْسَلْتُهُم اِلَيْهَا فِی حَدِيْقَتِكُم؟ لِاُ سْبُوْعٍ واحِدٍ

(۶) هٰذا مِن فَضْلِكَ ! و ما ذا ارسلتُ تلك النّسوَةَ الٰی مَزَارِعٍ تَصْنَعُ اولٰئك النِّسْوَةُ اللّٰتی کُنَ القُطْنِ لِيَجْتَنِيْنَ القُطْنَ' وَلَمْ تَسْئَلْ يَعْمَلْنَ فی المَعْمَلِ؟ یا یوسفُ عن هٰؤلاءِ الرجالِ والنّسوةِ' هل لكَ حاجةٌ فيهم

(۷) نعم ! الی حاجةٌ شدیدةٌ فی کیف ذٰلك یا اخی ! وکان عندکم العُمَّالِ فَاِنَّ الامورَ کُلَّها تکادُ عَدَوْ کبیرٌ من العمّال والْاُجَرَاءِ تَفْسُد لیس اَحَدٌ عندی مَنْ فما ذا " ما تُریٰ " اَصَابَ بِیمْ؟ يَحْصُد الزَّرْعَ اَوْ یعمل فی الْمَعْمَلِ ولیس اجیرٌ يُساعِد النّجّارِيْنَ والْبَنَّائِيْنَ فی بناءِ بَيْتی

(۸) یا اخی ! هم کانوا یطلبون یا اخی یوسفُ اَصْلَحَكَ اللّٰهُ! اُجْرةً زائدةً' فما قَبِلْنا طَلِبَتَهم کان يَنْبَغِی لَكَ ان تَقْبَلَ فَاَضْرَبُوْا عَنِ العمل مُطَالَبَا تِهِمْ اَلَا تَریٰ کیف غلب الغلاءِ وعَلَتِ الاسواقُ

(۹) واللّٰہِ الْیَوْمَ فَہِمْتُ اَنَّ ھٰؤلاءِ صدقت یا اخی ! لَوْ لَا ھٰؤلاءِ المساکِیْن الّذین یعملون فی الذین نَحْسِبُھم ضُعَفَاءَ ، و المصانع والمزارع وَ یُبنُوْن نَحْتَقِرُھُم، لَضَاقَتْ عَلَیْنَا الحیٰوۃُ بُیُوْتَنَا لم مَدْخَلْ عظیمْ فی وضَاقَتْ علینا الارض بما الاِرْتِقَاءِ و حصول الْھَنَاءِ رَحُبَتْ ، ولھذا قالا المصلح الا والْاِنتصارِ علی الاَعْدَاءِ عظم الرسول الاکرم ﷺ اِبْغُوْنی فی ضُعَفَاءِ کُمْ، فَاِنّمَا تنصَرُوْن ، و تُرْزَقُوْنَ بِضُعَفَاءِ کُم ۔ اُنْظُرْ! کَیْفَ اَلْحَق نَفْسَہُ الشّریفۃَ بالضُّعَفَاءِ والمساکین العامِلِینَ کَیْ نکرِّمَھُم ولا نُحَقِّرَھُمْ۔

(۱۰) اَعْظِمْ بِھٰذا النّبِیّ الاُمِّیّ صَدَقْتَ واللّٰہِ ، فَیَنْبَغِی لَنَا اَنْ الّذی کان رَحْمَۃً لِلْعَالَمِیْنَ حقًّا، نَصْنَعَ بھم ما نُحِبّ لِاَ نْفُسِنَا وَ ما اَحْکَمَ کَلَامَہٗ وَمَا اَصْدَقَ ، نُعَامِلَھم مُعَامَلَۃَ الاِخوانِ اِذًا تَھنَا کَیْفَ اَقَامَ الْاُمَرَاءَ والضّعفاءَ فی الْمَعِیشَۃُ و تَصْلح الامور وَیَنْسَدُّ صَفٍّ واحدٍ، یا لَیْتَنَا لَواتَّبَعْنَاہُ مَا باب الْاِضْرَابِ زِلْنَا غالِبِیْن

مشق نمبر ۵۸

اُردو سے عربی بناؤ

(۱) قرآن وہ کتاب ہے جو محمد [ﷺ] پر نازل کی گئی ہے۔ (۲) کیا تو اُن دو مردوں کو دیکھ رہا ہے جو ہماری طرف آ رہے ہیں؟ (۳) جس نے کہا لا الٰہ الا اللہ وہ جنت میں داخل ہو گیا (۴) وہ دو لڑکیاں جو مدرسہ جا رہی ہیں وہ میری بہنیں ہیں (۵) وہ عورتیں جو مدرسہ کی طرف جا رہی ہیں وہ اُستانیاں ہیں (۶) مجھے دکھا دے جو تیرے ہاتھ میں ہے (۷) یہ وہ چیز ہے جسے میں پسند کرتا ہوں (۸) وہ اس جیسے ہو گئے جسے شراب نے مدہوش کر دیا ہو (۹) ہم نے جو آپ کا [تیرا] علم دیکھا اس نے ہمیں آپ کی [تیری] تعظیم پر آمادہ کر دیا۔ (۱۰) تیرے پاس عنقریب ایک خط آئے گا جس میں وہ لکھا ہو گا جو آگے آتا ہے۔

بیٹا! تم جانتے ہو جس نے کوشش کی وہ کامیاب ہوتا ہے مجھے اُمید ہے کہ تم نے سالانہ امتحان کی تیاری کر لی ہو گی۔ تمہارا باپ جس نے تمہاری پرورش کی ہے اسی طرح تمہارے اساتذہ جنہوں نے تمہیں تعلیم دی ہے تمہاری کامیابی کے منتظر ہیں۔

---

۱ یَا بُنَيَّ یا صرف بُنَيَّ! ۲ عربی میں واحد کا صیغہ استعمال کرو۔ ۳ رَبَّاكَ

سوالات نمبر ۱۷

۱) ضمیریں کتنی قسم کی ہیں؟

۲) ضمیر بارز کیا اور مستتر کیا؟

۳) ماضی اور مضارع کے کون کون سے صیغوں میں ضمیر مستتر آتی ہے؟

۴) اعرابی حالت کے لحاظ سے ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی؟

۵) اسماء موصولہ کون کون سے الفاظ ہیں؟

۶) اسماءِ موصولہ میں کون کون سا لفظ معرب ہے؟

۷) اسماءِ موصولہ میں ایسے کون کونسے لفظ ہیں جو اسماءِ استفہام بھی ہوتے ہیں؟

۸) صِلہ کسے کہتے ہیں اور عائد کیا؟

۹) ذیل کے جملوں میں خالی جگہ کو ایسے اسمِ موصول سے پُر کرو جو مناسب ہو

يُقَالُ لِلرَّجُلِ ...... يُفَصِّلُ الثِّيَابَ وَيَخِيطُهَا خَيَّاطٌ

اَلْمَرْءَةُ ...... تَخْدِمُ الْمَرِيْضَ يُقَالُ لَهَا مُمَرِّضَةٌ

اَلْخَيَّاطُوْنَ هُمُ ...... يَخِيطُوْنَ الثِّيَابَ

وَالْاَسَاكِفَةُ هُمُ ...... يَصْنَعُوْنَ النَّعْلَ

اِشْتَرَبْت هَا تَيْنِ الْكَلْبَتَيْنِ .... هُمَا مِنْ كِلَابِ الشَّامِ
الرَّجُلَانِ ...... جَاءَ اكَ هما اَخَوَايُوْسُفَ
النِّسَاءُ ...... يُعَلِّمْنَ الصِّبْيَانَ وَالصَّبِيَّاتِ يُقَالُ لَهُنَّ مُعَلِّماتٌ

۱۱) ذیل کے جملوں میں ہر ایک اسم موصول کے صلہ کے لئے مناسب جملہ لکھو

قَرأتُ الكتاب الّذى ......
جَاءَ الوَلَدُ الّذى ......
هٰذانِ الكتابان اللّذَانِ ......
خُذِ الكِتَابَيْنِ اللَّذَيْنِ ......
هل يستوى الّذين ...... والّذِيْنَ ......
هذه الساعةُ الّتى ......
اكلتُ التُّفَاحَتَين اللّتَين ......
اَرَأَيْتَ المُعَلِّمَاتِ اللاتِى ......؟
اِحْتَرِمْ مَنْ ......
كُلْ مَا ......

۱۲) ذیل کے جملوں میں الفاظ کے صیغوں کو بدل بدل کر دس جملے بناؤ۔

هو الذي علمك

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

اعراب الاسم

۱) تم نے دسویں سبق میں پڑھ لیا ہے کہ کوئی اسم جب ترکیب میں فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہو (دیکھو درس ۱۰۔۲) یا نائب الفاعل واقع ہو (دیکھو درس ۱۴۔۶) تو ان صورتوں میں وہ اسم مرفوع (حالت رفع میں) ہوتا ہے۔ اور جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل مفعول کی ہیأت بتلائے (دیکھو درس ۱۰۔۲) یا اِنَّ کا اسم یا کَانَ کی خبر ہو (دیکھو درس ۳۷) تو وہ منصوب (حالت نصب میں ہوتا ہے) اور جب کوئی اسم حرف جر کے بعد واقع ہو یا مضاف الیہ ہو (دیکھو سبق ۱۰۔۲) تو مجرور (حالت جر میں) ہوتا ہے۔

۲) اسم کے منصوب ہونے کے اور بھی مواقع ہیں۔ جن کا ذکر چوتھے حصے میں بالتفصیل ہوگا۔ چونکہ ابھی اگلے سبقوں میں ان کی ضرورت پڑے گی اس لئے یہاں بِالْاِخْتِصَار بطور تمہید کے صرف منصوبات کا ذکر کر دیا جاتا ہے۔

(ا) اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ

۳)۔ مفعول بہ وہ ہے جو اس ذات کو بتلائے جس پر فاعل کا فعل واقع ہوا ہو: نَصَرَ مَحْمُوْدٌ مَظْلُوْمًا (محمود نے ایک مظلوم کو مدد دی) اس جگہ محمود کی مدد کا اثر مظلوم پر واقع ہوا ہے اس لئے لفظ مظلوم مفعول بہ کہلائے گا۔

تنبیہ ا:۔ پچھلے سبقوں میں تم نے مفعول کا نام بہت جگہ پڑھا ہے۔ وہ یہی مفعول بہٖ ہے۔

(۲) اَلْمَفْعُوْلُ الْمُطْلَقُ

۴) مفعول مطلق ایک مصدر ہے جو اپنے ہی فعل کے بعد تاکید کے لئے یا فعل کی نوعیت یا گنتی بتلانے کے لئے آتا ہے: اِصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا (صبر کرو اچھا صبر) یہاں صَبر مصدر ہے اور مفعول مطلق واقع ہوا۔ دَقَّتِ السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ (گھڑی نے دو ٹھوکے لگائے) اس میں دَقَّةٌ مصدر ہے۔

(۳) اَلمفعولُ لَهٗ یا المفعولُ لِاَجْلِهٖ

۵) جو مصدر کسی فعل کا سبب بتلانے کے لئے بغیر حرف جر کے مستعمل ہوا اسے مفعولٌ لَهٗ یا لِاَجْلِهٖ (جس کے لئے کام کیا گیا ہو) کہتے ہیں وہ بھی منصوب ہوتا ہے: ضَرَبْتُهٗ تَاْدِیْبًا (میں نے اسے ادب دینے کے لئے مارا) اس جملہ میں تادیب اَدَّبَ کا مصدر ہے جو مار کا سبب بتلانے کے لئے لایا گیا ہے۔

اگر ضَرَبْتُهٗ لِلتَّاْدِیْبِ کہیں تو مطلب وہی ہوگا مگر ترکیب میں اسے مفعول لهٗ نہیں کہیں گے بلکہ مجرور کہیں گے۔

اور اگر اَدَّبْتُهٗ تَادِیبًا کہیں تو معنیٰ ہوں گے "میں نے اُسے ادب دیا ایک ادب دینا" اس لئے وہ مفعول مطلق ہو جائے گا۔ کیونکہ فعل اور مصدر کا مادّہ ایک ہی ہے۔

(۴) اَلْمَفْعُوْلُ فِيْهِ يا اَلظَّرْفُ

۶ مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کام کا وقت یا جگہ بتلانے کے لئے جملے میں آیا ہو: حَفِظْتُ الدَّرْسَ صَبَاحًا اَمَامَ الْمُعَلِّمِ (میں نے صبح کو معلم کے سامنے سبق یاد کیا) صباح وقت بتلاتا ہے اور اَمَام جگہ بتلاتا ہے۔ مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔

تنبیہ۲:۔ مَسَاءً، لَيْلًا، يَوْمًا وغیرہ ظرف زمان ہیں۔ فَوْقَ، تَحْتَ، اَمَامَ، خَلْفَ، عِنْدَ وغیرہ ظرف مکان ہیں۔

(۵) اَلْمَفْعُوْلُ مَعَهٗ

۷) مفعول معہ وہ اسم ہے جو واو معیّت کے بعد واقع ہو۔ واو معیّت ایک واو ہے جس کے معنی ہیں "ساتھ"۔ اِس واو کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے: ذَهَبْتُ وَالشَّارِعَ الْجَدِيْدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)۔ اس مثال میں الشارع کو مفعول معہ کہیں گے۔ اس مثال میں واو معیّۃ ہی کے معنی بن سکتے ہیں۔ اگر واو عطف (جس کے معنی ہیں "اور") اِس جگہ سمجھا جائے تو معنی ہوں گے "میں گیا اور نئی سڑک گئی" یہ معنی بالکل بے تکے ہیں ہو جائیں گے۔

تنبیہ۳:۔ مفعول معہ اسی ترکیب میں متعیّن ہو گا جہاں واو عطف کے معنی نہ بن سکتے ہوں اگر واو عطف اور واو معیّۃ دونوں کے معنی موزوں ہو

سکتے ہیں تو واو کے بعد نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حسب موقع اعراب بھی لگا سکتے ہیں: جاء الامیر وَالْجُنْدَ یا وَالْجُنْدُ دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ معنی ہوں گے "سردار لشکر کے ساتھ آیا" یا "سردار اور لشکر دونوں آئے" مگر تَضَارَبَ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو (زید اور عمرو نے باہم مار پیٹ کی) جیسی مثالوں میں واو عطف ہی ہو سکتا ہے[1]۔

تنبیہ ۴: کلام عرب میں مفعول معہ بہت ہی کم آیا ہے۔

(٦) اَلْمُسْتَثْنٰی بِاِلَّا (اِلَّا کے ذریعے اِسْتِثْنا کیا ہوا)

۸) وہ اسم جو اِلَّا کے بعد مذکور ہوتا کہ اسے ما قبل کے حکم سے الگ کر دیا جائے: جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا (لوگ آئے مگر زید) یہاں زید کو قوم سے الگ کر دیا گیا ہے۔ قوم کو مستثنٰی منه اور زید کو مستثنٰی کہا جائے گا۔

مستثنٰی منه مذکور ہو اور کلام مُثْبَتْ ہو تو اِلَّا کے بعد ہمیشہ مستثنٰی منصوب ہوتا ہے، جس کی مثال اوپر گزری۔ اور اگر کلام مَنْفِی ہو تو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور حالت کے مطابق اور اعراب بھی لگا سکتے ہیں: مَا جَاءَ الْقَوْمُ اِلَّا زَیْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور حالت فاعلی کی وجہ سے اِلَّا زَیْدٌ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اور مستثنٰی مذکور نہ ہو تو حالت کے مطابق اعراب ہوگا اس میں اِلَّا کا کوئی دخل نہ ہوگا: ما جاء اِلَّا زیدٌ، مَا ضَرَبْتُ اِلَّا لِصًّا۔

---

[1] کیونکہ ایسے فعلوں میں دونوں فاعل ہوتے ہیں، دو کی شرکت بغیر فعل کا وقوع ناممکن ہے۔

تنبیہ ۵:۔ استثنا کے لئے لفظ غَیْرُ اور سِوٰی بھی آتا ہے۔ ان کے بعد مستثنٰی مجرور ہوا کرتا ہے اور خَلَا اور عَدَا بھی استعمال کرتے ہیں ان کے بعد بھی اکثر مجرور ہوتا ہے تفصیل چوتھے حصے میں آئے گی۔

(۷) اَلْحَالُ

۹) حال وہ اسم نکرہ ہے جو کسی فعل کے وقوع کے وقت فاعل یا مفعول کی جو ہیئت (حالت) ہو وہ ظاہر کردے: جاءَ الامِیرُ مَا شِیًا (سردار چلتا ہوا آیا)۔

۱۰) حالت کی شناخت یہ ہے کہ وہ "کس طرح" یا "کس حالت میں" کے جواب میں بولا جائے جیسا کہ اوپر کی مثال میں پوچھا جائے کہ امیر کس حالت میں آیا؟ تو جواب ہوگا: پیدل چلتا ہوا آیا۔

۱۱) جس کا حال بیان کیا جائے اسے ذوالحال (صاحب حال) کہتے ہیں[1] اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابط (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ رابط اکثر واو ہوتا ہے جسے واو حالیہ کہتے ہیں۔: لا تَاْكُلْ وَالطَّعامُ حارٌّ (مت کھا جبکہ کھانا گرم ہو) یا ضمیر ہوتی ہے: جاءَ الْخلیلُ یَضْحَكُ (خلیل ہنستا ہوا آیا) اس فعل میں ھُوَ کی ضمیر مُسْتَتِر ہے جو فاعل بھی ہے اور رابط بھی۔ یہ

[1] یاد رکھو حال کبھی جملہ بھی ہوا کرتا ہے۔

اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہے۔ کبھی واو اور ضمیر دونوں رابطہ کا کام دیتے ہیں:
جاء الرشیدُ وَهُوَ یَضْحَكُ (رشید ہنستا ہوا آیا) یہاں "هُوَ" مبتدا ہے اور "یَضْحَكُ" جملہ فعلیہ ہو کر اس کی خبر ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل (رشید) کا محلاً منصوب۔

(۸) اَلتَّمْیِیْزُ

۱۲) تَمْیِیْز وہ اسم ہے جو ایک مُبْهَم چیز کے مطلب کی تعیین کر دے:
رِطْلٌ زَیْتًا (ایک رطل تیل) یہاں رِطْلٌ اسم مُبهم ہے جو بہتیری چیزوں کے لئے بولا جا سکتا ہے: زَیْتًا کہنے سے تمام چیزیں الگ ہو کر صرف تیل کی تعیین ہو گئی۔

۱۳) تمیز کو مُمَیِّز (الگ کرنے والا) بھی کہتے ہیں اور جس میں سے اِبْهام دُور کرے اُسے مُمَیَّز (جس میں سے الگ کیا گیا ہو) کہتے ہیں۔

۱۴) مُمَیَّز عموماً عدد، وزن، ماپ یا پیمانے کے نام ہوا کرتے ہیں۔ اشتریت عشرین کتابًا و مَنًّا سَمْنًا (گھی) وصَاعًا[۱] بُرًّا (گیہوں)۔

۱۵) بعض جملوں میں بھی ابہام ہوا کرتا ہے: کوئی کہے اَنَا اَکْثَرُ مِنْكَ (میں تجھ سے زیادہ ہوں)۔ اس میں معلوم نہیں ہوتا کہ کس حیثیت سے یا کس لحاظ

---

[۱] صاع۔ ملک عرب کا ایک پیمانہ ہے۔

سے زیادہ ہے۔ جب کہیں گے مَالاً یا عِلْمًا تو مطلب معیّن ہو جائے گا کہ مال کی رُو سے یا علم کے اعتبار سے زیادہ ہے۔

۱۶) تمیز کی شناخت یہ ہے کہ ''کیا چیز'' یا ''کس چیز میں سے'' یا ''کس حیثیت سے'' کے جواب میں واقع ہو۔

۱۷) تمام تمیزیں تو منصوب ہوتی ہیں مگر اسماء عدد کی بعض تمیزیں مجرور ہوتی ہیں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ثَلَاثَةٌ سے عشرة تک کی تمیز مجرور اور جمع ہوتی ہے۔ اَحَدَ عَشَرَ (۱۱) سے تِسْعَةٌ وَ تِسْعُوْنَ (۹۹) تک کی تمیز منصوب اور واحد ہوتی ہے مِئَةٌ (۱۰۰) اور اَلْفٌ (۱۰۰۰) کی مجرور اور واحد ہوتی ہے۔

تنبیہ ۶:۔ اسماء عدد کا خوب مفصّل بیان ابھی چوتھے حصے کے شروع میں آئے گا اور تمام مرفوعات' منصوبات اور مجرورات کی مزید تشریح بھی چوتھے حصے میں ملے گی۔

(۹) اَلْمُنَادٰی

۱۸) مناڈی وہ اسم ہے جو حرف نِدا (یَا ' اَیَا وغیرہ) کے بعد واقع ہو۔ منادٰی کا کچھ بیان حصہ اوّل سبق ۱۱ میں پڑھ چکے ہو۔

۱۹) منادٰی بھی منصوب ہوتا ہے۔ مگر اس وقت جبکہ مضاف یَا عَبْدَ اللّٰہِ (اے خدا کے بندے) یا مضاف کے مشابہ ہو: یَا طَالِعًا جَبَلاً (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) یہی مطلب یَا طَالِعَ الْجَبَلِ سے سمجھا جاتا ہے یا نکرہ غیر مقصودہ

جیسے کوئی اندھا بغیر تخصیص کے پکار کر کہے یَارَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)

۲۰) اگر منادٰی مفرد ہو (یعنی مضاف نہ ہو) تو وہ حالت رفعی میں مبنی سمجھا جاتا ہے۔ پھر وہ اسم عَلَم ہو یا نکرہ مقصود ہو خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ یا جمع: یَاحَامِدُ، یَارَجُلُ یَارَجُلَانِ، یَامُسْلِمُوْنَ۔

۲۱) حرف ندا کبھی حذف بھی کر دیتے ہیں: یُوْسُفُ، اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا ۔ یَا رَبِّیْ کو صرف رب اکثر بولتے ہیں۔ رَبِّ هَبْ لِیْ مُلْکًا۔

تنبیہ ۷:۔ تم نے پہلے ہی سبق میں پڑھ لیا ہے کہ حرف ندا نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ نکرہ مقصود ہو۔

تنبیہ ۸:۔ منادٰی کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جواب ندا کہتے ہیں منادٰی اور جواب ندا مل کر جملۂ ندائیہ انشائیہ ہوتا ہے کبھی جواب ندا کو منادٰی پر مقدم بھی کر دیتے ہیں: اِغْفِرْلِیْ یَا اَللّٰهُ۔

یہ بھی یاد رکھو کہ یَا اَللّٰهُ کی جگہ اَللّٰهُمَّ بھی کہا جاتا ہے۔

(۱۰) المنصوبُ بِلَا لِنَفْيِ الْجِنس

۲۲) جنس کی نفی کے لئے جب لَا کا استعمال ہو تو اس کے بعد نکرہ کو فتحہ (ایک زبر) پر مبنی سمجھا جاتا ہے: لَا رَجُلَ فِي الْبَيْتِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے یعنی کوئی مرد نہیں ہے) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (کوئی طاقت ہے نہ کوئی قوت ہے مگر اللہ [کی مدد] سے)

مگر مضاف یا شبہ مضاف ہو تو اسے مُعْرَب سمجھا جاتا ہے اور نصب پڑھا جاتا ہے: لَا طَالِبَ عِلْمٍ مَحْرُوْمٌ ۔ لَا سَاعِيًا فِي الْخَيْرِ مَذْمُوْمٌ (بھلائی میں کوئی کوشش کرنے والا مذموم نہیں ہوتا)۔ ایسے لَا کے بعد تثنیہ و جمع بھی حالت نصبی میں ہوں گے لَا مُتَّحِدَيْنِ مَغْلُوْبَانِ (کوئی بھی دو باہم اتحاد رکھنے والے مغلوب نہیں ہوتے) لَا مُخْتَلِفِيْنَ مَنْصُوْرُوْنَ (کوئی باہم اختلاف رکھنے والے فتحمند نہیں ہوتے)

تنبیہ ۹:۔ اِنَّ اور اس کے اَخَوَات کا اسم اور کَانَ اور اس کے اخوات کی خبر بھی منصوبات میں داخل ہیں جن کا ذکر سبق ۳۷ میں گزر چکا ہے۔

تنبیہ ۱۰:۔ مرفوعات و منصوبات کا مفصل بیان چوتھے حصے میں آئے گا۔

سلسلۃ الالفاظ ۴۱

اَبْشَرَ (بِہٖ) خوش خبری پانا۔خوش ہو
اِسْتَکْبَرَ (۱۰) تکبر کرنا
اَقْبَلَ (۱) سامنے آنا
اَنِسَ (س) مانوس ہونا
تَرَبّٰی (۴۔و) پرورش پانا
اَزَالَ (ا۔و) دور کرنا۔مٹا دینا
اَبَدًا ہمیشہ
اَسِفٌ افسوس کرنے والا
تَحْتَ نیچے
ثِقَةٌ (مصدر ہے وَثِقَ کا) بھروسہ کرنا
جُبْنٌ بزدلی۔کم ہمتی
دَاءٌ بیماری
دَھْرٌ زمانہ
ذِرَاعٌ (اَذْرُعٌ) گز
رَءُوْفٌ بڑا نرمی کرنے والا
صَوْنٌ (مصدر ہے صَانَ کا) بچانا
تَمَکَّنَ (مِنْهُ) قابو پالینا۔قادر ہونا
حَاسَبَ (اس کا مصدر مُحَاسَبَةٌ یا
حِسَابٌ) حساب لینا دینا
صَادَفَ (۲) پانا۔ملنا
عَاشَ (ض۔ی) زندگی گزارنا
وَدَّعَ رخصت کرنا۔چھوڑ دینا
عَشِیْرَةٌ (عَشَائِرُ) قبیلہ۔کنبہ
عِفَّةٌ پاکدامنی
عَیْشٌ زندگی
قَمْحٌ گیہوں
مُرَاعَاةٌ و رِعَایَةٌ رعایت کرنا۔خیال کرنا
مَعْهَدٌ (مَعَاهِدُ) مقام
مَوْرِدٌ (مَوَارِدُ) گھاٹ۔پانی کی جگہ
نَجَاحٌ کامیابی
نِمْرٌ (نُمُوْرٌ و نِمَارٌ) چیتا
مَلْاٰنُ (غیر منصرف ہے) بھرا ہوا۔
ظَمْاٰنُ (غیر منصرف ہے پیاسا

مشق نمبر ۵۹

ذیل میں ہر قسم کے منصوبات کی مثالوں کو غور سے دیکھو

مفعول مطلق کی مثالیں۔

لَعِبَ خَالِدٌ لَعِبًا۔ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا۔ تَدُوْرُ الْاَرْضُ دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ ۔ يَثِبُ النَّمِرُ وَثُوْبَ الْاَسَدِ۔ يَعِيْشُ الْبَخِيْلُ عَيْشَ الْفُقَرَاءِ وَ يُحَاسَبُ حِسَابَ الْاَغْنِيَاءِ۔

مفعول لہ کی مثالیں

اِخْتَرْتُ الخليلَ ثِقَةً بِاَمَانَتِهٖ و اعْتِمادًا عَلٰى عِفَّتِهٖ واحْتَرَمْتُهٗ مُرَاعَاةً لِفَضْلِهٖ ۔ يَجُوْبُ النَّاسُ الْبِلَادَ ابْتِغَاءً لِلرِّزْقِ و طَلَبًا للعلمِ وَالْمَجْدِ.

مفعول فیہ یعنی ظرف زمان وظرف مکان کی مثالیں۔

عَاشَ نُوْحٌ دَهْرًا وَ دَعَا قومَه لَيْلًا و نهارا فما اَجَابُوْهُ وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا (مفعول مطلق ہے)۔وَضَعْتُ الْكِتَابَ فَوْقَ الطَّاوِلَةِ والْحِذَاءَ تَحْتَهَا۔ سِرْتُ مِيْلًا مَاشِيًا رِمْيَةَ مِيْلٍ بِالسَّيَّارَةِ وَاَلْفَ مِيْلٍ بِالطَّيَّارَةِ

مفعول معہ کی مثالیں۔ذیل کی مثالوں میں واو معیۃ ہی ہوسکتا ہے۔

سِرْتُ وَطُلُوْعَ الْفَجْرِ (میں طلوع فجر کے ساتھ ہی چلا یعنی فجر طلوع

ہوتے ہی میں چل پڑا) حَضَرَ خالِدٌ وَ غروبَ الشمسِ۔ سَارًا التِّلمیذُ والکتابَ۔ اِذْهَبْ والشّارِعَ الْجَدِیْدَ۔ ان مثالوں میں واوعطف کے معنی بن نہیں سکتے کیونکہ سِرْتُ و طلوعَ الفجر میں واوعطف ہو تو معنی ہوں گے" میں نے اور طلوع فجر نے سیر کی" یہ بے تکی بات ہو جائے گی۔

ذیل کی مثالوں میں واو معیّۃ بھی ہوسکتا ہے اور واوعطف بھی۔ سافر خالدٌ وَاَخاه (یا واَخُوْاه)۔حَضَرَ الْقَائِدُ والْجُندَ یا (وَالْجُنْدُ) ۔ نَجَحَتْ سُعَادُ* وَاُخْتَهَا (یاوَاُخْتُهَا) جاء السیّدُ و خَادِمَه (یاوَخَادِمُهٗ)

ذیل کی مثالوں میں ایسے فعل ہیں جن کا وقوع دو شریکوں کے بغیر ناممکن ہے اس لئے ان میں واوعطف ہی آ سکتا ہے۔اسی لئے ان میں مفعول معہ نہیں بن سکتا۔ تَعَانَقَ خالدٌ وَاَخُوْهُ۔ تَخاصَمَ اَحْمَدُ وَ حَسَنٌ۔ اِشْتَرَكَ فی التِّجَارة نَجِیبٌ و مُحَمَّدٌ۔

حال کی مثالیں۔

عَادَ الجیشُ ظَافِرًا ۔ لَا تَشْرَبِ الماءَ كَدِرًا۔ اَقْبَلَ المظلوم بَاكِیًا۔ اِذَا اجْتَهَدَ الطَّالِبُ صغیرًا سَادَ كَبِیْرًا۔ رَجَعَ مُوْسٰی اِلٰی قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا۔ قَابَلْتُ القَاضِیَ رَاكِبَیْنَ[1]۔لَا تَحْكُمْ وَاَنْتَ غَضْبَانُ۔

---

[1] رَاكِبَیْنَ فاعل و مفعول دونوں کی حالت بتلاتا ہے یعنی میں قاضی سے ملا جبکہ دونوں سوار تھے۔

* لڑکی کا نام ہے۔

اَلْمُسْتَثْنٰی بِاِلَّا کی مثالیں۔ذیل کی مثالوں میں مستثنٰی منه مذکور ہے اور کلام مثبت ہے اسے کلامِ تام مثبت کہتے ہیں اس میں مستثنٰی کا نصب متعین ہے۔

لِکُلِّ داءٍ دَوَاءٌ اِلَّا الْمَوْتَ۔ فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا ۔ اَثْمَرَتِ الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَةً۔ فَرَّ اللُّصُوْصُ اِلَّا وَاحِدًا۔

کلام تام منفی۔اس میں نصب بھی جائز ہے اور حسب حالت اعراب بھی۔

لَمْ یَرْبَحْ اَحَدٌ اِلَّا الْمُجْتَهِدَ (یا اِلَّا الْمُجْتَهِدُ)۔ لَمْ یَسْمَعُوا النُّصْحَ اِلَّا بَعْضَهم (یا اِلَّا بَعْضُهم)۔ لَمْ یُقْطَعِ الْاَشْجَارُ اِلَّا شَجَرَةً (یا شَجَرَةٌ)

ذیل کی مثالوں میں کلام منفی ہے اور مستثنٰی منه مذکور نہیں ہے۔ان میں مستثنٰی کا اعراب موقع کے مطابق ہوگا۔اس میں اِلَّا کا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔

مَا حَضَرَفِی الْمَدْرَسَةِ اَلا تِلْمِیذٌ۔ لَمْ یَرْبَحْ اِلَّا المجتهدُ ۔ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا الْاَخْیَارَ۔ لَا یَقَعُ فِی السُّوْءِ اِلَّا فَاعِلُهٗ۔ لم یُقْطَعْ اِلَّا شَجَرَةٌ

تمیز کی مثالیں۔تول،ماپ اور پیمائش کے پیمانوں کی تمیز۔

عِنْدِیْ مَنٌّ سَمْنًا وَ رِطْلَیْنِ عَسَلًا وَ صَاعٌ قَمْحًا وَ ذِرَاعٌ حَرِیْرًا

عدد کی تمیز۔

عِنْدِیْ اَحَدَ عَشَرَ شَاۃً وَ خَمْسَۃَ عَشَرَ دَجَاجَۃً وَ ثَلٰثُوْنَ دِیْنَارًا۔

جملوں کی تمیز۔

طَابَ الْمَکَانُ هَوَاءً ۔ حَسُنَ الغلامُ کلامًا۔ اَلذَّهَبُ اَکْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ وَ زْنًا وَ قِیْمَةً ۔ اَلْاَنْبِیَاءُ اَصْدَقُ النَّاسِ کَلَامًا۔

منادی کی مثالیں (منادی مضاف کی مثالیں)

یَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَعْبُدْ غَیْرَ اللّٰهِ۔ یَا سَیِّدَ الْقَوْمِ کُنْ خَادِمًا لِقَوْمِكَ۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیا حَسَنَةً و فی الاٰ خرةِ حَسَنَةً وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ۔

(منادی مشابہ بالمضاب کی مثالیں)

یَا سَا مِعًا دُعَا ءَ المظلومِ۔ یا سَاعِیًا فِی الْخَیْرِ۔ یَا رَءُ وْ فًا بِالْعِبَادِ۔

(منادی نکرہ غیر مقصودہ کی مثالیں)

یا مُغْتَرًّا دَعِ الْغُرُوْرَ۔ یا مجتهدًا اَبْشِرْ بِالنَّجَاحِ۔ یا مُؤْمِنًا لا تَعْتَمِدْ عَلٰی غَیْرِ اللّٰهِ۔

منادی نکرہ مقصودہ کی مثالیں جو مضموم ہوا کرتا ہے۔

قُمْ یَا وَلَدُ۔ یا اُسْتَاذُ عَلِّمْنِیْ۔ یا صِبْیَانُ اجْلِسُوْا۔ لَا تَخَافُوْا غَیْرَ

اللّٰهِ یَا اَیُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ (دیکھو درس ۱۱)

مُنادٰی عَلَم مُفرَد کی مثالیں۔

یا مُحَمَّدُ، یا اَحْمَدُ، یا اَللّٰهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ۔

لَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ کی مثالیں۔

لا نِعْمَةَ اَعْظَمُ مِنَ الْاِ یْمَانِ۔ لَا شَفِیْعَ اَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَةِ۔ لَا اَنِیْسَ اَحْسَنُ مِنَ الْکِتَابِ وَلَا کِتَابَ اَنْفَعُ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۔ لَا نَاصِرَ حَقٍّ مَخْذُوْلٌ۔ لَا قَبِیْحًا فِعْلُهٗ محمودٌ۔

تنبیہ ۱:۔ مفعولٌ بِہٖ، اسمِ اِنَّ اور خبرُ کانَ کی مثالیں پچھلے سبقوں میں تم نے بہت سی پڑھ لی ہیں اس لئے یہاں نہیں لکھی گئیں۔

مشق نمبر ۲۰

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو۔

۱) اَدَّبْتُ وَلَدِیْ تَاْدِیْبًا (میں نے ادب سکھلایا اپنے لڑکے کو ادب سکھلانا)

اَدَّبْتُ	وَلَدِیْ	تَاْدِیْبًا

فعل با فاعل۔ مضاف مضاف الیہ مفعول بہٖ۔ مفعول مطلق سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲) ضَرَبْتُ وَلَدِیْ تَاْدِیْبًا (میں نے اپنے لڑکے کو ادب سکھانے کے

لئے مارا)

ضَرَبْتُ وَلَدِی تَأْدِیْبًا

فعل با فاعل۔ مرکب اضافی مفعول بہٖ۔ مفعول لہٗ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تنبیہ۱۲:۔ لفظ تأْدِیْبًا پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے اور دوسرے جملے میں مفعول لہ ہے اس کی وجہ اسی سبق کے فقرہ ۴ اور ۵ میں دیکھو۔

۳) مَکَثْتُ فِی مَکَّۃَ شَھْرًا (میں مکّہ میں ایک مہینہ ٹھہرا)

(مَکَثْتُ) فعل لازم ہے اس کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہوئی ہے (فِیْ) حرف جر (مَکَّۃَ) مجرور' غیر منصرف ہے اس لئے حالت جری میں اس پر فتحہ آیا ہے (دیکھو درس ۱۰۔۷) جار مجرور متعلّق ہے فعل ہے (شَھْرًا) ظرف زمان' مفعول فیہ۔ یہ بھی فعل سے متعلق ہے۔ فعل' فاعل اور متعلقات مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۴) سِرْ وَ الشَّارِعَ الْجَدِیْدَ (نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا جا)

(سِرْ) فعل امر حاضر سَارَ ہے مبنی ہے سکون پر۔ اس میں ضمیر (أَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے اس لئے اسے محلًا مرفوع کہا جائے گا (وَ) حرف معیت ہے (الشَّارِعَ الْجَدِیْدَ) موصوف اور صفت مل کر مفعول معہ ہے۔ سب مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ کیونکہ جس جملے میں فعل امر یا نہی ہو اُسے انشائیہ کہتے ہیں۔

۵) عاد الجیشُ ظافِرًا (لشکر فتحمندی کی حالت میں لوٹا)

(عَادَ) فعل ماضی (الْجَیْشُ) فاعل ہے ذُو الحَال (ظَافِرًا) حال ہے

فاعل کا۔اس لئے منصوب ہے۔سب مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۶) لَا تَشْرَبِ الْمَاءَ كَدِرًا (پانی مت پی اس حالت میں کہ وہ گدلا ہو)

(لَا تَشْرَبْ) فعل با فاعل (الماء) مفعول بہٖ ہے اور ذُوالْحَال ہے (كَدِرًا) حال ہے مفعول کا اس لئے منصوب ہے۔فعل فاعل مفعول اور حال مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

۷) لَا تَحْكُمْ وَأَنْتَ غَضْبَانُ (تو فیصلہ مت کر حالانکہ تو غصہ میں بھرا ہو)

(لَا تَحْكُمْ) فعل نہی حاضر اس میں ضمیر (أَنْتَ) مستتر ہے۔جو اس کا فاعل ہے اور محلاً مرفوع ہے۔یہی فاعل ذوالجلال ہے (وَ) یہ واو حالیہ کہلاتا ہے (أَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل مبتدا ہے محلاً مرفوع (غَضْبَانُ) خبر ہے مرفوع ہے۔ مگر غیر منصرف ہے اس لئے اس پر تنوین نہیں آئی۔مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر حال ہے فاعل کا۔یہ جملہ اسی لئے محلاً منصوب سمجھا جائے گا۔فعل فاعل اور حال مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۸ اِشْتَرَيْنَا عِشْرِيْنَ كِتَابًا (ہم نے بیس کتابیں خریدیں)

(اشترینا) فعل متعدی فاعل (عِشْرِيْنَ) اسم عدد مفعول بہٖ ہے اس لئے منصوب ہے۔اس کا نصب ی ن سے آیا ہے (دیکھو درس ۱۰۔۵) مُمَيَّز ہے (كِتَابًا) تمیز یا مُمَيِّز ہے اس لئے منصوب ہے۔فعل، فاعل اور مفعول یہ مل کر

جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۹) یا عبدَ الکریمِ اِقْرعاْ هٰذَاالْکتابَ

(یَا) حرف ندا (عَبْدَ)منادی مضاف ہے اس لئے منصوب ہے (الکریم) مضاف الیہ مجرور ہے (اِقْرَاْ) فعل امر حاضر مبنی بر سکون' اس میں ضمیر (اَنْتَ) مستتر ہے جو اس کا فاعل ہے مرفوع المحل ہے (هٰذَا) اسم اشارہ مَبْنی ہے۔ محلاً منصوب ہے کیونکہ فعل کا مفعول بہ واقع ہوا ہے (الکتابَ) مُشَارٌ الَیْه وہ بھی منصوب ہے کیونکہ اسم اشارہ اور مُشَارٌ اِلَیْه اعراب میں یکساں ہوتے ہیں۔ فعل امر اپنے فاعل و مفعول کے ساتھ جملہ انشائیہ ہو کر جواب ہے ندا کا۔ ندا اور جواب مل کر جملہ ندائیہ انشائیہ ہوا۔ (جملہ ندائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے)۔

مشق نمبر ۶۱

ذیل کی عبارت میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو۔

لَا شَیْئَ اعزُّ عند العاقل من وَطَنِهٖ الّذی تَرَبّٰی صغیراً فوق اَرْضِهٖ و تَحْتَ سمائه ' وانتفع زَمَناً بِنَبَاتِهٖ وحَيَوَانِهٖ و عاش فيه اُنسًا و اهلَه و عشيرَتَه' لم يا لِفِ اِلّا معاهدَه ' ولم يَرِدِ اِلّا مَوَارِ دَه ' نظر قبلَ كُلَّ شيْءٌ شكلَه' فصادف حُبُّه قلبا خاليا فتَمَكَّنَ مِنه۔ ولا يعيش

ا و ۲ مفعول معہ ہوسکتا ہے۔

الانسان عَیشا رَغَدًا ' ولا یسعُد سعادةً تامةً اِلّا اذا اصبح اهل بلاده عارفین لحقوقهم وواجباتهم' وامسی العلم بینهم ارفعَ الاشیاء قیمةً' اعزّاها مطلوبا۔ فیا طالبَ الشَّرَف اَحْبِبْ وطنَك حُبًّا و صُنْه صَوْنا رعایةً لحقّهِ ۔ فانّ حُبَّ الوطن من حیمد الخصال ' بل کما قیل حبّ الوطن من الایمان۔

مشق نمبر ۶۲

ہر قسم کے منصوبات کو پہچانو۔

مِنَ القرآن

(۱) اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا[۱] (۲) وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ[۲] اِلَيْهِ
تَبْتِيْلًا (۳) وَرَتِّلِ[۳] الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (۴) يَا اَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ[۴] قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا
(۵) وَاذْكُرِاسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً[۵] وَّاَصِيْلًا[۶] (۶) وَمِنَ الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ
سَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا (۷) قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ (۸) وَجَاءُوْا اَبَاهُمْ
عِشَاءً يَّبْكُوْنَ (۹) اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا[۷] لَّكُمْ (۱۰) اَلَّذِيْنَ
يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ[۸] اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا[۹] لِّاَنْفُسِهِمْ (۱۱) فَاَتْبَعَهُمْ[۱۰] فِرْعَوْنُ

---

۱ بالکل ظاہر ۲ تَبَتَّلْ (۵) سب سے کٹ کر خدا کا ہو رہنا۔ ۳ رَتِّلْ ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔
۴ کملی یا چادر اوڑھنے والا۔ ۵ صبح سویرے ۶ شام کا وقت۔ ۷ فائدہ کام کی
چیزیں ۸ رضامندی ۹ مضبوط بنانا۔ ۱۰ پیچھا کیا۔

وَجُنُودُهُ بَغْيًا[1] وَ عَدْوًا[2] (۱۲) وَ مَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِلْعٰلَمِيْنَ (۱۳) اِنَّا اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا[3] وَنَذِيْرًا[4] (۱۴) وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبٰرَكًا فَاَنْبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ، وَالنَّخْلَ[5] بَاسِقَاتٍ[6] لَهَا طَلْعٌ[7] نَضِيْدٌ[8] رِزْقًا لِلْعِبَادِ (۱۵) وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَ حَرِيْرًا، مُتَّكِئِيْنَ[9] فِيْهَا عَلَى الْاَرَائِكِ ، لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا[10] (۱۶) وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ، اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ[11] الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا (۱۷) اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (۱۸) فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۱۹) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً (۲۰) اَللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ (۲۱) كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (۲۲) كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ[12] اِلَّا اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ[13] (۲۳) مَا اُوْتِيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا (۲۴) مَا يَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ (۲۵) هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ

---

[1] تلاش کرنا۔ [2] دوڑنا۔ [3] خوشخبری دینے والا۔ [4] ڈرانے والا۔ [5] نَخْلٌ (اسم جنس ہے) کھجور کے درخت۔ واحد کے لئے نَخْلَةٌ کہیں گے۔ [6] بَاسِقٌ اونچا (درخت) [7] کیلے یا کھجور کی گیلیں یعنی وہ ڈنڈی جس میں بہت سے پھل لگے ہوتے ہیں۔ [8] گچھے دار۔ گندھا ہوا۔ [9] اِتَّكَاَ (ے۔ ؤ) تکیہ لگانا۔ ٹیک لگانا۔ [10] سخت سردی۔ ٹھر [11] خَرَقَ (ض) شگاف ڈالنا۔ [12] گروی [13] داہنے ہاتھ والے۔ یعنی وہ لوگ جن کو قیامت کے روز داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال دیے جائیں گے۔

(۲۶) اِنْ[1] هِيَ اِلَّا اَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا اَنْتُمْ وَاٰبَاؤُكُم (۲۷) لا اله اِلَّا اللّٰهُ
(۲۸) لَا خَيْرَ فِي كثير من نجواهم[2] (۲۹) فَلَا رَفَثَ[3] وَلَا فُسُوْقَ وَلَا
جِدَالَ[4] في الحج (۳۰) لَا اِكْرَاهَ[5] في الدّين (۳۱) يا اٰدَمُ اَنْبِئْهُمْ
بِاَسمائهم (۳۲) يَا بَنِي اِسْرَائِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ
(۳۳) يا ايها الّذين اٰمنو ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ[6] كَافَّةً[7] (۳۴) قُلِ اللّٰهُمَّ
مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ[8] الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ
(۳۵) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ (۳۶) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْاَخْطَاْنَا[9]
(۳۷) اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ (۳۸) اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ
سَبْحًا[10] طَوِيْلًا (۳۹) اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ[11] كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ ـ

مشق نمبر ۲۳

مَكْتُوْبٌ مِنْ تِلْمِيْذٍ اِلٰى عَمِّهٖ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عَمِّي الْمُحْتَرَمْ ! السّلام عليك و رحمة الله و بركاته

بَعْدَا هْدَاءِ تحيّة السّلام مع الاكرام اَبْدِيْ لحضرتك ما

---

[1] یہ اِنْ نافیہ ہے۔ یعنی نہیں۔ [2] نَجْوٰی سرگوشی۔ تنہائی میں مشورہ کرنا۔ [3] ہم بستری۔ [4] جھگڑا [5] اَكْرَهَ (ا) مجبور کرنا۔ زبردستی کرنا۔ [6] اَمْن، صلح، اسلام۔ [7] سب کے سب۔ پورے پورے۔ [8] نَزَعَ (ض) چھین لینا۔ [9] اَخْطَأَ (ا) غلطی کرنا۔ [10] مشغلہ۔ کاروبار۔ [11] اَبْذَرَ (۲) بیجا خرچ کرنا۔

يطمئنّ به قلبك وابَشِّرك بِشارةً يسرّك ـ و يسرّ والِدَیَّ المعظّمَین (ادامکم الله مسرورِین) وهی انّی بَحْولِ[1] الله و کرمه اتممت الجزء الثالث من کتاب تسهیل الادب فی لسان العرب ' فَاَحْمد اللّٰهَ حمدًا کثیرًا واشکرهٗ شکرًا جمیلاً علی ما مَنَّ عَلَیَّ بالعلم والفهم۔

یَا عَمِّ (= عَمِّی) اِنّی ما نَسِیْتُ و لَنْ اَنْسٰی ذلك الوقتَ حِیْنَ دَخَلْتُ المدرسةَ طلباً للعلم و رغبةٌ فی العلوم العربیة وکنتُ جاهلا مطلقا عن اللسان العربی' وکان حدّ ثنی بعض الطّلاب اَنَّ العربیَّ اَصْعَبُ اللسان تعلُّمًا و تعلیماً ' فلمّا اتیتَ بی عند المدیر واَوْقَفْتَنِی[2] اَمامَه دُهِشْتُ[3] دَهْشَةً و قُمْتُ متحیّرا متوحّشا فی بَدْءِ[4] الاَمْرِ و کا د قلبی یَنْصرِف عن المدرسة جُبْنًا[5] و خوفًا حَیْثُ لا صَدِیقَ لِی ولا اَنِیْسَ ـ فعرفتَ یا عمّی الشّفوقَ من بَشَرَتِی[6] حدیثَ القلبِ و توجّهتَ الیّ توجُّهَ الرَّحمةِ والشَّفَقَةِ وَتَحدَّ ثْتَنی باللُّطف تَسْلِیَةً[7] لقلبی و دفعاً لخوفی۔ فتشجّع[8] بکلامِك جَاْشِی[9] و انْدَفَعَ تحیُّر ی و وحشتی ـ وبعد ذلك لَاطَفَ[10] بِیَ المدیرُ مُلا طفةَ الولِدِ واَزالَ عن قلبی الرّوعَ[11] ' فَصَمَمْتُ[12] عزمی علی تحصیل

[1] طاقت۔ [2] اَوْقَفَ (ا) کھڑا کرنا۔ [3] میں دہشت زدہ ہوگیا۔ [4] شروع میں۔ [5] بُزدلی۔ کم ہمتی [6] بَشَرَةٌ چہرہ۔ کھال کی سطح [7] تسلی دینا۔ [8] دلیر ہوگیا۔ [9] جَاشٌ دل۔ [10] مہربانی سے پیش آنا۔ [11] خوف۔ [12] صَمَّ اور صَمَّمَ پختہ ارادہ کرنا۔

العربی ثِقَةً باللّٰہ و توکّلاً علیه و بدأ ت الجزء الاوّل من الکتاب المشارِ اِلیه ' فبعدَ قلیلٍ[۱] امتلأ ءَ صدری[۲] فرحًا و شوقًا حیثُ علمتُ اَنّ تعلُّمَ العربی لیس صَعْبا کما یظنّ بعضُ الطُّلاّ ب ۔ و اَقْبلتُ علی حِفْظِ الدّروس اِقبالَ الظَّمْاٰ نِ علی الماء و بذلتُ کُلَّ جهدِی فی تحصیل العلم صباحًا و مساءً۔ لِاَنِّی اَتَذَکَّرُ دائما یا سیّدی نصائِحَك الثّمینةَ الّتی تَلَقَّیتُهَا منك حینَ وَ دَّ عْتَنِی فی المدرسة' و منها قَوْلُكَ" لا ینال المجدَ الاّ المجتهدٌ ولا یَخِیبُ اِلاَّ الغافلُ الکسلانُ " فبفضل اللہ قرأتُ الجزءَ الاوّل بثلثة اشهر و هکذا الجُزء الثانی۔ اما الجزء الثالث فقرأتُهٗ خمسة اشهر لانّهٗ مُضَاعَفٌ فِی الْجَحْمِ (یا حُجْمًا) من الاوّل والثانی۔ فاتممت الثّلثةَ الْاَجْزَاءَ فی مُدّةِ اَحَدَ عَشَرَ شَهْرًا' وَلَمْ اَشْعُرْ بِکُلْفَةٍ ولا صُعُوْبَةٍ۔ وَالْاٰنَ یا سیّدی قلبی مَلْاٰنُ فَرَحًا و سُرُوْرًا و شُکْرًا ' لانّی لَمّا اقرء القران افهم اکثَر معانیه ولا یصعب علیّ فهمُ مطالبه الاَّ قلیلاً ۔ وارجو من اللّٰہ تعالٰی اَنّی اَکُوْنُ اَفْهَمُ کُلَّهٗ اذا اقرأت الجزء الرابع تمامًا۔ فللّٰہ الحمد اوّلاً و اٰخرًا۔

---

[۱] بھر گیا۔ [۲] سینہ۔دل۔

ھٰذا۔ ولا بَرِحَ سیّدی العمُّ فی خیرٍ و عافیۃٍ مع سائر اھل بیتہ الاماجد واُھْدِی اِلٰی والِدَیّ المکرَّمین والٰی جمیع اخوتی اخواتی سلاما محفوفا بِاَ شْوَاقی الٰی مُشَاھَدَتِکم اجمعین۔

دھلی

یوم الجمعۃ الحادی والعشرون
من شھر ذی الحجۃ الحرام ۱۳۶۲ھ

دمتَ سالمًا لا بن اخیك رَشید

تَمَّ الجُزءُ الثّالِث الجَدِیْد من کتاب تسھیل الادبِ بَحُول اللہُ وَ تَوفِیقِہٗ۔ وَ یلِیْہِ الجُزء الرَّ ابع تَقَبَّلَہُ اللّٰہ منّی و نفع بدا لطّالبین و سَھّلَ بہ و یَسَّرِ فھْمَ القرا ن المُبِیْن واٰخرُ دَعْوَانَا اَنِ الحَمدُ للّٰہُ رَبِّ العٰلمِیْن

۱۳۶۴ھ





مکتبۃ العلم



۱۸۔ اردو بازار لاہور۔ پاکستان

☎ 7231788